ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا
فروری 2018ء

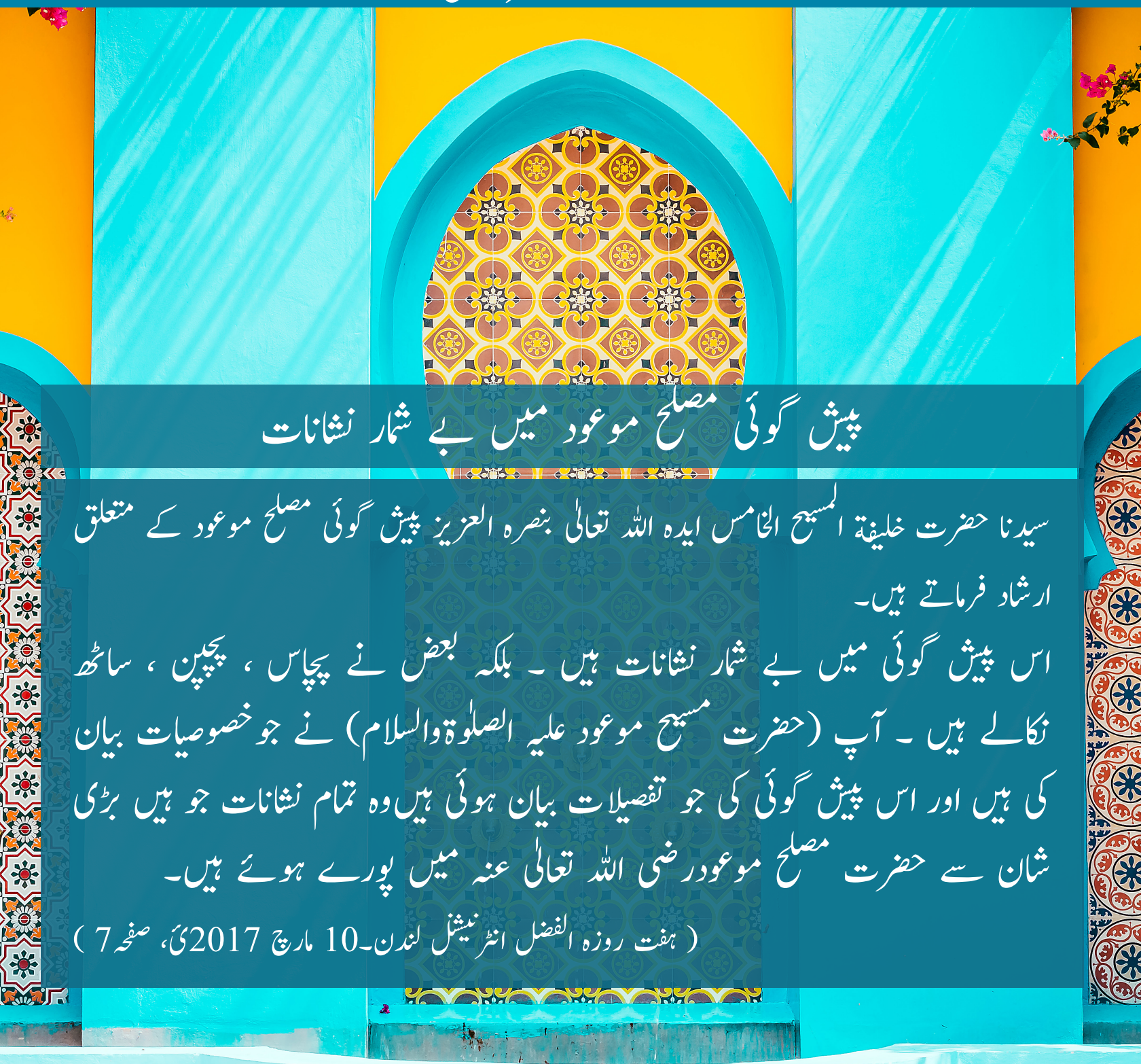

پیش گوئی مصلح موعود میں بے شمار نشانات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیش گوئی مصلح موعود کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

اس پیش گوئی میں بے شمار نشانات ہیں ۔ بلکہ بعض نے پچاس ، پچپن ، ساٹھ نکالے ہیں ۔ آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے جو خصوصیات بیان کی ہیں اور اس پیش گوئی کی جو تفصیلات بیان ہوئی ہیں وہ تمام نشانات جو ہیں بڑی شان سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پورے ہوئے ہیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔10 مارچ 2017ئ، صفحہ 7)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعود

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٧﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٨﴾

(سورۃ الرحمٰن 27-28)

قراردادِ تعزیت بر موقع سانحہ ارتحال مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی

یہ خبر انتہائی رنج و غم کے ساتھ سنی گئی کہ مکرم محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی بقضائے الٰہی 17 جنوری 2018ء کو 85 سال کی عمر میں ربوہ میں اپنے پیارے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔**اناللہ وانا الیہ راجعون** -

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں اپنے مقدس پڑدادا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود اور ان کے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی نیکیوں، اخلاص، دینی خدمات اور خلافت کے ساتھ وفا کے تعلق کے بارہ میں ہمارے پیارے آقا نے جس طرح ذکر فرمایا ہے اس پر ان کے لئے دل کی گہرائی سے دعائیں نکلتی ہیں۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک عظیم المرتبت پڑپوتے بھی تھے۔ آپ کے پڑدادا، حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موعود مہدی اور مسیح ہیں۔

آپ کے والد کا نام صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب اور دادا کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد تھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے دونوں لحاظ سے جسمانی اور روحانی تعلق بخشا تھا۔ آپ نے بارہ سال کی عمر میں زندگی وقف کی اور آخری دم تک وقف کی روح کو سمجھتے ہوئے خدمات سرانجام دیں۔

آپ ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اپنے افعال اور کردار سے زندگی کا حقیقی مقصد حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی اور تادم آخر بڑی وفا کے ساتھ اپنی جان جانِ آفرین کے حضور پیش کی۔ جن لوگوں کو انہیں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور ان کے ساتھ کام کرنے کی توفیق ملی وہ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ آپ ہمیشہ عاجزی اور انکساری سے پیش آتے تھے اور اپنے خاندانی تفاخر کا اظہار کبھی نہیں کیا۔ ہمیشہ اپنے انجام بخیر کے لئے دعا گو رہے۔

آپ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں 17 سال تک انگریزی کے پروفیسر اور شعبہ انگریزی کے صدر رہے۔ وقت کے پابند اور اصول پسند تھے۔ نہایت محنت اور جاں فشانی سے طلبا کو پڑھاتے اور اپنے ساتھیوں اور طلبا میں بے حد مقبول تھے۔

1974ء کے ہنگامی حالات میں آپ ہمہ وقت معاونت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر رہے۔ 1985ء سے 2003ء تک آپ کو بطور ناظر خدمت درویشاں، ایڈیشنل ناظر اعلیٰ، ناظر امور عامہ اور ناظر امور خارجیہ خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ تعالیٰ کے عہد زریں کے آغاز سے ہی آپ کو بطور ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کے طور پر گراں قدر خدمات بجالانے کی توفیق ملی اور بڑے احسن رنگ میں آپ نے اپنی تمام ذمہ داریوں کو ادا کیا۔

آپ کو حضرت مصلح موعود سے بہت محبت تھی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ سے بے حد لگاؤ تھا۔ آپ کی ہمیشہ خواہش رہی کہ آپ کی جان نکلے تو اسی بستی میں نکلے جسے حضرت مصلح موعود نے بسایا تھا۔

آپ کو لمبا عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا انتقال اسلام آباد میں ہوا تو وہاں پر پہلا جنازہ آپ نے پڑھایا کیونکہ آپ انجمن کے نمائندہ تھے۔ اسی طرح جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ہجرت فرمائی تو ربوہ سے کراچی تک سفر کے قافلہ میں آپ بھی شامل تھے۔ خاص طور پر جب 28 مئی 2010ء کا شہدائے لاہور کا انتہائی دردناک واقعہ ہوا تو آپ نے بڑی ہمت، فراست اور دوراندیشی کے ساتھ ہر سطح پر تمام معاملات کو سنبھالا۔

آپ لوگوں کی خوشی کی تقاریب اور غم کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کرتے۔ زندگی کے آخری لمحہ تک آپ نے خلافت سے وفا کی اور حقوق اللہ اور حقوق العباد مثالی رنگ میں بجالائے۔ لوگوں کی ضروریات اور مریضوں کا بہت خیال رکھتے اور تیمارداری بھی کرتے۔

آپ نظام جماعت کا دل وجان سے احترام کرتے تھے۔ تعلیم و تربیت کے لحاظ سے جہاں اصلاح کی ضرورت پیش آتی سب سے پہلے اپنے گھر سے اصلاح شروع کرتے تاکہ دوسروں کے لئے مثال قائم کی جائے۔

الغرض آپ بہت سی اعلیٰ صفات کے حامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹوں سے نوازا جن میں سے چار واقفین زندگی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام عمر خلافت احمدیہ کے قدموں میں خدمت کر کے اپنا حق پورا کر دیا اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں بھی اپنے اپنے دائرہ خدمت میں اپنے فرائض احسن رنگ میں پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محترم صاحبزادہ صاحب کی وفات پوری جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے۔

ہم اراکین نیشنل مجلس عاملہ اور تمام جماعت احمدیہ کینیڈا اپنے پیارے امام ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے غم میں شریک ہو کر حضور پر نور سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ العین تدمع و القلب یحزن مگر
بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

والسلام

ہم ہیں

اراکین نیشنل مجلس عاملہ اور تمام جماعت احمدیہ کینیڈا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

فروری 2018ء جلد نمبر 47 شمارہ 2

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	پیش گوئی مصلح موعود	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلاصہ خطبہ جمعہ	4
☆	قرارداد تعزیت برموقع سانحہ ارتحال مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی	
☆	صحابیاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتِ رسولؐ از محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ	5
☆	علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا از مکرم عبدالنور عابدؔ صاحب	11
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء از مکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب	13
☆	میری پیاری والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ از مکرم خواجہ مقصود احمد صاحب	31
☆	سوانح فضل عمرؓ: ایک تعارف از مکرم شیخ عبدالودود صاحب	32
☆	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے	33
☆	ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا: روہنگیا مسلمانوں کی امداد کے لئے عطیات جمع کرنے کی مہم از محمد اکرم یوسف	34
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	39
	شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ o وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ o وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ o لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ؕ o

(سورۃ البلد 90:1-5)

خبردار! میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔ جب کہ تو اس شہر میں (ایک دن) اُترنے والا ہے۔ اور باپ کی اور جو اُس نے اولاد پیدا کی۔ یقیناً ہم نے انسان کو ایک مسلسل محنت میں (رہنے کے لئے) پیدا کیا۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حضرت عیسٰی علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے روضۂ اقدس میں دفن کئے جائیں گے

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو وقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ، ★ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ۔ رَوَاہُ ابْنُ الْجَوْزِیُّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ ۔

(المشکوٰۃ المصابیح ۔ کتاب فی نزول عیسٰی، الفصل الثالث ۔ابن الجوزی فی کتاب الوفاء)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے عیسٰی بن مریم زمین میں نازل ہوں گے ۔ نکاح کریں گے اور اُن کی اولاد ہوگی ۔ ★ وہ 45 برس تک دنیا میں رہیں گے اور پھر وہ وفات پائیں گے اور میری قبر میں دفن کئے جائیں گے (قیامت کے دن) مَیں اور عیسٰی بن مریم ایک قبر سے ابی بکرؓ و عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے ۔

★ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ قَدْ أَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ أَنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ یَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ فَفِی ھٰذَا أِشَارَۃٌ أِلٰی أَنَّ اللّٰہَ یُعْطِیْہِ وَلَدًا صَالِحًا یُشَابِہُ أَبَاہُ وَلَا یَأْبَاہُ وَیَکُوْنُ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ الْمُکْرَمِیْنَ۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 578)

کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دی تھی کہ مسیح موعودؑ یقیناً شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ دراصل اس میں اشارہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اسے یقیناً ایسا صالح بیٹا عطا فرمائے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اور اس کے خلاف نہیں ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔

نیز فرمایا: فِیْہِ أِشَارَۃٌ أِلٰی أَنَّہٗ یُوْلَدُ وَلَدٌ صَالِحٌ یُضَاھِی کَمَالَاتِہٖ۔ (تحفۂ بغداد۔ روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 209)

کہ اس (پیشگوئی) میں یہ اشارہ ہے کہ اس (مسیح موعودؑ) کے ہاں ایک ایسا صالح بیٹا پیدا ہوگا جو اس کی مشابہت میں اس کے کمالات کا حامل ہوگا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

پیش گوئی مصلح موعود

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ''مصلح موعود'' کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

''بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزوجل خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول و الآخر۔ مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ و کان امراً مقضیاً۔''

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 100-102)

20فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جماعت احمدیہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے، پیشگوئی سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات

یہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی عظمت کے لئے ظاہر فرمایا

پیشگوئی کے مختلف حصے ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ کی ذات میں بڑی شان سے پورے ہوئے اور اسلام کی شان بڑھا رہے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ میں 20فروری یوم مصلح موعود کے حوالے سے پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان فرمودہ اقتباسات پیش فرمائے۔ پیشگوئی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غیروں کی طرف سے اسلام پر شورش اور حملے انتہا تک پہنچنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1886ء میں ہوشیار پور کے ایک مکان میں چلہ کشی فرمائی اور چالیس دن تک لوگوں سے علیحدہ رہ کر اپنے خدا سے دعائیں مانگیں، خدا تعالیٰ سے اُس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبولیتِ دعا کے نتیجے میں ایک غیر معمولی نشان کی آپ کو خبر دی اور وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو مَیں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں پورے کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان سے پورا کرنے کے لئے مَیں تمہیں ایک بیٹا دوں گا۔ جو بعض خاص صفات سے متصف ہوگا۔ وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا، کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا، وہ رحمت اور فضل کا نشان ہوگا اور وہ دینی و دنیاوی علوم جو دین کی اشاعت کے لئے ضروری ہیں اسے عطا کئے جائیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ صرف ایک پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان فرمودہ ایک رؤیا کی پیشگوئی مصلح موعود کے ساتھ مماثلت بیان فرمائی اور فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔

حضور انور نے پیشگوئی کے بعض پہلو بیان فرمائے۔ پیشگوئی کے الفاظ کہ ’’وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘ کے بارے میں خود مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عہدہ خلافت کو سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک دنیا اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اُٹھائے۔ علومِ باطنی سے مراد وہ علوم مخصوصہ ہیں جو خدا تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے علم غیب ہے جس کو وہ اپنے خاص بندوں پر ظاہر کرتا ہے، جنہیں وہ دنیا میں کوئی خاص خدمت سپرد کرتا ہے تا کہ خدا تعالیٰ سے ان کا تعلق ظاہر ہو اور وہ ان کے ذریعے سے لوگوں کے ایمان کو تازہ کر سکیں۔ سو اس شق میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص عنایت فرمائی ہے اور سینکڑوں خوابیں ایسی ہیں اور الہام مجھے ہوئے ہیں جو علوم غیب پر مشتمل ہیں۔ پھر پیشگوئی میں لکھا ہے کہ ’’وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا‘‘۔ حضورؓ فرماتے ہیں کہ مَیں خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی رنگ میں تین کو چار کرنے والا ہوں۔ آپ نے اس کی مثالیں بیان فرمائیں۔ پھر پیشگوئی میں یہ بھی تھا کہ ’’وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا‘‘۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی خلافت کے ابتدا میں ہی انگلستان، سیلون اور ماریشس میں احمدیہ مشن قائم کئے۔ پھر یہ سلسلہ بڑھا اور بڑھتا چلا گیا۔ چنانچہ ایران میں، روس میں، عراق میں، مصر میں، شام میں، فلسطین میں، لاگوس نائیجیریا میں، گھانا، سیرالیون میں، (گولڈ کوسٹ میں) مشرقی افریقہ میں، یورپ میں، سپین میں، اٹلی میں، چیکوسلواکیہ میں، ہنگری میں، پولینڈ میں، یوگوسلاویہ میں، البانیہ میں، جرمنی میں، امریکہ میں، ارجن ٹینا میں، چین میں، جاپان میں، ملائیشیا میں، سماٹرا میں، جاوا میں، سلو ویکیا میں، کاشغر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مشن قائم ہوئے۔

غرض دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جو آج جماعت احمدیہ سے واقف نہ ہو۔ چونکہ خدا کا وعدہ تھا کہ وہ اس سلسلہ کو پھیلائے گا اور میرے ذریعہ سے اس کو دنیا کے کناروں تک شہرت دے گا۔ اس لئے اس نے اپنے فضل و کرم سے ان تمام مقامات میں احمدیت کو پہنچایا بلکہ بعض مقامات پر بڑی بڑی جماعتیں قائم کر دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پیشگوئی کے تو مختلف حصے ہیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بڑی شان سے پورے ہوئے، کئی مرتبہ پورے ہوئے، مختلف جگہوں پر پورے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کو ظاہر کرتے اور اسلام کی شان کو بڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت ہمیشہ برساتا رہے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 24فروری 2015ء)

صحابیاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتِ رسولؐ

محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ ایم اے، سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ہفتہ کے روز 8 جولائی 2017ء کو مستورات کے دوسرے اجلاس کی سب سے پہلی تقریر محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے کی۔ آپ نے 'صحابیاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبتِ رسولؐ' کے موضوع پر انٹرنیشنل سینٹر میں اردو میں نہایت عالمانہ اور ایمان افروز خطاب فرمایا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

(سورۃ آل عمران 32:3)

عاجزہ آج اس بابرکت جلسے میں صحابیاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتِ رسولؐ کی چند جھلکیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

عاجزہ جس عظیم ہستی کے حسن و احسان کا تذکرہ کرنا چاہتی ہے وہ سراپا محبت ہستی تھی جو تمام انبیائے کرام کے اوصاف سے متصف تھی، جس کی شان اقدس کے متعلق ذوالعرش خدا نے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (سورالانبیا 108:21) کے خوبصورت الفاظ میں گواہی دی تھی۔

وہ عظیم ہستی جس کے منہ میں اللہ کا کلام ہونے کی خبر بنی اسرائیل کے جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دی تھی، جس کے حسن و جمال کے گیت حضرت سلمانؑ نے گائے تھے۔ جس کی نوید حضرت مسیح ناصریؑ نے روح الحق کہہ کر سنائی تھی۔ اور جس کی حمد سے زمین و آسمان کے بھر جانے کی خوش خبری حبقوق نبی نے دی تھی۔ ہاں! یہ وہ عظیم کمالات حسنہ اور شمائلِ حمیدہ اور اخلاق طیبہ رکھنے والی ہستی تھی جس کے لباس پر شہنشاہوں کا شہنشاہ اور خداوندوں کا خدا کشف میں یوحنا نے پڑھا تھا اور جس کے آگے اور پیچھے آسمانی فوجیں چلتی تھیں۔

میری عزیزو! ایسے محبوب ایسے مزکی اعظم، ایسے حامد و محمود ایسے مجتبیٰ مصطفیٰ، ایسے محمدؐ و احمد ﷺ سے محبت کرنا اس پر اپنی جان فدا کر دینا اس کے راستوں کی پیروی کرنا، اس کے اخلاق و کردار سے اپنی سیرت کو سنوارنا، غایت درجہ کا شرف اور کمال انسانیت ہے۔

خدائی انوار کا یہ مظہر یہ سچا فرستادہ۔ جو الٰہی برکتوں کا نشان صفات خداوندی کا آئینہ تھا جس کا جینا اور مرنا جس کی عبادت اور قربانیاں صرف اللہ رب العالمین کے لئے تھیں جو نیکیوں میں سب سے زیادہ سبقت کرنے والا تھا۔

اس عظیم نبی محمد ﷺ کی بعثت کے بعد جن خوش نصیبوں نے پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی وہ اللہ کے ہاں السابقون الاوّلون کا شرف پا گئے۔ اسلام کے اس مقدس قافلے میں جہاں صحابہ کرامؓ نے جان مال کی عزت و آبرو کی قربانیاں پیش کیں وہاں صحابیاتؓ نے بھی اطاعت و محبت میں فنا ہو کر عزم و استقامت کی۔ صدق و وفا ایثار و قربانی کی ایسی لازوال ایمان افروز داستانیں رقم کر دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط (سورۃ البینۃ 9:98) کی خوشخبری سنا دی۔

صحابیات کرامؓ کی محبوب خدا حضرت محمد ﷺ سے محبت و الفت اور اطاعت کا دامن بہت وسیع ہے اس کو جتنا بھی بیان کیا جائے کم ہے یہ زمین و آسمان میں پھیل جانے والے وہ پاکیزہ جذبے ہیں جن کی کوئی حد نہیں۔

صحابیاتؓ آنحضرت ﷺ کے اس مبارک فرمان

لَا یُؤْمِنُ اَحَدِکُمْ حَتّٰی اَکُوْنُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

(صحیح بخاری۔ کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان صفحہ 15 و صحیح مسلم۔ کتاب الایمان)

کا گہرا عرفان رکھتی تھیں۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں دین اسلام کی سربلندی کی خاطر اور پیارے محمد ﷺ کی محبت و اطاعت میں فنا ہو کر مصائب و آلام کے پہاڑ برداشت کئے ظلم و ستم کی چکی میں پسنا گوارا کیا۔ مکہ کی تپتی دھوپ میں لوہے کی زرہوں کا لباس پہنا۔ اور اپنے اخلاص و وفا پر اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر مہر ثبت کر دی۔

اس راہ میں جان کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو

میری عزیزو!

یہ سچ ہے کہ محبت، محبوب کے لئے ایثار کا نام ہے اور محمد ﷺ تو وہ محبوب یزدانی ہے جو اپنے کمالات عالیہ کی وجہ سے محبت کئے جانے کا شایان شان ہے۔

حضرت سمیّہ بنت خباطؓ

آیئے! آج پھر اسلام کی پہلی شہید صحابیہ کی بے نظیر درد و الم سے پُر قربانی کی یاد تازہ کریں جنہوں نے باوجود بڑھاپے کے راہِ حق میں ایسے روح فرسا مظالم جھیلے کہ اپنی جان قربان کر کے اسلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی اور حضرت محمد ﷺ کی محبت و اطاعت میں فنا ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے خاندان سمیت جنت کی خوشخبری پا لی۔

حضرت سمیہ بنت خباطؓ، ان کا خاوند یاسر اور دو بیٹے عبداللہ اور عمار ایسا مقدس گھرانہ تھا۔ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت حق پر لبیک کہی تھی، حضرت سمیہؓ مکہ کے ایک رئیس ابوحذیفہ مخزومی کی کنیز تھی۔ چنانچہ اس خاندان پر مشرکین مکہ نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ ڈالے۔ ان کو لوہے کی زرہ پہنا کر مکہ کی تپتی ریت پہ لٹا دیا جاتا ان کی پشت کو انگاروں سے داغا جاتا۔

حضور ﷺ جو رحیم و مہربان تھے جن کی شان عزیز عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ (سورالتوبہ 9 : 128) تھی اس دردناک منظر کو دیکھ کر اس خاندان کے لئے بارگاہ عزت میں دردمندانہ دعا بن گئے اور پھر ان کے زخموں پر خدائی محبت کا مرہم رکھ کر یہ خوشخبری دی۔

صَبْرًا یَآلَ یَاسَرَ فَاِنَّ مُوْعِدَ کُمُ الْجَنَّۃِ

(زادالمعاد، جلد3، صفحہ 22 طبع جدید)

کہ اے آل یاسرؓ صبر کرو تمہارے لئے جنت کا وعدہ ہے۔

حضرت یاسر نے تو ان ظلموں سے اپنی جان دیدی۔ اور پھر ایک دن دشمن رسولؐ، ابوجہل نے اس معصوم پاکباز خاتون سمیہ کو برچھی مار کر شہید کر دیا۔

حضور اکرم ﷺ کو اس خاندان کی قوت ایمانی اور استقامت اور حضرت عمارؓ کی پاکباز ماں کی مظلومانہ شہادت اور بے کسی ہمیشہ یاد رہی چنانچہ 2 ہجری میں جب جنگ بدر میں سفاک ابوجہل مارا گیا تو بے کسوں کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمارؓ کو بلا کر کہا۔ دیکھو! عمار قَدْ قَتَلَ اللّٰہُ قَاتِلَ اُمِّکَ کہ اللہ نے تمہاری ماں کے قاتل کا بدلہ لے لیا۔

ہزاروں ہزار رحمتیں تا ابد نازل ہوتی رہیں اسلام کی اس پہلی شہیدہ پر جس نے اپنے خون سے اسلام کی آبیاری کی اور محبت و وفا کی انوکھی داستان رقم کر دی۔ اے عمار کی والدہ! تجھ پر سلام! تو نے محبت رسولؐ میں دائمی اور ابدی جنتوں کو پالیا۔ تیرا یہ اسوہ تیری یہ قربانی مشعلِ راہ بن گئی۔

شہادت ایک عظیم الشان قربانی ہے اور ایک بلند روحانی درجہ ہے جہاں صحابہ کرامؓ کے دِلوں میں شہادت پانے کا ایک جوش اور ولولہ پایا جاتا تھا وہاں صحابیاتؓ بھی اس ایمانی جذبے سے لبریز تھیں -اور شہادت کی تمنا لئے دعائیں کرتیں تھیں۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ کہ اے اللہ ہمیں اپنی راہ میں شہادت نصیب کر۔

حضرت ام ورقہ بنت نوفل انصاریہؓ

حضرت ام ورقہ بنت نوفل انصاریہؓ جو ہجرت نبوی کے بعد اِسلام کی دولت سے فیضیاب ہوئی تھیں اور حافظہ قرآن بھی تھیں۔ جب غزوہ بدر کی تیاری ہو رہی تھی تو وہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ مجھے بھی اس جنگ میں اپنے ساتھ لے جائیں تا کہ میں زخمیوں کی خدمت کر سکوں اور شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی راہ حق میں شہید ہونے کی سعادت بخش دے۔ حضورؐ نے فرمایا تم گھر میں ہی رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت یہیں نصیب کرے گا۔ یہ صحابیہ زندگی میں ہی الشھیدہ کے لقب سے مشہور ہو گئیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بے حد شفیق تھے۔ کبھی کبھی آپؐ بعض صحابہؓ کے ہمراہ ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ آؤ شہیدہ کے گھر چلیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی شہادت کی تمنا پوری کر دی اور آپ کے غلام اور لونڈی نے جنہیں آپ نے اپنی وفات کے بعد آزادی کا وعدہ دیا تھا آپ کو شہید کر دیا۔

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست قوت قدسیہ اور انفاخِ طیبہ نے صحابہؓ اور صحابیات ؓ کے اندر ایک ایسا روحانی انقلاب برپا کر دیا تھا کہ وہ اپنے صدق ووفا کی وجہ سے کبھی ظالموں سے نہ ڈرے۔ تلواروں کی دھاروں، نیزوں کی نوکوں، پتھروں کی بارش بھوک و پیاس کی شِدتوں پر ان کی وفاؤں کا امتحان لیا گیا لیکن عرش کا خدا گواہ ہے کہ انہوں نے اِس میدان میں صبر و استقامت اور صدق ووفا کے ایسے بے نظیر نمونے قائم کئے جن کی مثال نہیں ملتی۔

حضرت ام شریک دوسیہؓ

حضرت ام شریک دوسیہؓ وہ عظیم المرتبت صحابیہ تھیں جن کا شمار السابقون الاولون کی مقدس جماعت میں ہوتا ہے جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کے مشرک رشتہ داروں نے انہیں دھوپ میں کھڑا کر دیا۔ وہ اِس حالت میں ان کو روٹی کے ساتھ شہد کھلاتے تھے جس کی تاثیر نہایت گرم ہوتی ہے اور پانی پلانا بھی بند کر دیا تھا۔ تین دن گزرنے کے بعد جب مشرکین نے کہا کہ اپنا دین چھوڑ دو۔ تین دن کے متواتر ظلم وستم سے کیونکہ وہ حواس کھو چکی تھیں ان کی بات نہ سمجھ سکیں۔ تو انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے توحید کو چھوڑ دینے کے لئے کہا تو فوراً جواب دیا۔ اللہ کی قسم! میں تو اسی عقیدے پر قائم ہوں۔'' (طبقات سعد علامہ ابن سعد)

یہ ایک زندہ جاوید حقیقت ہے کہ ایک مامور من اللہ اور اس کے پیروکاروں میں اس قدر مضبوط روحانی تعلق قائم ہو جاتا ہے کہ اس روحانی تعلق کی خاطر ہر قلبی اور جگری رشتہ، اپنے عزیز و اقارب یہاں تک کہ جان بھی قربان کر دی جاتی ہے۔

عشق ومحبت، صدق وصفا، فدائیت ومحبوبیت کی ایسی لازوال داستانیں ہیں کہ جو آج بھی تاریخ کے افق پر، ستاروں کی مانند چمک رہی ہیں۔

آیئے! عشق ووفا اور الٰہی محبت کی اس کہکشاں کا نظارہ کریں جس میں آج سے پندرہ سو سال پہلے ایک امی نبی، حبیبِ خدا محمد ﷺ کی خاطر مقدس صحابیاتؓ نے اپنے خون سے رنگ بھرے تھے۔ اور اپنے جذبہ ایمانی کو زندہ جاوید بنا دیا تھا اور احد کے میدان میں صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی محبت وفدائیت کی داستانیں رقم ہیں۔

حضرت ام عمارہؓ

حضرت ام عمارہؓ دین کی خاطر قربانی کرنے والی وہ سرفروش صحابیہ تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت رکھتی تھیں۔ یہ الٰہی محبت اور حب رسول ہی تھی جس نے آپ کو اپنی جان، مال اور اولاد سے بے نیاز کر دیا تھا آپؓ کے اخلاص اور ایثار وقربانی پر بڑے بڑے صحابہ بھی فخر کیا کرتے تھے۔ وہ شیر دِل مجاہدہ ام عمارہ غزوہ احد میں اپنے شوہر، اپنے بیٹوں کے ساتھ شریک ہوئیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت میں ایسی شجاعت اور بہادری دکھائی کہ ''خاتون احد'' کے لقب سے مشہور ہو گئیں۔

غزوہ احد میں جب جنگ کا پانسہ پلٹا اور مسلمان مجاہدین ادھر ادھر منتشر ہو گئے تو یہی بہادر خاتون تلوار اور ڈھال سنبھال کر حضور ﷺ کے قریب پہنچ کر کفار کے سامنے سینہ سپر ہو گئیں۔ دشمن رسول ابن قمیہ جو مشہور شہسوار تھا۔ اس کی تلوار جب حضورؐ کے خود پر پڑی اور خود کی دو کڑیاں حضور کے رخسار مبارک میں پیوست ہو گئیں تو خون کی دھار پھوٹ پڑی۔ ام عمارہ یہ نظارہ دیکھ کر بے تاب ہو گئیں اور دشمن پر بڑی جرأت کے ساتھ حملہ کر دیا۔ بدبخت ابن قمیہ نے آپ پر جوابی وار کیا۔ آپ کے کندھے پر زخم آیا اور دشمن بھاگ گیا۔ حضورؐ نے خود ام عمارہ کے زخم کی پٹی بندھوائی۔

اِس نازک موقع پر میدان جنگ میں اس عظیم فدائی خاتون نے حضورؐ سے یہ استدعا کی۔ یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ میرے لئے دعا فرمائیں کہ جنت میں آپؐ کی معیت نصیب ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ ان کے لئے دعا مانگی اور بلند آواز سے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّۃِ

حضرت ام عمارہؓ خوش ہو گئیں اور بے ساختہ بول اٹھیں۔

مَاأُبَالِیْ مَا اَصَابَنِیْ مِنَ الدُّنْیَا کہ اب مجھے دنیا کی مصیبت کی پرواہ نہیں۔

حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ احد کے دن دائیں بائیں جدھر نظر ڈالتا ام عمارہؓ ہی نظر آتی تھیں۔

اے خاتون احد! اے خوش بخت ام عمارہ، تجھ پر سلام تیری عظمتوں پر ملائکہ بھی نازاں ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام عمارہؓ کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ ام عمارہ کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے حضور ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔تم بھی کھاؤ۔عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں روزے سے ہوں۔فرمایا۔روزے دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔پھر آپؐ نے ام عمارہ کے سامنے کھانا کھایا۔

اَلصَّائِمُ اِذَا اَکَلَ عِنْدَہٗ الْمُفَاطِیْرُ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃِ (سنن ترمذی۔ابواب بالصوم،باب ماجاء فی فضل الصائم اذا اکل عندہ)

صحابیاتؓ نے اپنے محبوب ومطاع آقا حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سے ایمان کامل کو حاصل کرلیا تھا۔اس لئے دنیا کے مصائب اور دکھ ان کی نگاہ میں کچھ حقیقت نہ رکھتے تھے۔انہوں نے یتیمی، بیوگی اور اولاد سے محرومی پر جس صبر واستقامت کا نمونہ دکھایا تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔دراصل یہ ایمانی صدق کے نمونے اس انسان کامل فخر الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا نتیجہ تھے،جس نے ان کا سچا اور مضبوط تعلق زندہ خدا سے قائم کردیا تھا۔

جنگ احد کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق جب مشہور ہوگیا کہ آپ شہید ہوگئے ہیں۔یہ خبر جب مدینہ پہنچی تو کہرام مچ گیا،عورتیں اور بچے بیمار اور بوڑھے روتے بلبلاتے میدان احد کی طرف دوڑے۔

اسی بیاسی سالہ انصاری صحابیہ

انہی عورتوں میں سے ایک اسی بیاسی سالہ انصاری عورت بھی تھی۔جس کی بنیائی کمزور ہوچکی تھی۔وہ قریب آنے پر آواز سے پہچانتی تھی،وہ گھبراہٹ کی حالت میں تیز چلتی ہوئی ہر آنے والے سے پوچھتی ہے کہ بتاؤ تو سہی۔محمدؐ کا کیا حال ہے؟ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میدان جنگ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔اور آپؐ کے اونٹ کی نکیل آپؐ کی حفاظت کی خاطر سعد بن معاذ انصاریؓ قبیلہ اوس کے رئیس نے پکڑی ہوئی تھی،اس صحابی نے جونہی اپنی ماں کو بے تابی کے عالم میں آتے ہوئے دیکھا تو حضور ﷺ سے کہا یارسول ﷺ میری ماں آرہی ہے۔آپؐ نے فرمایا۔خدا تعالیٰ کی برکتوں سے ساتھ آئے۔یارسول ﷺ میری ماں کو دلاسہ دیں۔حضور ﷺ جو مجسم رحم تھے۔آپؐ نے اپنی اونٹنی کو روکا اور فرمایا میں تمہارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے بیٹے عمرو بن معاذ کو شہادت کا رتبہ عطا کیا ہے۔وہ عورت نظر کی کمزوری کی وجہ سے حیران تھی کہ آواز کہاں سے آرہی ہے۔جب اس عورت نے آپؐ کو کا پہچان لیا تو بے ساختہ کہہ اٹھی۔حضورؐ !جب میں نے آپ کو سلامت دیکھ لیا تو سمجھو کہ میں نے مصیبت کو بھون کر کھالیا۔

(السیرۃ الحلبیہ،جلد دوم،صفحہ 267-268)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

کیا عجیب محاورہ ہے۔محبت کے کتنے گہرے جذبات پر دلالت کرتا ہے۔غم انسان کو کھا جاتا ہے مگر وہ عورت جس کے بڑھاپے میں اس کا عصائے پیری ٹوٹ گیا کس بہادری سے کہتی ہے کہ میرے بیٹے کے غم نے مجھے کیا کھانا ہے۔جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو میں اس غم کو کھا جاؤں گی۔

(نبیوں کا سردار،صفحہ 131-132)

قبیلہ بنی دینار کی ایک مقدس عورت

آیئے! قبیلہ بنی دینار کی ایک مقدس عورت کی صدق وفا کے میدان میں نرالی شان دیکھیں۔وہ عظیم عورت جس کے دل میں حضرت محمد ﷺ کے عشق کا سمندر موجزن تھا۔جنگ احد میں جب حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کی افواہ سنی تو گھبراہٹ کے عالم میں گھر سے باہر نکل کر راستے میں کھڑی ہوگئی۔اور ہر آنے والے سے حضورؐ کی خیریت دریافت کرنے لگی تو کہتی جاتی **ما فعل رسول الله** کہ اللہ کے رسولؐ نے کیا کیا۔تو اس شخص نے جو مدینہ سے آرہا تھا اور وہ تسلی میں تھا کہ حضورؐ بخریت ہیں۔تب اس نے عورت کو اس کے باپ کی شہادت کی خبر دی۔اس عورت نے دوبارہ پوچھا۔بتاؤ کہ محمد ﷺ کیسے ہیں؟

اس شخص نے عورت کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے پھر کہا۔تمہارا بھائی شہید ہوچکا ہے۔لیکن اس مقدس عورت نے بے تابی سے یہی پوچھا کہ بتاؤ !محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ اس آدمی نے اس عورت کو یہ افسوسناک خبر سنائی کہ افسوس ہے تمہارا خاوند بھی شہید ہوچکا ہے۔تب وہ عورت بے چینی کے عالم میں کہنے لگی۔مجھے اس کی پروا نہیں کہ کون مرا اور کون زندہ ہے۔مجھے تو صرف یہ بتاؤ کہ میرے آقا محمد صلی علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ جب اس شخص نے یہ بتایا کہ آپؐ بفضل تعالےٰ زندہ ہیں۔صحیح وسلامت ہیں اور تشریف لا رہے ہیں۔تو وہ عورت یہ جواب سن کر کرتسلی پا گئی۔اور پھر کہنے لگی۔**کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدِکَ جَلَلٌ** کہ اگر آپؐ زندہ ہیں تو پھر سب مصائب ہیچ ہیں۔

(تاریخ طبری،جلد2،صفحہ 174 وتاریخ ابن ھشام،جلد2،صفحہ 99)

لا ریب۔ملائکہ آسمان سے آفرین کی صدائیں بلند کرتے ہوں گے اس عظیم صحابیہؓ کی جرأت ایمانی پر،صدق ووفا پر،اس کی تسلیم ورضا پر اور محبت وفدائیت کے ان گہرے صادق جذبات پر، جو عدیم المثال ہیں۔سچ ہے کہ کمال درجہ کی اس گہری محبت کو ہی ایمان کہتے ہیں۔

عظیم صحابیہ کی قوت ایمانی

تاریخ کے سینے میں محفوظ اس عظیم صحابیہ کی قوت ایمانی مشاہدہ کریں جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی جان کی حفاظت کا خیال سب خیالوں پر مقدم تھا۔

غزوہ تبوک کا ذکر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی لشکر کو لے کر شامی لشکروں کے مقابلہ کے لئے نکلتے ہیں قحط کا سال ہے اور بہت بڑے لشکر سے مقابلہ ہے صحابہ صحابیات بڑھ بڑھ کر قربانیاں پیش کررہے ہیں خطرے کا عالم ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

عورتیں تک بھی اس خطرہ کو محسوس کر رہی تھیں اور اپنے خاوندوں اور اپنے بیٹوں کو جنگ پر جانے کی تلقین کر رہی تھیں۔اس اخلاص اور اس جوش کا اندازہ اس طرح سے ہوسکتا ہے کہ ایک صحابی جو کسی کام کے لئے باہر گئے ہوئے تھے اس وقت واپس لوٹے جب رسول اللہ ﷺ لشکر سمیت مدینہ سے روانہ ہوچکے تھے۔ایک عرصہ کی جدائی کے بعد جب وہ اس خیال سے گھر میں داخل ہوئے کہ اپنی محبوب بیوی کو جا کر دیکھیں گے اور خوش ہوں گے تو انہوں نے اپنی بیوی کو صحن میں بیٹھے ہوئے دیکھا اور محبت سے بغل گیر ہوئے اور پیار کرنے کے لئے تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔جب وہ اپنی بیوی کے قریب گئے تو ان کی بیوی نے دونوں ہاتھوں سے ان کو دھکا دے کر پیچھے ہٹا دیا۔اس صحابیؓ نے حیرت سے اپنی بیوی کا منہ دیکھا اور پوچھا۔اتنی مدت کے بعد ملنے پر آخر یہ سلوک کیوں؟ بیوی نے کہا۔کیا تم کو شرم نہیں آتی۔خدا کا رسولؐ اس خطرہ کی جگہ پر جارہا ہے اور تم اپنی بیوی سے پیار کرنے کی جرأت کرتے ہو۔پہلے جاؤ اور اپنا فرض ادا کرو۔اس کے بعد یہ باتیں دیکھی جائیں گی۔وہ صحابیؓ فوراً گھر سے باہر نکل گئے اور اپنی سواری پر زین کسی اور رسول اللہ ﷺ کو تین منزل پہ جا کر مل گئے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن۔صفحہ 226)

ایمان سے پُر نوجوان بچی۔حضرت ام کلثومؓ

تاریخ شاہد ہے کہ صحابیات نے بھی اللہ اور اس کے رسول

ﷺ کی خاطر ہجرت کے مصائب برداشت کر کے اپنے ایمان پر گواہی دی۔اور اس بات کا اقرار کیا کہ انہوں نے خالص اور چمکتی ہوئی توحید اس عظیم نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے پائی ہے۔

ان مہاجراتؓ میں سے ایک ایمان سے پُر نوجوان بچی تھی۔ جو دشمن اسلام عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ام کلثومؓ تھی لیکن وہ اسلام کے نور سے منور ہو کر، نیّر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بن گئی۔

ان کی والدہ اروٰی بنت کریز تھیں۔اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کی والدہ کو صالح فطرت سے نوازا تھا۔ یہ بچی حضرت عثمان بن عفانؓ کی اخیافی بہن تھی۔

ام کلثوم کا باپ عقبہ، رسولؐ خدا کا شدید دشمن تھا لیکن اس صالحہ بیٹی نے اپنے باپ کی مخالفت کے باوجود انتہائی مشکل حالات میں اسلام قبول کر لیا -اور حضورؐ نے جب مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو ان کا دِل ہجرت کے لئے بے تاب ہو گیا کیونکہ کنواری تھیں اس لئے باپ اور بھائی سخت نگرانی کرتے۔ اس لئے ایک مدت تک ہجرت نہ کر سکیں۔

جب باپ عقبہ بن معیط جنگ بدر میں مارا گیا تو بھائیوں نے ان پر نگرانی سخت کر دی۔ان کے بھائی حضور ﷺ اور دین اسلام کے خلاف زبان دراز کرتے تو رنجیدہ ہو جاتیں۔اور خدا کے حضور دعا کرتیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس ناپاک ماحول سے جلد نجات دے اور وہ اڑ کر اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کے قدموں میں جا پہنچیں۔

پھر صلح حدیبیہ کے فوراً بعد انہیں گھر سے نکلنے کا موقع مل گیا اور وہ بنوخزاعہ کے ایک نیک دل آدمی کے ساتھ پیدل ہی مدینہ کی طرف چل دیں۔ اور دن رات سفر کرتے ہوئے حضور ﷺ کی خدمت میں مدینہ پہنچ گئیں۔ادھر جب گھر والوں کو ان کے فرار کا علم ہوا۔تو ان کے بھائیوں ولید اور عمارہ کو سخت غصہ آیا۔اور وہ اپنی بہن کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے۔لیکن راستہ میں وہ انہیں نہ ملیں تو بھائی مدینہ پہنچ گئے اور حضورؐ سے صلح حدیبیہ کی اس شرط کے مطابق کہ اگر قریش کا کوئی آدمی مدینہ آئے گا تو اسے واپس کر دیا جائے گا۔بہن کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ادھر حضرت ام کلثومؓ نے فریاد کی۔ یارسولؐ اللہ! مجھے اپنے سے در سے نہ دھتکاریئے -میں ایک کمزور عورت ہوں۔اور مشرکین میں واپس جا کر میرا ایمان خطرے میں پڑ جائے گا۔

حضور ﷺ کو بہت فکر ہوئی۔ کیونکہ معاہدہ میں عورتوں کا ذکر نہ تھا۔اُس وقت بارگاہ الٰہی سے یہ آیت نازل ہوئی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ط اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ج فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ط

(سورۃ الممتحنہ 60: 11)

اے مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کو اچھی طرح سے آزما لیا کرو۔ اللہ ان کے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کافروں کے حوالے نہ کرو۔

اس حکم خداوندی کے مطابق حضورؐ نے حضرت ام کلثومؓ کو واپس کرنے سے انکار کر دیا -اور ان کے بھائی بے نیل مرام مکہ واپس گئے۔ پھر حضور ﷺ نے حضرت ام کلثومؓ کی عزت افزائی یوں فرمائی کہ ان کو اپنے محبوب جاں نثار حضرت زید بن حارثؓ سے بیاہ دیا۔ (تذکار صحابیاتؓ صفحہ 381-382)

صحابیاتؓ نے قربانی کی جو مثالیں قائم کی ہیں ان کی نظیر آج تک کسی قوم کی عورتوں میں نہیں ملتی۔خدائے شکور نے بھی ان قربانیوں کو اس رنگ میں اس شان سے قبول فرمایا کہ اسلام کی فتح کے نظارے انہوں نے اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ لئے۔

یہ سنت جاریہ ہے کہ انبیاء کی جماعتیں ہمیشہ قربانیوں سے عزت پاتی ہیں صحابیاتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو قربانیوں کے میدان میں پروانہ وار کھنچی چلی جاتی تھیں۔وہ اپنے عہد کی پکی تھیں اور قول کی سچی تھیں۔ایمان ان کے دلوں میں نقش ہو چکا تھا۔ وہ رسول کریم ﷺ کی محبت و اطاعت میں سرشار ہو کر مومنات، قانتات، صالحات، محسنات بن گئیں تھیں۔آج بھی اسلامی دنیا ان کی قربانیوں پر، ان کے اعلیٰ کردار پر، ان کے پاکیزہ جذبات پر فخر کرتی ہے۔

حضرت فاطمہ بنت خطابؓ

اسلام کی تاریخ تا قیامت فخر کرتی رہے گی۔ فاطمہ بنت خطابؓ پر جس کے اخلاص و قربانی اور استقامت دین کے نتیجہ میں عمرؓ جیسا بہادر انسان اسلام لایا بس قابل صد افتخار ہے یہ فاطمہؓ جس نے خطاب کے گھرانے کو جہنم سے بچا کر جنتی گھرانہ بنا دیا۔

حضرت فاطمہ بنت خطابؓ وہ جلیل القدر صحابیہ تھیں جنہوں نے ابتدائی زمانہ میں اسلام قبول کیا۔آپ کی کنیت ام جمیل تھی۔آپ حضرت عمرؓ کی بہن تھیں۔آپ کی شادی حضرت سعد بن زیدؓ سے ہوئی۔ جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔حضرت فاطمہؓ 26 نمبر پر تھیں۔ جو اسلام لائیں اور ان کے خاوند 27 نمبر پر تھے-اس طرح یہ دونوں میاں بیوی السابقون الاولون میں شمار ہوتے ہیں-

جس زمانے میں آپ اسلام سے بہرہ ور ہوئیں اس وقت آپ کے بھائی، عمر اسلام اور حضرت محمدؐ کے شدید دشمن تھے۔انہوں نے 5 سال تک اسلام کے پرستاروں پر مظالم کی حد کر دی تھی اور جب دیکھا کہ ایک شخص بھی اس راہ حق سے نہیں ہٹتا تو سوچا کہ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کو ایک وار سے ختم کر دوں۔

راستے میں حضرت نعیم بن عبداللہ النحامؓ کے بتانے پر کہ تمہاری بہن اور تمہارا بہنوئی اسلام قبول کر چکے ہیں، بہن کے گھر کی طرف پلٹ گئے۔ اس وقت حضرت خباب بن الارتؓ ان کے ہاں موجود تھے اور انہیں سورہ طٰہٰ پڑھا رہے تھے۔

عمر کے دروازہ کھٹکھٹانے پر خبابؓ تو دوسرے کمرے میں چلے گئے۔عمر کے یہ جان لینے کے بعد کہ وہ دونوں مسلمان ہو چکے ہیں۔عمر نے زوردار تھپڑ سے بہنوئی کو مارنا چاہا کہ بہن آگے بڑھی کہ اپنے خاوند کو بچائے اور اس طرح وہ ہاتھ بہن کے منہ پر لگا جس سے وہ زخمی ہو گئیں اور ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی۔زخمی خون آلود بہن نے اپنے ایمان اور صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔عمر! قَدْ اَسْلَمْنَا وَتَبِعْنَا مُحَمَّدٍ اِفْعَلْ مَاشِئْتَ ہم اسلام لا چکے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار ہیں۔عمر! جو چاہتا ہے کر لے۔

یہ الفاظ جو استقامت سے پُر تھے۔کرامت بن گئے۔اور عمر جیسا بہادر انسان حیران رہ گیا۔اور نادم ہو کر بولا بہن !مجھے سناؤ تو سہی تم کیا پڑھ رہے تھے۔یہ سن کر حضرت خبابؓ بھی باہر نکل آئے۔اور جب حضرت عمرؓ نے اپنی بہن کے کہنے پر غسل کر کے قرآن مجید کے ان اوراق کو پڑھنا شروع کیا تو پھر بے اختیار بول اٹھے۔ ما احسن الکلام اور بے ساختہ رونے لگے۔اور جب اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ لا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (سورۃ طٰہٰ 15:20) بے شک میں ہی اللہ ہوں۔میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری ہی بندگی کر۔اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر۔سورہ طٰہٰ آیت 15 پر پہنچے تو کہنے لگے۔ مجھے محمدؐ کے پاس لے جاؤ۔اور میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

تاریخ بتاتی ہے کہ وہ عمر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگی تلوار لے کر قتل کے ارادے سے نکلا تھا وہ عمرؓ حضورؐ کی پُرسوز دعا کی

تلوار سے گھائل ہوگیا۔وہ دعا جوآپؐ نے اپنے رب کے حضور نہایت الحاح سے مانگی تھی کہ اے اللہ! (عمر) ابوحکم بن ھشام (ابوجہل) یا عمر بن خطاب کے ساتھ اسلام کی تائید فرما۔ پس اللہ نے عمرؓ کواس دعا کے ساتھ مخصوص فرمادیا۔

پس عمرؓ جیسے ہیرو کا اسلام لانا۔اور اسلام کا شیریں پھل ثابت ہونا اور خلیفۃ الرسول بننا، ان کی ہمشیرہ کی غیرت دینی، اخلاص اور محبت رسول کا ایک ظاہری سبب بنا۔ بلاشبہ اس نیک دل عورت نے اسلام کو ہمیشہ کی زندگی بخش دی۔

یہ حقیقت ہے کہ انسان کا دل اپنے محسن سے محبت کرنے پر مجبور ہے آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس محبت سے فرماتے ہیں۔

اِحْسَانُهٗ يُصْبِي الْقُلُوبَ وَحُسْنُهٗ يُرْوِي الصَّدَا

(القصائد الاحمديه ، صفحه 30)

ذرا جذبات محبت کا اندازہ کریں۔

قَـوْمٌ رَأَوْکَ وَاُمَّـةٌ قَـدْاُخْبِـرَتْ

مِـنْ ذَالِکَ الْبَدْرِ الَّذِیْ اَصْبَا نِیْ

(القصائد الاحمديه ، صفحه 4)

ایک قوم نے تو تجھے دیکھا ہے اور ایک امت نے خبر سنی ہے اس بدر کی جس نے مجھے اپنا عاشق بنادیا ہے۔

صحابہؓ اور صحابیاتؓ تو محسن اعظم حضرت محمد ﷺ کی صورت جمیل اور حسین سیرت کا تذکرہ بہت محبت سے کرتیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید چمکدار تھا۔ چہرہ مبارک تو چاند سے زیادہ روشن تھا۔ آپؐ کے چہرے پر پسینے کے قطرے یوں چمکتے نظر آتے جیسے چمکدار موتی ہوں اور حقیقت تو یہ تھی جو آپؐ کو دیکھ لیتا وہ آپؐ کا شیدا ہوجاتا۔

حضرت ربیع بنت معوذؓ

حضرت ربیع بنت معوذؓ وہ جلیل القدر خوش نصیب صحابیہ تھیں کہ جس دن ہجرت کر کے حضورؐ مدینہ تشریف لائے تھے وہ ان خوش قسمت بچیوں میں شامل تھیں جو

طَـلَـعَ الْبَـدْرُ عَـلَيْـنَـا

مِـنْ ثَـنِيَّـةِ الْـوِدَاعِ

وَجَـبَ الشُّـكْـرُ عَـلَيْـنَـا

مَـا دَاعَ لِـلّٰـهِ دَاعِ

اَيُّهَـا الْـمَبْـعُـوْثُ فِيْـنَـا

جِـئْـتَ بِـالْاَمْـرِ الْمُطَاعِ

(وفاء الوفاء از زرقانی ، جلد اول، صفحه 187)

کہ ہم پر وداع کی گھاٹی سے چودھویں کا چاند طلوع ہوگیا۔ ہم پر شکر ادا کرنا واجب ہوگیا۔ جب تک کہ پکارنے والا محمدؐ، اللہ کی طرف پکارتا رہے گا۔ اے وہ جس کو خدا نے ہم میں مبعوث کیا ہے۔ تیرے حکم کی پوری طرح سے اطاعت کی جائے گی، کے ترانے گا رہی تھیں۔

آپ کے والد معوذ اور ان کے بھائی معاذ وہ دلیر نوجوان تھے، جنہوں نے دشمن خدا ابوجہل کو جنگ بدر میں واصل جہنم کیا تھا۔ بہادر باپ کی یہ دلیر بیٹی ان خوش قسمت ترین عورتوں میں سے تھیں جنہیں حضور ﷺ جنگوں میں اسلامی لشکر کے ساتھ رکھتے تھے۔ آپؓ بتاتی ہیں کہ ہم ﷺ کے ہمراہ ہوتیں، ہم مجاہدوں کو پانی پلاتیں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔

آپؓ کو حضورؐ سے بے حد محبت وعقیدت تھی حضورؐ بھی آپ سے شفقت فرماتے اور کبھی کبھی آپ کے گھر تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ حضورؐ آپؓ کے گھر تشریف لائے اور وضو کے لئے پانی طلب فرمایا تو آپؓ نے عقیدت سے شوق وجذبے سے کھڑے ہو کر وضو کروایا۔

حضور ﷺ کے وصال کے کئی سال بعد ایک دفعہ حضرت عمار بن یاسرؓ کے پوتے نے آپؓ سے حضور ﷺ کے حلیہ مبارک کے متعلق پوچھا تو یہ صحابیہ جس نے آپؐ کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کی تھیں، حضورؐ کو یاد کر کے رونے لگیں اور بھرّائی ہوئی آواز سے بے ساختہ بول اٹھیں۔

يَا بُنَيَّ! لَوْ رَاَيْتَه' رَاَيْتَ الشَّمْسُ طَالِعَةِ

اے میرے بیٹے! اگر تم حضورؐ کو دیکھتے تو یوں سمجھتے کہ گویا سورج روشن ہورہا ہے۔ (تذکار صحابیاتؓ، صفحہ 436)

حضورؐ تو حسن واحسان کے پیکر اور خلق عظیم پر فائز تھے۔ آپؐ کے مقدس چہرے سے صدق کی کرنیں پھوٹتی تھیں اور یہی صدق صحابہؓ اور صحابیاتؓ کو سعادت ایمانی بخشنے کا موجب بن جاتا تھا۔

اس لئے وہ آپؐ کے دیدار کے بھوکے تھے۔ اور اپنی ہر قیمتی متاع آپؐ کے مبارک قدموں میں نچھاور کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے۔

بعثت نبوت کے تیرھویں سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ ہجرت فرمائی تو مدینہ روشن ہوگیا۔ اسلام کی شمع سے اور نور محمدیؐ سے یہ شہر یثرب 'مدینۃ النبیؐ' بن گیا۔

جہاں صحابہ کرامؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے خوشی کے شادیانے بجا رہے تھے وہاں صحابیاتؓ بھی الٰہی رضا کے حصول کے لئے خوشیوں کے سامان، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ومحبت میں تلاش کر رہی تھیں۔

حضرت اُمِّ سَلَیمؓ

حضرت اُمِّ سَلَیمؓ وہ خوش قسمت صحابیہ تھیں جو خاندان بنونجار سے تعلق رکھتی تھیں۔ اور رشتے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ لگتی تھیں۔ یہ صالح خاتون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنی سب سے قیمتی متاع یعنی اپنے کم سن بچہ کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں اور کہتی ہیں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یہ میرا بیٹا انسؓ ہے۔ اس کو اپنی خدمت میں رکھ لیں اور اس کے لئے دعا کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے جذبہ اخلاص کو تحسین سے دیکھتے ہوئے بچے کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرا۔ یہ بچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ رہا۔ اور ایک عظیم جاں نثار خدمت گزار بنا۔

حضرت اُمِّ سَلَیمؓ کو حضرت محمد ﷺ سے بے حد محبت و عقیدت تھی اور حضورؐ بھی ان کی تعظیم اور قدر منزلت فرماتے اور ان کے ہاں تشریف لے جاتے۔ اور دوپہر کو وہاں آرام کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ام سلیمؓ پر مجھے رحم آتا ہے کہ اس کے بھائی حرام بن ملحان نے میری حمایت میں شہادت پائی۔ ان کے بھائی سریہ بئر معونہ میں شہید ہوئے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ام سلیمؓ کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ حضورؐ جب ان کے گھر استراحت فرماتے تو وہ آپؐ کا پسینہ اور گرے ہوئے بال ایک شیشی میں تبرک کے طور پر جمع کر لیتی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو ایسا کرتے دیکھا تو پوچھا کیا ہے؟ کہنی لگیں۔ عَرُقُکَ نَجْعَلُه' فِیْ طِیْبِنَا وَهُوَمِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ (متفق علیہ) کہ یہ آپؐ کا پسینہ ہے ہم اسے عطر میں ڈالیں گے اور یہ سب عطروں سے بڑھ کر عطر ہے۔

(رحمت للعالمین، صفحہ 318)

اگر کبھی ام سلیمؓ کے گھر میں نماز کا وقت آجاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہیں چٹائی پر نماز ادا کر لیتے۔ ایک بار حضورؐ نے ام سلیمؓ کے مشکیزے سے اپنا دہن منہ مبارک لگا کر پانی پیا۔ آپؓ اٹھیں اور مشکیزے کا سرکاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا کہ رحمت دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ اِس سے مس ہوئے ہیں۔

(تذکار صحابیاتؓ، صفحہ 439)

پھر مدینۃ النبیؐ میں وہ دن بھی آیا جس دن مدینہ کا سورج زرد پڑ گیا۔ ہاں وہ آفتاب ماہتاب جس سے مدینہ کے دن رات روشن

تھے، ڈھل گیا۔ وہ سب سے پیارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس کی جدائی کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے وہ انہیں داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان کے دیدوں کا نور جاتا رہا -ان کی بینائی زائل ہوگئی۔ ان کی دنیا اندھیر ہوگئی جہاں صحابہؓ مارے غم کے دیوانے ہوگئے وہاں صحابیاتؓ کی آنکھوں کا نور جاتا رہا کیونکہ ان کا شفیق باپ، ان کا محسن آقاؐ، ان کا غم گسار جو بیواؤں کا سہارا، یتیموں کی پناہ، اور ان کے سروں کا سائبان تھا، جاتا رہا تھا۔ ہر آنکھ اشکبار تھی تو ہر دلِ غم سے گلے تک آ گیا تھا۔ اس گہرے صدمے اور دکھ والم سے ازواج مطہراتؓ بھی بے حد مغموم تھیں۔ کیونکہ آپؐ کی جدائی دنیا کا سب سے بڑا المناک سانحہ تھا۔ آپؐ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ پر بھی غم واندوہ کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ انہیں کسی پہلو قرار نہ آتا تھا۔ وہ خادم رسول حضرت انسؓ سے کہتیں اے انسؓ! تمہارے دلوں نے کیسے گوارا کر لیا کہ تم اپنے ہاتھوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

اس غم کے جذبات کی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں بیان فرماتے ہیں۔

یَبْکُوْنَ مِنْ ذِکْرِ الْجَمَالِ صَبَابَۃً
وَتَسِیْلُ مِنْہُنَّ لَوْعَۃِ الْہِجْرَانِ

(القصائد الاحمدیہ، صفحہ 4)

وہ تیرے حسن کی یاد میں بوجہ عشق کے بھی روتے ہیں اور جدائی کی جلن کے دکھ اٹھانے سے بھی۔

حضرت اُمِّ ایمنؓ

حضرت ام ایمنؓ جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم امی بعد امی کہا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے 'ھٰذِہٖ بَقِیَّۃُ اَھْلِ بَیْتِی'

حضرت اُمِّ ایمنؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے سخت صدمہ پہنچا۔ غم سے نڈھال ہوگئیں۔ ان کا رونا نہ تھمتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کو تسلی دینے کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا کے پاس بہتر چیز موجود ہے۔ حضرت اُمِّ ایمنؓ نے جواب دیا کہ یہ تو مجھے معلوم ہے روتی اس لئے ہوں کہ اس وحی الٰہی کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ پر بھی رقت طاری ہوگئی اور وہ رونے لگے۔ (روایت صحیح مسلم۔ طبقات ابن سعد)

حضرت صفیہ بنت عبد المطلبؓ

حضورؐ کی پھوپھی (عمۃ النبیؐ) حضرت صفیہ بنت عبد المطلب، وہ جلیل القدر صحابیہ تھیں۔ بچپن میں جنہوں نے حضور ﷺ کے گھر میں پرورش پائی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پھوپھی بے حد بہادر، صابر اور شاکر خاتون تھیں۔ اور حضور ﷺ سے بے حد محبت کرتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی سے ان پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ آپؓ نے اپنے درد کا اظہار ان اشعار میں کیا جن کا ترجمہ یوں ہے۔

یارسولؐ اللہ! آپؐ ہماری امید تھے۔ آپؐ ہمارے محسن تھے ظالم نہ تھے۔ آپؐ رحیم تھے۔ ہدایت کرنے والے اور تعلیم دینے والے تھے۔ آج ہر رونے والے کو آپؐ پر رونا چاہئے۔ رسولؐ اللہ پر میری ماں، خالہ، چچا اور ماموں قربان ہوں، پھر میں خود اور میرا مال بھی۔ کاش اللہ ہمارے آقاؐ کو ہمارے درمیان رکھتا تو ہم کیسے خوش قسمت تھے۔ لیکن حکم الٰہی اٹل ہے۔ آپؐ پر اللہ کا سلام ہو اور آپؐ جنات عدن میں داخل ہوں۔

(تذکار صحابیاتؓ، صفحہ 171-172)

حضرت حسانؓ کا درد میں ڈوبا ہوا یہ شعر صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی آوازیں بن گیا۔

کُنْتَ سَوَادُ لِنَاظِرُ
فَعَمِّیَ عَلَیْکَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدِکَ فَلْیَمُتْ
فَعَلَیْکَ کُنْتَ اُحَاذِرُ

ترجمہ: تو تو میری آنکھوں کی پتلی تھا۔ آج تیرے مرنے سے میری آنکھیں اندھی ہوگئیں ہیں۔ اب تیرے مرنے کے بعد کوئی مرے میں تو تیری موت ہی سے ڈرا کرتا تھا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت حسانؓ نابینا تھے۔ جو فرما رہے ہیں کہ تیرے مرنے سے میری آنکھیں اندھی ہوگئی ہیں۔

صحابیاتؓ اپنے محبوب آقاؐ کی کامل اقتدا میں شجرہ طیبہ بن گئی تھیں۔ صحابیات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایمان کے درخت کو اعمال صالحہ کے پانی سے پروان چڑھایا۔ انہوں نے دین کی اشاعت، اسلام کی سربلندی، قرآن مجید کی عظمت کے لئے اور سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و محبت میں فدائیت اور محبوبیت کی ایسی لازوال قربانیاں پیش کی ہیں کہ ملائکہ ان کے لئے تحسین کی صدائیں بلند کرتے ہیں۔ وہ ستاروں کی طرح آج بھی روشنی اور ہدایت کا رستہ دکھا رہی ہیں۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاشانہ تربیت میں رہ کر آپؐ سے فیض حاصل کر کے امت مسلمہ کے لئے وہ روشن چراغ بن چکی ہیں۔ جن کی روشنی سے آئندہ آنے والی نسلیں قیامت تک اپنا تزکیہ کرتی رہیں گی۔ اور یہ روحانی انقلاب جو ان صحابیاتؓ کے اندر برپا ہوا تھا وہ اک کرشمہ تھا۔ اس فخر دو جہاں انسان کامل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا جس نے ان کا سچا تعلق، اللہ رب العالمین سے قائم کر دیا تھا۔ انہوں نے تو اس پاک وجود سے حظ اٹھایا۔

اور اس صادق وامین کا چہرہ دیکھا تھا جس کے پاک چہرے پر الٰہی نور کی بارش ہوتی تھی۔ وہ جان گئی تھیں کہ:

وَجْہُ الْمَہَیْمِنِ ظَاہِرٌ فِیْ وَجْہِہٖ
وَشُئُوْنُہٗ لَمَعَتْ بِہٰذَا الشَّانِ

(القصائد الاحمدیہ، صفحہ 8)

آپؐ کے چہرے میں خدا کا چہرہ نمایاں ہے۔ اور خدا کی صفات آپؐ کی اس شان سے جلوہ گر ہوگئیں۔

پس ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس عظیم شان کا نبی ہے۔ جس کے فیض کا دامن ہر قسم کے روحانی انعامات سے پُر ہے۔ اس کی کامل اتباع، اس کی راہوں کی پیروی، آج بھی صالحیت، شہادت، صدیقیت اور نبوت کے کمالات سے آراستہ کر سکتی ہے۔ کتنا جانفزا ہے یہ پیغام اور قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ جو خاکسار نے ابتدا میں تلاوت کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

کہ اے محمدؐ! تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ اگر تم خدا کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر خدا کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو، تو آؤ۔ میری پیروی کرو۔ خدا بھی تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (سورۃ آل عمران 32:3)

پس میری عزیزو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیضان آج بھی جاری وساری ہے۔ بلکہ آپؐ کے فیضان کا دامن تمام زمانوں پر پھیلا ہوا ہے۔ اور ہر برکت اور روحانی نعمت آپؐ کی پیروی میں ہی مل سکتی ہے۔

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''دنیا میں صرف دو زندگیاں قابل تعریف ہیں۔ ایک وہ زندگی جو خود خدائے حیی وقیوم کی مبداء فیض کی زندگی ہے۔ دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو۔ سو آؤ! ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ جس پر ایک زمانے میں آسمان گواہی دیتا رہا۔ اور اب بھی دیتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ جس میں فیاضانہ زندگی نہیں وہ مردہ ہے، نہ زندہ۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 10-11)

(باقی صفحہ 38)

علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا

مکرم عبدالنور عابد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کے متعلق جن بشارات اور پیشگوئیوں سے نوازا گیا۔ ان پیشگوئیوں کا ایک حصہ یہ ہے کہ ''وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔'' پیشگوئی مصلح موعود کے تمام الفاظ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحات 100 سے 102 تک میں درج ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جب کسی سے اپنے دین کا کام لینا ہوتا ہے تو اسے غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر معمولی ذہن فطین عطا کیا گیا تھا۔ گو کہ حضورؓ بچپن ہی سے اکثر بیمار رہا کرتے تھے۔ ایک آنکھ سے دیکھائی بھی قدرے کم دیتا تھا مگر جس سرعت اور رفتار سے آپؓ نے اسلام کی خدمت کی ہے اس کی نظیر ہمیں نہیں ملتی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی صحت کی خرابی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''میری صحت بچپن ہی سے کمزور تھی اور میں اکثر بیمار رہتا تھا جس کی وجہ سے میں پڑھائی میں سخت کمزور تھا۔ میری آنکھوں میں ککرے تھے اور گلے میں سوزش رہتی تھی، اس لئے نہ تو میں پڑھ سکتا تھا اور نہ اچھی طرح دیکھ سکتا تھا۔ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولوی نورالدین صاحبؓ جو بھیرہ کے رہنے والے تھے انہوں نے مجھے بلا کر کہا کہ میاں ! تم مجھ سے قرآن کریم پڑھا کرو۔ تمہیں نہ دیکھنے کی تکلیف ہوگی اور نہ پڑھنے کی تکلیف ہوگی، میں خود ہی بولا کروں گا اور میں ہی کتاب دیکھا کروں گا۔ چنانچہ میں نے آپؓ سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ میں قرآن کریم کھول کر سامنے رکھ لیتا اور مولوی صاحبؓ پڑھتے بھی جاتے اور ترجمہ بھی کرتے جاتے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا یہ میری ذہانت کا نتیجہ تھا یا ان کے اخلاص اور محنت کا کہ چودہ پندرہ سال کی عمر میں چھ ماہ کے اندر اندر تھوڑا تھوڑا وقت پڑھنے کے بعد قرآن کریم کا ترجمہ ختم ہو گیا۔

پھر جب میری عمر بیس بائیس سال کی ہوئی تو آپؓ نے مجھے بلایا اور فرمایا میاں ! تم مجھ سے بخاری بھی پڑھ لو۔ چنانچہ میں نے بخاری شریف پڑھنی شروع کر دی۔ گلے کی سوزش کی وجہ سے مجھ سے پڑھا نہیں جاتا تھا اور آنکھوں میں ککروں کی وجہ سے میں کتاب کو دیکھ نہیں سکتا تھا آپؓ خود ہی بخاری کا ایک پارہ اپنے سامنے رکھ لیتے اور روزانہ نصف پارہ مجھے پڑھا دیا کرتے۔ آپؓ خود ہی پڑھتے جاتے تھے اور خود ہی ترجمہ کرتے جاتے تھے۔ اس طرح دو اڑھائی ماہ میں چھٹیاں وغیرہ نکال کر میں نے بخاری کا ترجمہ ختم کر لیا۔''

(انوار العلوم۔ جلد 22، صفحہ 77-78)

یہ عنوان اپنی ذات میں ایک ضخیم کتاب چاہتا ہے۔ اس عنوان کے مختلف پہلوؤں پر بات کی جاسکتی ہے تاہم زیرِ غور مضمون میں صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرآن کریم کی خدمت، اس سے والہانہ محبت اور اللہ تعالیٰ کا آپ کو قرآن کریم کے علوم و معارف سکھانے سے متعلق چند باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھی۔ خدا تعالیٰ آپؓ کا خود معلم تھا۔ اگرچہ آپؓ کو بچپن ہی سے مختلف عارضے لاحق تھے مگر جس طرح آپؓ نے قرآن کی بے لوث خدمت کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور خدا تعالیٰ کی ہی ذات تھی جس نے آپؓ کو تمام قرآنی علوم سکھائے جنہیں آپؓ نے دنیا کے سامنے پیش کیا اور آج بھی دنیا ان تفسیری نکات سے فائدہ اٹھانے پر مجبور ہے۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں کہ:

''میں چھوٹا ہی تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ ... فرشتہ نے مجھے سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھانی شروع کی۔ ... جب وہ ختم کر چکا تو میری آنکھ کھل گئی اور جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ اس تفسیر کی ایک دو باتیں مجھے یاد تھیں۔ لیکن معاً بعد میں سو گیا اور جب اٹھا تو کوئی حصہ بھی یاد نہ تھا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مجھے ایک مجلس میں اس سورۃ پر کچھ بولنا پڑا اور میں نے دیکھا کہ اس کے نئے نئے مطالب میرے ذہن میں نازل ہو رہے ہیں اور میں سمجھ گیا کہ فرشتہ کے تفسیر سکھانے کا یہی مطلب تھا۔ چنانچہ اس وقت سے لے کر آج تک ہمیشہ اس سورۃ کے نئے نئے مطالب مجھے سکھائے جاتے ہیں۔''

(تفسیر کبیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ جلد اول، صفحہ 6)

ایک اور موقع پر آپؓ فرماتے ہیں کہ:

''قرآن کریم کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں مضامین ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے القاء اور الہام کے طور پر مجھے سمجھائے ہیں اور میں اس بارہ میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا جس قدر بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ اس نے کئی ایسی آیات جو مجھ پر واضح نہیں تھیں ان کے معانی بطور وحی یا القاء میرے دل پر نازل کئے اور اس طرح اپنے خاص علوم سے اس نے مجھے بہرہ ور کیا۔ مثال کے طور پر سورۃ بقرہ کی تفسیر کو پیش کرتا ہوں۔ میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا کہ یک دم مجھے القاء ہوا کہ فلاں آیت اس کی کنجی ہے اور جب میں نے غور کیا تو اس کی تمام ترتیب مجھ پر روشن ہو گئی۔ اس طرح سورۃ فاتحہ کے مضامین مجھے القاء اور الہاماً اللہ تعالیٰ کی طرف سے رویاء میں بتائے گئے تھے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے میرا سینہ سورہ فاتحہ کے حقائق سے لبریز فرمایا۔ قرآن کریم کی ترتیبیں بیسیوں آیات کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور القاء مجھے سمجھائی گئی ہیں۔''

(تفسیر کبیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ جلد ہشتم، صفحہ 483)

تفسیر کبیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ مایہ ناز قرآنی تفسیر ہے جو رہتی دنیا تک آپؓ کو خراج تحسین دیتی رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 4 ستمبر 1906ء کے ایک کشف کے بارہ میں فرمایا ایک چوغہ زریں جس پر سنہری کام کیا ہوا ہے مجھے غیب سے دیا گیا ہے۔ پھر دیکھا۔ وہ چوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا جس کو تفسیر کبیر کہتے ہیں اس کشف کی تعبیر کرتے ہوئے۔

''آپؑ فرماتے ہیں تفسیر کبیر جو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ ہمارے لئے موجبِ عزت اور زینت ہوگی۔ واللہ اعلم۔'' (تذکرہ، صفحہ 567)

حتمی طور پر اگر یہ نہ بھی کہا جاسکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشف میں جو تفسیر کبیر دیکھی وہ یہی تھی جو بعد میں حضرت

مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمائی لیکن اس امر میں کوئی شک اور شبہ نہیں کہ آپؓ کی یہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کے لئے بے حساب موجب عزت اور زینت ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر کے متعلق زیر عنوان دیباچہ بھی تحریر فرمایا جس کے صفحہ ج پر آپ تحریر فرماتے ہیں۔ اسی نے اپنے فضل سے مجھے قرآن کریم کی سمجھ اور اس کے بہت سے علوم مجھ پر کھولے اور کھولتا رہتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خرابیٔ صحت کے بارہ میں پہلے ذکر کیا جا چکا ہے مگر اس خرابیٔ صحت کے باوجود آپؓ نے غیر معمولی محنت سے قرآن کریم کی تفسیر کا کام کیا۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں۔

''اس کام کی وجہ سے دو ماہ سے انتہائی بوجھ مجھ پر اور ایک ماہ سے میرے ساتھ کام کرنے والوں پر پڑا ہے۔ یہ بوجھ عام انسانی طاقت سے بڑھا ہوا ہے اور زیادہ دیر تک برداشت کرنا مشکل ہے جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور تصرف نہ ہو۔''

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 21، صفحہ 474)

آپؓ کی اہلیہ حضرت سیدہ امِ متین صاحبہ نے اس بارہ میں یہ گواہی دی کہ: جن دنوں میں تفسیر کبیر لکھی نہ آرام کا خیال رہتا تھا، نہ سونے کا نہ کھانے کا۔ بس ایک دھن تھی کہ کام ختم ہو جائے۔ رات عشاء کی نماز کے بعد لکھنے بیٹھتے تو کئی دفعہ ایسا ہوا کہ صبح کی اذان ہو گئی۔

(تاریخ احمدیت۔ جلد 8، صفحہ 130)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن کریم سے بے حد محبت تھی اور اس کی وجہ شاید یہی تھی کہ خدا تعالیٰ ہی آپؓ کو قرآنی علوم سکھانے والا تھا۔ چنانچہ آپؓ مذاہب عالم کو چیلنج کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''قرآن کریم کو وہ عظمت حاصل ہے جو دنیا کی کسی کتاب کو حاصل نہیں اور اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ اس کی مذہبی کتاب بھی اسی فضیلت کی حامل ہے تو میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئے۔ اگر کوئی توریت کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے۔ اگر کوئی انجیل کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اور قرآن کریم کا کوئی ایسا استعارہ میرے سامنے رکھ دے جس کو میں بھی استعارہ سمجھوں۔ پھر میں اس کا حل قرآن کریم ہی سے پیش نہ کر دوں تو وہ بے شک مجھے اس دعویٰ میں جھوٹا سمجھے لیکن اگر پیش کر دوں تو اسے ماننا پڑے گا کہ واقعہ میں قرآن کریم کے سوا دنیا کی اور کوئی کتاب اس خصوصیت کی حامل نہیں۔ (انوار العلوم۔ جلد 14، فضائل القرآن نمبر 6)

مارچ 1944ء میں آپؓ نے دنیا کو للکارا اور چیلنج دیا کہ:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتہ کے ذریعہ مجھے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا ہے اور میرے اندر اس نے ایسا ملکہ پیدا کر دیا ہے کہ جس طرح کسی کو خزانہ کی کنجی مل جاتی ہے اسی طرح مجھے قرآن کریم کے علوم کی کنجی مل چکی ہے۔ دنیا کا کوئی عالم نہیں جو میرے سامنے آئے اور میں قرآن کریم کی افضلیت اس پر ظاہر نہ کر سکوں۔ یہ لاہور شہر ہے یہاں یونیورسٹی موجود ہے۔ کئی کالج یہاں کھلے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے علوم کے ماہر اس جگہ پائے جاتے ہیں۔ میں ان سب سے کہتا ہوں دنیا کے کسی علم کا ماہر میرے سامنے آ جائے۔ دنیا کا کوئی سائنسدان میرے سامنے آ جائے اور وہ اپنے علوم کے ذریعہ قرآن کریم پر حملہ کر کے دیکھ لے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ایسا جواب دے سکتا ہوں کہ دنیا تسلیم کرے گی کہ اس کے اعتراض کا رد ہو گیا اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں خدا کے کلام سے ہی جواب دوں گا اور قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ سے ہی اس کے اعتراضات کو رد کر کے دکھا دوں گا۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 14 فروری 2014ء)

پھر فرمایا:

''ایسا انسان جس کی صحت کبھی ایک دن بھی اچھی نہیں ہوئی۔ اس انسان کو خدا نے زندہ رکھا اور اس لئے زندہ رکھا کہ اس کے ذریعہ اپنی پیشگوئیوں کو پورا کرے اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت لوگوں کے سامنے مہیا کرے۔ پھر میں وہ شخص تھا جسے علوم ظاہری میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا۔ مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آ سکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور وہ چشمۂ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پہ سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔''

(انوار العلوم۔ جلد 17، الموعود۔ صفحہ 613-614)

آپؓ قرآنی مضامین کے منکشف ہونے کے بارہ میں مزید لکھتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ کی صفت علیم جس شان اور جس جاہ و جلال کے ساتھ میرے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئی۔ اس کی مثال مجھے خلفاء کے زمرہ میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ میں وہ تھا جس کو کل کا بچہ کہا جاتا تھا، میں وہ تھا جسے احمق اور نادان قرار دیا جاتا تھا۔ مگر عہدۂ خلافت سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک امت مسلمہ اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔ وہ کون سا اسلامی مسئلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ نہیں کھولا۔ مسئلہ نبوت، مسئلہ کفر، مسئلہ خلافت، مسئلہ تقدیر، قرآنی ضروری امور کا انکشاف، اسلامی اقتصادیات، اسلامی سیاسیات اور اسلامی معاشرت وغیرہ پر تیرہ سو سال سے کوئی وسیع مضمون موجود نہیں تھا، مجھے خدا نے اس خدمتِ دین کی توفیق دی اور اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ہی ان مضامین کے متعلق قرآن کے معارف کھولے جن کو آج دوست دشمن سب نقل کر رہے ہیں۔ مجھے کوئی لاکھ گالیاں دے۔ مجھے لاکھ برا بھلا کہے۔ جو شخص اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے لگے گا اسے میرا خوشہ چین ہونا پڑے گا اور وہ میرے احسان سے کبھی باہر نہیں جا سکے گا، چاہے کوئی پیغامی ہو یا مصری۔ ان کی اولادیں جب بھی دین کی خدمت کا کام کریں گی وہ اس بات پر مجبور ہوں گی کہ میری کتابوں کو پڑھیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں بلکہ میں بغیر فخر کے کہہ سکتا ہوں کہ اس بارہ میں سب خلفاء سے زیادہ مواد میرے ذریعہ سے جمع ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ پس مجھے یہ لوگ خواہ کچھ کہیں خواہ کتنی بھی گالیاں دیں ان کے دامن میں اگر قرآن کے علوم پڑیں گے تو میرے ذریعہ ہی اور دنیا ان کو یہ کہنے پر مجبور ہو گی کہ اے نادانو! تمہاری جھولی میں جو کچھ بھرا ہے وہ تم نے اسی سے لیا ہے پھر اس کی مخالفت تم کس منہ سے کر رہے ہو۔''

(خلافت راشدہ۔ صفحہ 146-147)

ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

اٹھتا رہے ترقی کی جانب قدم ہمیش
ٹوٹے کبھی تمہاری نہ ہمت خدا کرے

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

(کلام محمودؓ)

بارھویں قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

ٹورانٹو سے روانگی اور سسکاٹون میں ورود مسعود، سسکاٹون ائرپورٹ پر حکومتی سرکردہ افراد کی طرف سے استقبال

BBC, Ckom News نیوز ٹیلی ویژن اور اخبار Star Phoenix کے نمائندگان کو الگ الگ انٹرویوز، میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس

ریجائنا میں ورود مسعود، خطبہ جمعہ سے مسجد محمود ریجائنا کا افتتاح، پریس کانفرنس، گلوبل ٹی وی اور سی ٹی وی کے صحافیوں کے ساتھ انٹرویوز، سسکاٹون کے وزیر اعلیٰ، میئر، پولیس چیف کے خطابات مسجد محمود ریجائنا کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور کا ایمان افروز خطاب

مکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب و کامران، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُور رس نتائج کا حامل رہا۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہونا تھا۔ تیسرے ملک شام سے دو صد کے قریب احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہرؔ صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپردِ قلم فرمائی جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار مسلسل چھپ چکی ہے۔ اور افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی قسط وار ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔ (ایڈیٹر)

31/اکتوبر 2016ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ٹورانٹو سے روانگی اور سسکاٹون میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق ٹورانٹو سے سسکاٹون کے لئے روانگی تھی۔ پیس ویلج اور اردگرد کی جماعتوں کے احباب مرد وخواتین اور بچے بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے نمازوں کی ادائیگی کے بعد سے ہی بشیر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو پر جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ ساری بستی اُمڈ آئی ہے۔ اس قدر ہجوم تھا کہ پاؤں رکھنے کو جگہ نہیں ملتی تھی۔ بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی، مرد بھی اور خواتین بھی سبھی کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ ان کے اداس اور غمزدہ چہرے ان کے دلی جذبات کی عکاسی کررہے تھے۔ اب وہ گھڑی آپہنچی تھی اور وہ لمحات ان کے سامنے تھے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کی بستی سے رخصت ہونے والے تھے۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوگئے۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے اور السلام علیکم حضور! کی صدائیں ہر طرف سے آنے لگیں۔ بچے بچیاں الوداعی گیت گا رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے چوہدری اعجاز احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے ایک بیٹے اعزاز احمد خان صاحب کینیڈا میں مربی سلسلہ ہیں اور دوسرے بیٹے آصف احمد خان صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں درجہ خامسہ کے طالب علم ہیں۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں گھر آنے کی درخواست کی تھی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بشیر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو پر کھڑے اپنے عشاق کے پاس تشریف لے گئے، یہ لوگ راستہ کے دونوں جانب ہزارہا کی تعداد میں کھڑے تھے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے درمیان چلتے ہوئے آخر تک گئے اور مسلسل اپنا ہاتھ بلند کرکے ان کے سلام اور نعروں کا جواب دیتے، لوگ مسلسل رو رہے تھے۔ ہر ایک کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ پھر اسی راستہ پر حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تک تشریف لائے جہاں قافلہ کی گاڑیاں تیار کھڑی تھیں۔ حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ پولیس کے بارہ موٹر سائیکلز کے Escort میں ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

حضور انور کی گاڑی انتہائی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ حضور انور نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرلیا اور اپنے عشاق کو مسلسل ہاتھ ہلا کر ان کے عشق ومحبت اور فدائیت کے اظہار کا جواب دیئے، ایک ناقابل بیان منظر تھا۔ اسی منظر میں گاڑی پیس ویلج کی سڑکوں اور گلیوں میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی پیس ویلج سے باہر آئی اور ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔ قریباً اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ایئرپورٹ پر تشریف لے آئے اور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ مقامی انتظامیہ نے دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی لاؤنج میں کیا ہوا تھا۔

پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک پروٹوکول انتظام کے تحت جہاز پر سوار ہونے کے لئے لاؤنج سے روانہ ہوئے۔ پروٹوکول آفیسر جہاز کے دروازہ تک حضور انور کے ساتھ آئی۔

ایئر کینیڈا کی پرواز AC1129 چار بج کر بیس منٹ پر ٹورانٹو سے سسکاٹون کے لئے روانہ ہوئی۔

ٹورانٹو سے سسکاٹون تک کے اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ

تعالیٰ کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ 14 احباب کو سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جن میں امیر صاحب کینیڈا مع اہلیہ، ایک نائب امیر صاحب، جنرل سیکرٹری صاحب، موجودہ اور سابقہ صدر خدام الاحمدیہ، نائب صدر خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ، بشیر احمد ناصر صاحب فوٹو گرافر، سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ، سید عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور ملک طارق ہارون صاحب واقفِ زندگی امریکہ (ممبر سٹاف ریویو آف ریلیجنز) اور ڈاکٹر تنویر احمد صاحب (امریکہ) جو قافلہ کے ساتھ اس سارے سفر میں ڈیوٹی پر ہیں شامل تھے۔

ایئر کینیڈا کی پرواز AC1129 قریباً تین گھنٹے بیس منٹ کے سفر کے بعد سسکاٹون کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بج کر چالیس منٹ پر سسکاٹون کے ایئرپورٹ پر پہنچی۔ (سسکاٹون کا وقت ٹورانٹو سے قریباً دو گھنٹے پیچھے ہے)۔

سسکاٹون ائرپورٹ پر حکومتی سرکردہ افراد کی طرف سے استقبال

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو ملک عبدالباری صاحب نائب امیر کینیڈا، سید تنویر احمد شاہ صاحب ریجنل امیر سسکاٹون آصف خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس موقع پر صوبہ ساسکاچوان کے دارالحکومت ریجائنا سے درج ذیل حکومتی سرکردہ افراد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے بذریعہ جہاز سفر کر کے سسکاٹون پہنچے تھے۔

☆ آنریبل Don Morgan ڈپٹی وزیر اعلیٰ صوبہ ساسکاچوان موصوف تعلیم اور لیبر (Labour) کے منسٹر بھی ہیں۔

☆ آنریبل Gordon Wyant اٹارنی جنرل، منسٹر آف جسٹس

☆ David Buckingham ممبر آف صوبائی پارلیمنٹ

☆ Eric Olauson ممبر آف صوبائی پارلیمنٹ

☆ محمد فیاض صاحب ممبر آف صوبائی پارلیمنٹ (موصوف اللہ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں)

ان سب مہمانوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

ان سب حکومتی افراد کو صوبہ Saskatchewan ساسکاچوان کے وزیر اعلیٰ Hon. Brad Wall نے ایک سپیشل جہاز کے ذریعہ ریجائنا (Regina) سے سسکاٹون بھجوایا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاؤنج میں تشریف لے آئے اور ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔

مساجد کے افتتاح کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ریجائنا اور لائیڈ منسٹر (Lloyd Minister) میں مساجد کے افتتاح میں یہاں سسکاٹون میں مسجد زیر تعمیر ہے۔ ابھی مکمل نہیں ہوئی۔

ریجائنا میں باقاعدہ مسجد کی تعمیر ہوئی ہے جب کہ لائیڈ منسٹر میں ایک عمارت کو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے۔ حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ان دونوں جگہوں پر ہماری کمیونٹی زیادہ بڑی نہیں ہے جب کہ یہاں سسکاٹون میں جماعت کی تعداد ہزار، بارہ سو سے اوپر ہے۔

کچھ وقت کے لئے حضور انور یہاں تشریف فرما رہے، آخر پر ان حکومتی افراد نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

چھ بج کر پانچ منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو ایک پولیس آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور عرض کیا کہ پولیس کا Escort آپ کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ یہاں سے قافلہ پولیس کے Escort میں روانہ ہوا۔ پولیس کی تین گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا اور ہر طرف سے راستہ کلیئر کیا۔ قریباً پندرہ منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Marriott میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں صدر جماعت سسکاٹون فہیم چوہدری اور بعض جماعتی عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

مقامی جماعت نے نمازوں کی ادائیگی اور دوسرے مختلف جماعتی پروگراموں کے لئے ہوٹل سے دس منٹ کی مسافت پر Prairieland Park میں ایک وسیع و عریض ہال حاصل کیا ہوا تھا اور اس دورہ کے دوران اسے بطور سنٹر استعمال کیا اور اس کے اندر ہی مختلف حصے کر کے، مختلف پروگراموں کے انعقاد کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق سات بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں اس سنٹر کے لئے روانگی ہوئی۔

سات بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس سنٹر میں تشریف آوری ہوئی۔ سنٹر کے عین دروازہ پر صدر جماعت فہیم چوہدری صاحب اور مبلغ سلسلہ سسکاٹون خالد منہاس صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اندر تشریف لے گئے جہاں مقامی جماعت نے نعرے بلند کرتے ہوئے بڑے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا بچوں اور بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی دعائیہ گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اس کے بعد کچھ دیر کے لئے خواتین کے ہال میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔

سسکاٹون صوبہ ساسکاچوان کا ایک بڑا شہر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس صوبہ کا یہ دوسرا دورہ ہے۔ سال 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 20 جون کو سسکاٹون تشریف لائے تھے اور یہاں دو روز قیام فرمایا تھا۔ اس وقت یہاں جماعت کی تعداد بہت محدود تھی۔ جماعت نے یہاں 1996ء میں ایک عمارت بطور مشن ہاؤس خریدی تھی۔ اس میں ایک ہال نما کمرہ مردوں کے لئے اور دوسرا خواتین کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ لائبریری اور دفتر کی سہولت ہے۔ سال 2005ء کے سفر میں اسی مشن ہاؤس میں نمازوں کی ادائیگی اور دیگر پروگرام ہوئے تھے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد ہزار سے آگے بڑھ چکی ہے۔ اس لئے نمازوں کی ادائیگی اور دوسرے پروگراموں کے انعقاد کے لئے ایک وسیع و عریض ہال بطور سنٹر عارضی طور پر حاصل کیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ سسکاٹون نے اپنی مسجد اور سنٹر کی تعمیر کے لئے 16 ایکڑ کا ایک قطعہ زمین 1988ء میں خریدا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے سال 2005ء کے سفر کے دوران اس کا معائنہ فرمایا تھا اور دعا کروائی تھی اور مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے نقشہ جات بھی ملاحظہ فرمائے تھے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک بڑی خوبصورت وسیع و عریض مسجد اور جماعتی سنٹر اور مشن ہاؤس تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اور انشاء اللہ العزیز سال 2017ء میں اس مسجد اور پورے کمپلیکس کی تعمیر مکمل ہو جائے گی اور کینیڈا کی سرزمین پر ٹورانٹو، کیلگری اور ونیکوور کے بعد یہ چوتھی بہت بڑی وسیع و عریض مسجد

اور جماعتی سنٹر، مشن ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، دفاتر، لائبریری اور ملٹی پرپز ہال پر مشتمل ایک بڑا کمپلیکس ہوگا۔

یکم نومبر 2016ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروگرام کے مطابق صبح سات بجے Prairieland Park سنٹر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ سسکاٹون میں سورج ان دنوں آٹھ بجے کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔

ہوٹل سے نماز فجر کے لئے جاتے ہوئے اور پھر واپس آتے ہوئے پولیس نے Escort کیا اور پولیس کی تین گاڑیاں قافلہ کے ساتھ رہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Prairieland سنٹر میں تشریف لے آئے۔ جہاں حضور انور کی آمد سے قبل ہی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹ انٹرویوز اور پریس کانفرنس کے انعقاد کے لئے موجود تھے۔

Ckom News کے نمائندہ کو انٹرویو

سب سے پہلے جرنلسٹ John Gormeley نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ موصوف CKOM News کے نمائندہ ہیں جو کہ سسکاٹون میں خبروں اور معلومات کا سب سے زیادہ مقبول سٹیشن ہے۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ ہمیں خلیفۃ المسیح کی صوبہ ساسکاچوان آمد پر بے حد خوشی ہوئی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کا شکریہ ادا کیا۔

☆ اس کے بعد جرنلسٹ نے سوال کیا کہ احمدی احباب تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور تقریباً 50 ہزار یہاں کینیڈا میں مقیم ہیں۔ آپ کی کمیونٹی کا کینیڈا سے کیا تعلق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی احباب جو یہاں آباد ہیں وہ یہاں کے شہری ہیں۔ اس ملک کے لئے ان کے ویسے ہی جذبات ہیں جو کسی بھی محبّ وطن کے اپنے ملک کے لئے ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی روشنی میں وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس جو احمدی یہاں آباد ہیں ان کا وطن سے محبت کرنا ضروری ہے۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ نے مختلف مواقع پر اپنے لوگوں کو معاشرے کا حصہ بننے اور محبت اور ہم آہنگی بڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ اپنے پیروکاروں کو یہ تلقین کیوں کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت دنیا میں عوام الناس پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ ہر جگہ ناانصافی اور بددیانتی نظر آرہی ہے۔ اسلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ محبت کو پھیلایا جائے اور محبت کے پیغام کو فروغ دیا جائے۔ ہم بھی اسی پیغام کو فروغ دیتے ہیں اور خود بھی پرامن زندگی گزارتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے اکثر اس بات کا ذکر کیا ہے کہ مسلمان ممالک میں بہت بدامنی ہے، آپ کا اس سے کیا مطلب ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمان اسلام کی اصل تعلیمات سے دور ہو چکے ہیں۔ اس وجہ سے مسلمان ممالک میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اگر یہ اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کر رہے ہوتے تو ان کے اعمال ایسے نہ ہوتے جن کی وجہ سے ہر طرف بدامنی ہے۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا انتہا پسندی کی روک تھام کے لئے مذہبی راہنماؤں کا بھی کوئی کردار ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل ان کا کردار ہے۔ اسی وجہ سے مَیں یہ پیغام تمام دنیا میں پھیلا رہا ہوں۔ بحیثیت مذہبی راہنما نہ صرف میرا یہ فرض ہے کہ میں یہ پیغام پھیلاؤں بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ کی سوچ کو اس طرح تیار کیا جائے کہ وہ انتہا پسندی سے بچتے رہیں۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ جماعت احمدیہ کو اسلامی ممالک میں شدت پسندی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ کے اس بارہ میں کیا تأثرات ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بات تو مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ مسلمان اور خاص طور پر علماء اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل نہیں کر رہے۔ اسی وجہ سے انہیں یہ معلوم نہیں کہ کس طرح آپس میں مل جل کر رہنا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کی حالت بگڑے گی تو ان کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ ایک شخص بھیجے گا جو اسلام کی اصل تعلیمات کا احیائے نو کرے گا۔ اور ہمارا یہ یقین ہے کہ وہ شخص آچکا ہے جب کہ باقی مسلمان ابھی اس شخص کے ظہور کے منتظر ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس شخص کا مقام نبی کا ہے اور اس کے برعکس مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ ایسا نبی آسکتا ہے جو غیر تشریعی ہو اور کوئی نیا قانون نہ لائے۔ تو یہ بنیادی فرق ہے احمدی مسلمان اور غیر احمدی مسلمانوں میں اور اسی وجہ سے وہ ہماری مخالفت کرتے ہیں اور جہاں بھی ان کو طاقت حاصل ہوتی ہے ہمیں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بعض ملکوں میں جیسے پاکستان میں ہمارے خلاف قوانین بنائے جاتے ہیں اور اس طرح ہمیں تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔ باقی مسلمان ممالک میں ہمیں تکالیف تو دی جاتی ہیں لیکن ہمارے خلاف کوئی قانون نہیں ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم جو غیر مسلم ممالک ہیں احمدیوں کی مدد کس طرح کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ انسانی حقوق کے قائم کرنے والے ہیں تو انسانی حقوق کے قیام کے لئے آپ کو کچھ تو کرنا چاہئے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم احمدی کمیونٹی میں دیکھتے ہیں کہ ایک مرکزی قیادت خلافت کی شکل میں موجود ہے جبکہ دوسرے بڑے مسلمان فرقوں میں یہ مرکزیت نہیں ہے۔ کیا اس وجہ سے دین کو سمجھنے میں فرق آتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کی اکثریت اسلام کی صحیح تعلیمات کو پس پشت ڈال دے گی تو اس وقت ایک ہدایت دینے والا آئے گا اور اس کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اور جو خلیفہ ہوگا وہ بانیٔ جماعت کا نمائندہ ہوگا اور آپؑ کے مشن کو آگے بڑھانے والا ہوگا۔ پیشگوئی میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ وہ آنے والا شخص ایک جماعت قائم کرے گا اور جو لوگ اس جماعت میں شامل ہوں گے وہی حقیقی مسلمان ہوں گے۔ اس لئے ایک مرکزی قیادت کا ہونا ضروری ہے اس کے بغیر کام نہیں ہوسکتا۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے ہمارے لئے وقت نکالا۔ آپ کی جماعت کا قول ہے کہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'۔ ہم کس طرح کینیڈین لوگوں کو اس پیغام کی طرف لاسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں کوئی بھی ایسا شخص اس پیغام کو جھٹلا نہیں سکتا۔

انٹرویو کے آخر پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ کا بہت شکریہ۔ آپ کے ساتھ وقت گزارنا ہمارے لئے اعزاز کا باعث ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی موصوف کا

شکریہ ادا کیا۔

یہ انٹرویو اگلے روز اخبار میں Ahmadiyya Caliph Shares Message of True Islam in Saskatoon کے عنوان کے ساتھ شائع ہوا اور اس اخبار کے ذریعہ 65 ہزار لوگوں تک یہ انٹرویو پہنچا۔

CBC نیوز ٹیلی ویژن کے نمائندہ کو انٹرویو

اس کے بعد دوسرا انٹرویو CBC نیوز ٹیلیویژن کے جرنلسٹ Devin Heroux نے لیا۔ CBC News کینیڈا میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والا ٹیلی ویژن نیٹ ورک ہے۔

☆ جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیوں کی ایک بڑی تعداد یہاں پر مقیم ہے۔ اسی وجہ سے میں یہاں ان سے ملنے آیا ہوں۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو ٹورانٹو سفر نہیں کر سکتے۔ اس لئے جب لائیڈمنسٹر اور ریجائنا میں مساجد کے افتتاح کا پروگرام بنا تو میں نے مناسب سمجھا کہ یہاں بھی کچھ دیر قیام کروں۔ یہاں تک تو فلائٹ بھی بہت بہتر ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میرا پہلی بار احمدیہ جماعت سے تعارف اس وقت ہوا جب کیلگری مسجد کا افتتاح ہو رہا تھا۔ اس وقت انتہا پسندی کے بارہ میں کیلگری میں کافی باتیں ہو رہی تھیں۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے کافی زور تھا کہ سارے مسلمان ایک جیسے نہیں ہیں۔ یہ پیغام کینیڈا میں کتنی اہمیت کا حامل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی انتہا پسندی میں یقین نہیں رکھتے۔ اور جہاں تک میرا علم ہے کوئی بھی احمدی اس حد تک انتہاء پسند نہیں ہوا کہ وہ داعش کا رکن بن گیا ہو بلکہ انتہا پسندی کی سوچ بھی احمدیوں کے قریب نہیں آئے گی اور اس کی وجہ اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔ اور یہ قرآن کریم کی صحیح تعلیمات پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے۔ کہ احمدی انتہا پسندی کی سوچ سے بہت دور ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ میں نے آپ کا حُبّ الوطنی کا پیغام سنا ہے اور آپ نے جہاں بھی موقع ملا اس پر روشنی ڈالی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ دنیا میں جہاں بھی جائیں ہر احمدی کے اخلاق ایک ہی طرح کے ہیں۔ اگر آپ افریقہ کے کسی چھوٹے سے چھوٹے قصبہ میں چلے جائیں تو وہاں کے احمدی کے اخلاق بھی کینیڈین احمدی جیسے ہوں گے۔ احمدی مسلمان اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں اور یہ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ ہر احمدی کو ملکی قوانین کی پیروی کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے۔ اگر دو جملوں میں اسلامی تعلیم کو اجمالاً بیان کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کرنا اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ اگر آپ ان پر عمل شروع کر دیں تو دنیا کے ہر خطہ میں ایک جیسے ہی اخلاق ہوں گے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں تقریباً ہر روز آپ کی نئی زیرِ تعمیر مسجد کے سامنے سے گزرتا ہوں۔ اور مجھے بارہا بتایا گیا ہے کہ یہ مسجد سب کے لئے ہے۔ کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مساجد ہمیشہ سب کے لئے کھلی ہیں۔ جب مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی تھی تو اس کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہے کہ لڑنے کی اجازت ان کے خلاف ہے جو تم پر حملہ آور ہوئے ہیں اور یہ اجازت اس لئے ہے کہ اگر تم نے ان لوگوں کو نہ روکا تو وہ لوگ جو تم پر حملہ آور ہیں وہ باقی عبادتگاہوں پر بھی حملہ آور ہوں گے چاہے وہ چرچ ہوں، مندر ہوں، سینا گاگ ہوں یا کوئی اور معابد ہوں کیونکہ یہ حملہ آور لوگ مذہب کے خلاف ہیں۔ تو اگر یہ تعلیم ہے تو تمام لوگوں کو خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب اور مسلک سے ہو ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہنا ہوگا اور ہماری مساجد سب کے لئے کھلی ہوں گی۔ ہر وہ شخص جو ایک خدا کی عبادت کے لئے آتا ہے وہ ہماری مسجد کا دروازہ کھلا پائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب نجران سے عیسائی وفد مدینہ آیا اور ان کی عبادت کا وقت ہوا تو ان کو اس بات کی فکر ہوئی کہ ان کی عبادت کا وقت گزر رہا ہے اور کوئی مناسب جگہ نہیں مل رہی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اندازہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دی۔ تو یہ اسلام کی صحیح تعلیم ہے جس پر خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا۔ یہ بات نہیں ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کو حالات کے مطابق بدل رہے ہیں۔ ہم تو صرف ان تعلیمات کی پیروی کر رہے ہیں جو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہیں اور جو قرآن کریم نے پیش کی ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں نے آپ کا CBC کا انٹرویو سنا تھا جس میں آپ نے کینیڈا میں پناہ گزینوں کے حوالہ سے بات کی تھی۔ اسی طرح یہ شہر بھی بدل رہا ہے، اور لوگوں کو بھی اس بات کا اندازہ ہو رہا ہے۔ تو آپ کا سسکاٹون کے لوگوں کے لئے کیا پیغام ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ شہر تبدیل ہو رہا ہے اور بڑھ رہا ہے۔ جب میں پچھلی دفعہ یہاں آیا تھا تو یہ شہر اتنا بڑا نہیں تھا جتنا کہ اب ہے۔ جہاں میری رہائش ہے وہ بھی بہت بڑی بلڈنگ ہے اور اسی طرح اور بھی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں آبادی بڑھ رہی ہے اور کینیڈا میں مختلف تہذیب اور مختلف رنگ و نسل کے لوگ بستے ہیں اور اسی طرح مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے پناہ گزین یہاں آ رہے ہیں۔ تو یہ کینیڈا کی خوبصورتی ہے اور انہیں اپنا یہ طریق قائم رکھنا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کی عزت کرتے رہیں اور پُرامن اور خوش اسلوبی سے رہتے رہیں۔ میرا یہی پیغام ہے کہ کینیڈا کی یہ خوبصورتی اسی طرح قائم رہے۔

سسکاچوان کے سب سے بڑے اخبار Star Phoenix کے نمائندہ کو انٹرویو

اس کے بعد تیسرا انٹرویو صوبہ سسکاچوان کے سب سے بڑے اخبار Star Phoenix کے صحافی Thea James نے لیا۔ اس اخبار کے قارئین کی تعداد ایک لاکھ بتائی جاتی ہے جو کہ اس شہر کی 35 فیصد آبادی بنتی ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ دونوں مساجد کا افتتاح ہونے والا ہے۔ آپ نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ یہ مسجدیں سب کے لئے ہیں، کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر مسجد خدا کا گھر ہے اور لوگ خدا کی مخلوق ہیں تو ہم کیوں لوگوں کو خدا کے گھر میں جانے سے روکیں۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ اس کا مطلب ہے کہ مسجد تمام مذاہب کے لوگوں کے لئے کھلی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر مذہب کے لوگوں کے لئے ہماری مسجد کا دروازہ کھلا ہے۔ میں ابھی ذکر ہی کر رہا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عیسائی وفد مدینہ آیا اور جب ان کی عبادت کا وقت ہوا تو انہوں نے مسجد سے باہر جا کر اپنی عبادت کرنا چاہی جس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد میں ہی عبادت کرنے کی اجازت دی۔ تو جہاں تک عبادت کا تعلق ہے تو مساجد ان سب کے لئے کھلی ہیں جو ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور جہاں تک مسجد کو دیکھنے کا تعلق ہے تو اس مقصد کے لئے بھی ہمارے مساجد کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ اب

تو مساجد کے ساتھ بعض ہال بھی تعمیر کئے جاتے ہیں جو مختلف مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح کیلگری میں بھی یہ ہال ہیں اور وہاں پر بھی مختلف مذہبی تنظیموں کے ساتھ پروگرام کئے جاتے ہیں۔ اور اگر ہم چرچ میں عبادت کر سکتے ہیں تو وہ کیوں ہماری مساجد میں عبادت نہیں کر سکتے۔ اور اسی طرح بعض مختلف پروگرام کئے جاتے ہیں تو مساجد سب کے لئے کھلی ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا مرد اور عورت ایک ساتھ مل کر عبادت کر سکیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرد اور عورتیں ایک ساتھ ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ مرد اگلی صفوں میں کھڑے ہوتے اور عورتیں پچھلی صفوں میں نماز ادا کرتی تھیں۔ یہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ عورتوں کا مقام مردوں سے کم ہے بلکہ یہ اس وجہ سے ہے کہ عبادت میں ساری توجہ اپنے خالق کی طرف ہونی چاہئے اور اگر عورتیں سامنے کھڑی ہوں تو ایک بڑی تعداد ایسی ہوگی جو نماز میں اپنی توجہ قائم نہ رکھ سکیں گے اور عبادت کی بجائے ان کی توجہ سامنے کھڑی کسی لڑکی یا کسی اور طرف کھڑی عورت کی طرف ہوگی۔ اسی وجہ سے عورتوں کو پچھلی صف میں کھڑے ہونے کا حکم ہے اور آج کل کے حالات میں عورتوں کی آسانی اور آرام کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لئے ایک علیحدہ جگہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ عورتیں علیحدگی میں زیادہ آرام محسوس کرتی ہیں کیا اس بات کا اظہار وہ خود بھی کرتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورتیں کہتی ہیں کہ ہم علیحدگی میں زیادہ آرام محسوس کرتی ہیں۔ آپ کسی بھی احمدی خاتون سے پوچھ لیں جو عبادت کرنا چاہتی ہیں وہ عورتوں میں عبادت کرنے میں زیادہ آرام محسوس کرتی ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ہماری عورتیں مردوں سے علیحدہ نماز ادا کرتی ہیں بلکہ ان کے دیگر پروگرام بھی علیحدہ ہوتے ہیں۔ ان کے تمام پروگرام اور انتظامی امور علیحدہ ہوتے ہیں۔ یوکے میں ہمارے جلسہ میں تقریباً پندرہ ہزار احمدی خواتین جمع ہوتی ہیں۔ وہاں ایک BBC کی خاتون جرنلسٹ بھی یہ دیکھنے کے لئے آئیں کہ یہ خواتین اپنا دن کیسے گزارتی ہیں۔ تو انہوں نے وہ پورا دن عورتوں میں گزارا۔ پہلے پندرہ منٹ تو انہیں تھوڑا عجیب محسوس ہوا کہ وہ صرف عورتوں میں ہیں اور وہاں کوئی مرد موجود نہیں۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ زیادہ آرام محسوس کرنے لگیں اور پھر انہوں نے اپنا پورا دن وہاں پر گزارا اور انہوں نے کہا کہ مجھے محسوس ہوا کہ میں مردوں کی نگاہوں سے محفوظ ہوں۔ تو یہ صرف عادت کی بات ہوتی ہے۔

اگر آپ ایک مذہب کے پیروکار ہیں اور مذہب کو سچا سمجھتے ہیں تو اس کے احکام پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ جس طرح دنیاوی کلبوں کے قوانین ہوتے ہیں اور شامل ہونے والوں کو ان کی پیروی کرنی پڑتی ہے اسی طرح ہر جگہ کے بعض قوانین ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ عورتوں کے حقوق ضبط کئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری احمدی عورتیں مَردوں سے زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔ ان میں ڈاکٹرز ہیں جو پریکٹس بھی کرتی ہیں، انجینئرز بھی ہیں، وکیل بھی ہیں، ریسرچ میں بھی ہیں، بعض سائنسدان بھی ہیں۔ تو ان سب کو ان کے حقوق دیئے جاتے ہیں لیکن جہاں مذہبی تقریب کا سوال ہے وہاں مذہبی احکام کی پیروی کرنی ہوگی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مساجد کے علاوہ عورتوں کے حقوق کو یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں یا ان کی کس طرح مدد کی جا رہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم عورتوں کے حقوق کو ہمیشہ سے فروغ دیتے آئے ہیں۔ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ ہماری عورتیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اگر عورتیں تعلیم یافتہ نہ ہوں تو وہ اپنے بچوں کی تربیت کیسے کریں گی۔ اور اگر بچوں کی تربیت اچھی نہ ہو تو وہ کیسے اچھے شہری بنیں گے۔ وہ کس طرح قانون کی پابندی کرنے والے شہری بنیں گے؟ اور وہ ملک کے لئے کس طرح مفید وجود بنیں گے؟ عورتوں کا بڑا اہم کردار ہے۔ وہ بحیثیت ماں اپنے بچوں کو اچھے اخلاق سکھاتی ہیں اور ان کو ایک اچھا شہری بنا سکتی ہیں اور انتہا پسندی سے بچا سکتی ہیں، جو کہ آج کل ایک اہم مسئلہ ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ انتہا پسندی کی روک تھام کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں یہ پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ اگر مائیں تعلیم یافتہ ہوں گی اور انتہا پسندی کے برے اثرات سے واقف ہوں گی اور جانتی ہوں گی کہ یہ نہ صرف غیر قانونی ہے بلکہ اسلام بھی اس کی اجازت نہیں دیتا تو اپنے بچوں کو بچا سکیں گی۔ اگر مائیں دینی علم بھی رکھتی ہوں گی اور دنیاوی علم بھی ہوگا تو وہ اپنی اولاد کو بچا سکیں گی۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ جن لوگوں نے داعش میں شمولیت اختیار کی اس میں 20 فیصد عورتیں تھیں۔ تو اگر عورتیں اس حد تک انتہا پسندی میں بڑھ سکتی ہیں تو آپ کا کیا خیال ہے وہ بچوں کی کیسی تربیت کریں گی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ انتہا پسندی کی روک تھام میں مساجد کا کیا کردار ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مساجد کا کردار وہی ہے جو ہماری مساجد ادا کر رہی ہیں۔ آپ کبھی یہ نہیں سنیں گے کہ کوئی احمدی بچہ یا بچی یا لڑکا یا لڑکی مسجد میں انتہا پسندی کی تعلیم حاصل کرتا رہا ہو۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ آئیں اور خطبات کو سنا کریں اور دیکھیں کہ مسجدوں میں امام کیا کرتے ہیں۔ ان کا کردار کیسا ہے۔ حکومتوں کو نظر رکھنی ہوگی۔ اگر آپ جو پریس اور میڈیا کے لوگ ہیں، سیاستدان اور پولیس کے اہلکار میرے خطبات سنیں تو پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح انتہا پسندی سے بچنا ہے۔ ہر ہفتہ میرا ایک خطبہ ایم ٹی اے پر ساری دنیا میں براہ راست نشر ہوتا ہے۔ اگر آپ اس کو سنیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ انتہا پسندی کی روک تھام میں مساجد کا کیا کردار ہے۔

پریس کانفرنس

ان تینوں انٹرویوز کے بعد پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا شامل ہوا۔

1۔ Glob & Mail 2۔ سسکاٹون میڈیا گروپ 3۔ CKOM News 4۔ Global TV 5۔ CTV Saskatoon 6۔ CBC News 7۔ Star Phoenix Saskatoon

☆ ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ سب سے پہلے میں آپ کو سیسکاٹون میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ کے یہاں سیسکاٹون آنے کا کیا مقصد ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے کہیں بھی جانے کے عموماً دو مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک تو کسی مسجد کا افتتاح کرنا اور دوسرا اپنے لوگوں سے ملاقات کرنا۔ جس طرح لوگ اپنے روحانی پیشوا، خلیفہ سے محبت کرتے ہیں اسی طرح خلیفہ بھی اپنے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ تو یہاں پر ہماری جماعت کی تعداد بھی خاصی ہے۔ اس لیے مَیں یہاں اپنے لوگوں سے ملنے کے لیے آیا ہوں۔

☆ ایک دوسری جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مجھے اندازہ نہیں کہ آپ نے ہمارے صوبہ ساسکاچوان میں ابھی تک کتنا وقت گزارا ہے لیکن آپ کیا دیکھتے ہیں کہ یہاں پر آپ کی جماعت کا باقی جگہوں سے کیسے فرق ہے اور کونسی ایسی چیزیں ہیں جو آپ تبدیل کرنا چاہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے باقی مسلمان جماعتوں کا تو پتہ نہیں البتہ مجھے احمدیوں کا بخوبی پتہ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ یہاں پر احمدی اپنی سوسائٹی میں خوب رَچ بس گئے ہوں گے۔ وہ قانون کے پابند اور مُحبِّ وطن ہیں اور اپنی استعداد کے مطابق وہ سب کچھ کر رہے ہوں گے جو انہیں کرنا چاہئے۔ اور یہی ایک احمدی کی فطرت ہے کہ وہ جہاں بھی ہو (صرف سسکاٹون یا کینیڈا کی بات نہیں بلکہ دنیا میں ہر جگہ) کردار کے اعتبار سے ایک ہی طرح کا نظر آئے گا۔ اس طرح دنیا کے ہر احمدی میں یکسانیت ہوگی۔ اور یہی ہماری جماعت کی خوبصورتی ہے جسے میں ہمیشہ دوسروں کے سامنے رکھتا ہوں۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ Global News Saskatoon یعنی میڈیا کے لیے آپ کا کوئی پیغام ہو جو ہم سسکاچوان کے لوگوں تک پہنچائیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی آپ لوگ خبریں دیتے ہیں تو انصاف سے کام لیا کریں۔ تصویر کا ایک رخ ہی نہ دکھایا کریں۔ جیسا کہ میں پہلے بھی پریس کانفرنسز میں یہ کہتا چلا آیا ہوں کہ جو انتہا پسند ہیں یا ایسی تنظیمیں ہیں ان کی تعداد تو معمولی ہے۔ مثلاً داعش کی تعداد کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ 30 ہزار ہیں اور اس قسم کی دوسری تنظیموں میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک ملین سے زیادہ نہیں اور ان لوگوں کی خبر ہیڈ لائن کے طور پر پہلے صفحہ پر شائع کی جاتی ہے جب کہ جو امن پسند مسلمان ہیں، جو اسلام کی اصل اور محبت بھری پر امن تعلیم دنیا میں پھیلاتے ہیں ان کی خبر آپ کبھی شائع نہیں کرتے۔ ہر سال سینکڑوں، ہزاروں لوگ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرتے ہیں حتیٰ کہ امسال بھی 5 لاکھ سے زائد لوگ احمدیت میں شامل ہوئے لیکن آپ لوگوں کی طرف سے ایسی کوئی خبر نہیں آتی۔ یہاں تک کہ اخبار کے کسی کونے میں بھی ایسی خبر شائع نہیں کرتے۔ یہ ناانصافی کی بات ہے۔ اور اگر کوئی مسلمان غلط حرکت کرتا ہے تو آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص مسلمان ہے اور اس کا ایسا کرنا اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر ہے۔ اور اگر کوئی عیسائی یا کوئی اور ایسا کرے تو آپ کہہ دیتے ہیں کہ وہ پاگل ہے یا اس کا ذہنی توازن درست نہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مستقبل قریب میں یہاں سسکاچوان میں آپ دو مساجد کا افتتاح کریں گے۔ یہ صوبہ آپ کی جماعت کی ترقی کے لیے کتنا اہم ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کچھ سال پہلے تک یہاں احمدیوں کی تعداد محدود تھی لیکن اب یہ تعداد ایک سے ڈیڑھ ہزار کے درمیان ہے۔ تو ہماری جماعت یہاں بڑھ رہی ہے۔ جہاں جماعت کی تعداد بڑھتی ہے وہاں ہمیں ایک مسجد کی ضرورت بھی پڑتی ہے جہاں ہم اکٹھے ہو سکیں، جہاں ہم پانچ وقت باجماعت نماز پڑھ سکیں، جہاں ہم بیٹھ کر یہ بھی دیکھ سکیں کہ ہم کس طرح انسانیت کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔ لہٰذا مسجد کی تعمیر کے ساتھ بہت سی چیزیں وابستہ ہیں۔ ہماری مسجدوں میں ایسی مذہبی تربیتی کلاسیں ہوتی ہیں جن میں بچوں کو انتہا پسندی کی تعلیم نہیں بلکہ اسلام کی اصل تعلیم سکھائی جاتی ہے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں پر آپ کی جماعت کے لوگوں کو کس قسم کی پریشانیوں کا سامنا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو آج کل اقتصادی بحران چل رہا ہے جس کی وجہ سے ہر ایک پریشان ہے۔ اس کے علاوہ کینیڈا ایک پُرامن ملک ہے۔ تمام کینیڈین بہت برداشت کا مادہ رکھنے والے ہیں کیونکہ وہ خود بھی ملٹی کلچرل اور مختلف ethnic گروپس سے ہیں۔ اس لیے میرا نہیں خیال کہ ہماری جماعت کو یہاں کوئی خاص چیلنجز ہوں گے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے یہاں پر مساجد کے بارہ میں بات کی ہے۔ کیا آپ سسکاٹون کی مسجد کے حوالہ سے کوئی بات کرنا چاہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ مسجد ابھی مکمل نہیں ہوئی اور تعمیر کے مراحل میں ہے۔ اور مجھے امید ہے جب اس مسجد کا افتتاح ہوگا تو یہاں ہمارے ہمسائے اور دیگر تمام غیر مسلم ہماری جماعت کو ہمارے امن کے پیغام اور احمدیوں کے مثبت رویّوں کی وجہ سے بہتر رنگ میں جان سکیں گے۔

☆ اس کے بعد ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ دنیا کے سیاسی حالات اور خاص طور پر جو امریکہ کے حالات ہیں ان کی روشنی میں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کا امن کا پیغام مسلمانوں کے لیے ایسے وقت میں کتنا اہم ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ظاہری بات ہے کہ یہ پیغام ہی آج کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ گو کہ انتہا پسند لوگوں کی تعداد بہت کم ہے لیکن ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو مسلمان ممالک سے نکل کر مغرب میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے کبھی بیلجیم اور کبھی پیرس میں درندگی کا اظہار ہوتا ہے اور بعد میں یہ تنظیمیں دعویٰ کرتی ہیں کہ یہ ہمارے جاں نثاروں نے کام کیا ہے۔ اس لئے اس دور میں اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ دنیا کو محبت اور بھائی چارہ کا پیغام دیا جائے اور ہمیں یہ پیغام عام کرنا چاہئے اور جماعت احمدیہ یہی کام کر رہی ہے۔ حالانکہ یہ کام اور بھی جماعتوں کو کرنا چاہئے تھا مگر وہ اپنی ذمہ داری نہیں نبھا رہے۔ تاہم ہمیں اس ذمہ داری کا احساس ہے اس لئے ہم یہ پیغام پھیلاتے ہیں اور اسے عام کرتے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے کہا کہ آپ کے لئے یہ سوال شاید عام سا ہو۔ آپ نے بتایا ہے کہ اتنی تعداد میں لوگ آپ کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ آپ کی جماعت میں لوگوں کے لئے ایسی کیا کشش ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب لوگ دیکھتے ہیں کہ اسلام کی اصل تعلیم پیار، امن، اور محبت ہے تو وہ اس طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئیاں کی ہوئی تھیں کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ مسلمان علماء کی اکثریت اسلام کی اصل تعلیمات سے ہٹ جائے گی اور وہ لوگوں کی غلط راہنمائی کریں گے اور قرآن کی تعلیم کی تحریف کریں گے تو اس وقت ایک شخص ظاہر ہوگا جو اسلام کی اصل تعلیمات کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اس مصلح اور ریفارمر کے آنے کے زمانہ میں بعض نشانات کے پورا ہونے کی نشاندہی بھی بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی اور قرآن کریم میں بھی ان نشانات کا ذکر ہے۔ بعض آسمانی نشانات ہیں اور بعض دیگر نشانات ہیں جو زمین پر پورے ہوں گے۔ سو مسلمان یا بعض دوسرے بھی جب یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ سارے نشانات پورے ہو چکے ہیں تو وہ پھر توجہ کرتے ہیں اور احمدیت میں شامل ہو جاتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مغربی دنیا میں بہت سے لوگوں کی مسلمانوں کے بارہ میں رائے اتنی مثبت نہیں ہے۔ اس کو کیسے بہتر کیا جا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تو اس پر پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔ ہم نے صرف مغربی دنیا تک نہیں بلکہ ساری دنیا تک اسلام کا اصل پیغام پہنچانا ہے۔ پس جب لوگ اسلام کے اصل پیغام کو سمجھتے ہیں تو اسے ضرور سراہتے ہیں۔ مختلف جگہوں پر مثلاً آسٹریلیا میں، سنگاپور میں، افریقہ میں، یورپ میں، نارتھ امریکہ میں، اور امریکہ میں مجھے بہت سے لوگ ملے ہیں جنہوں نے مجھ سے اس بات کا اظہار کیا کہ آپ کو سننے کے بعد اب ہم اسلام کے اصل پیغام کو سمجھے ہیں۔ لہٰذا یہ کام تو پہلے ہی کر رہے ہیں لیکن بہت ہی خوب ہوتا اگر باقی مسلمان اور سچے مسلمان علماء

بھی اس ذمہ داری کو نبھاتے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ امریکہ میں آج سے ایک ہفتہ بعد الیکشن ہونے والا ہے۔ اس الیکشن میں متوقع امیدوار کے حوالہ سے آپ کا کیا تبصرہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ کہ میں کوئی سیاستدان نہیں ہوں۔ اور دوسری بات یہ کہ جس امیدوار کی آپ بات کر رہے ہیں وہ اگر جیتتا ہے تو وہ جو بھی کہہ رہا ہے اس پر عمل نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ کوئی آزاد امیدوار تو نہیں ہے بلکہ ایک پارٹی کی نمائندگی کر رہا ہے اور پارٹیوں کا ہمیشہ ایک منشور ہوتا ہے۔ اس لئے اگر وہ منتخب ہو جاتا ہے تو وہ اپنی باتوں کو عملی جامہ نہیں پہنائے گا۔ اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو امریکہ میں ملینز کی تعداد میں مسلمان رہتے ہیں جو اس کے خلاف آواز اُٹھائیں گے۔ چونکہ ان سارے مسلمانوں کا کوئی حقیقی رہنما نہیں ہے اس لئے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کیا ہو۔ بلکہ یہ بات بھی ممکنات میں سے ہے کہ امریکہ سے باہر کے مذہبی علماء ان مسلمانوں کے جذبات ابھاریں۔ اس لئے اگر ایسا کچھ ہوا تو بہت افراتفری اور تباہی کا عالم ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تو ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ انسان کو ملک کے قانون کا احترام کرنے والا اور اس کے مطابق چلنے والا ہونا چاہئے۔ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان۔ اگر سارے مسلمان اس پر عمل کریں تو کہیں بھی، کبھی بھی کوئی مسئلہ نہ ہو۔ اور لیڈرز کو بھی چاہئے کہ وہ تمام مسلمانوں کو ایک ہی نظر سے نہ دیکھا کریں۔ ہاں اگر کوئی مجرم ہو تو اس کی شناخت کریں۔ لیکن وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ سارے مسلمان ہی انتہا پسند ہیں اس لئے انہیں ban کر دینا چاہئے اور انہیں ملک بدر کر دینا چاہئے۔ جو مسلمان وہاں پیدا ہوئے ہیں ان کے ساتھ کس بنا پر وہ ایسا سلوک کر سکتے ہیں؟

یہ پریس کانفرنس بارہ بج کر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں سسکاٹون جماعت کے 45 خاندانوں کے 215 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Prairieland سنٹر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 186 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز کا تعلق سسکاٹون جماعت سے تھا۔ ان سب خاندانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 34 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

صباحت احمد میاں، سید فاران نواز، مسرور راشد، عدیل احمد، ہادی ظفر کاہلوں، چوہدری کمال مصطفیٰ، فارس احمد قریشی، عیان شریف بھٹی، تسلیم چوہدری، یاسر احمد ظفر، کرشن احمد ظفر، جمیل خان، عاصم احمد ڈار، کامران طاہر۔

مریم حسن، سامیہ رائے، چوہدری ماریہ، جاذبہ اشرف، نیہا ذیشان، سمیرا احمد، علیزا احمد، ارمین ایمان، درّ عدن، سدرہ لاریب رضوان، قانتہ حنیف، رضیہ عزیز خان، نورین انور، اذلیٰ عامر، کشمالہ ذیشان، صوفیہ ناصر، عطیۃ القدوس صالح، افشاں عمران ڈار، نادرہ امانی ملک، امارس احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سسکاٹون کے دورہ کے دوران متعدد ٹی وی و ریڈیو چینلز، اخبارات اور دیگر میڈیا کے ذرائع سے پورے ساسکاچوان صوبہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جن ٹی وی و ریڈیو چینلز اور اخبارات میں اس حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں ان کا اختصار کے ساتھ ذکر ذیل میں درج ہے۔

☆ CKOM NEWS کے اینکر پرسن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو لیا وہ اخبار میں Ahmadiyya Caliph Shares Message of True Islam in Saskatoon کے عنوان کے ساتھ شائع ہوا۔ یہ خبر 65 ہزار سے زائد لوگوں تک پہنچی۔

☆ سسکاچوان کے سب سے بڑے اخبار Star Phoenix کے پبلشر نے کہا کہ ہم یہ خبر اپنی اخبار کے پہلے صفحہ پر شائع کریں گے اور یہ خبر ہمارے نیٹ ورک کے مختلف اخباروں میں بھی شائع ہوگی اور خاص طور پر Star Phoenix میں چھپے گی۔ چنانچہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا اور اس کو اگلے اخبار کے پہلے صفحہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ہمراہ شائع کیا۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے۔

☆ CTV Saskatoon کینیڈا کا سب سے بڑا پرائیویٹ نیوز نیٹ ورک ہے۔ انہوں نے شام کو خبر نشر کی جس کے ذریعہ ایک لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆ گلوبل ٹی وی نیوز چینل جس کا شمار کینیڈا کے پہلے مقبول ترین نیوز چینلز میں ہوتا ہے انہوں نے Ahmadiyya Muslim Caliph visits Saskatoon during Canadian Tour کے عنوان سے خبر نشر کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ویڈیو کلپ بھی نشر کیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شدّت پسندی کی مذمت کی اور لوگوں کو اسلام کا حقیقی پیغام دیا۔ اس خبر کے ذریعہ بھی 75 ہزار سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆ سسکاٹون میڈیا گروپ جو کہ سسکاٹون کی سب سے بڑی ریڈیو براڈکاسٹنگ کمپنی ہے اور ان کے متعدد ریڈیو چینلز ہیں۔ اس گروپ نے بھی اپنے تمام ریڈیو چینلز جن میں 98 Cool FM، CJW 600، Bull 92.2FM اور Cool Classic Radio شامل ہیں ان پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پریس کانفرنس کے حوالہ سے خبر نشر کی جس کے ذریعہ 40 ہزار سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆ کینیڈا کا سب سے بڑا اخبار گلوب اینڈ میل جس کی ہفتہ وار قارئین کی تعداد 70 لاکھ سے زائد بتائی جاتی ہے انہوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے حضور انور کی تصویر کے ساتھ Ahmadiyya Muslims find freedom in Canada کے عنوان کے ساتھ اگلے روز خبر شائع کی۔

☆ اس طرح مجموعی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صوبہ سسکاچوان کے بابرکت دورہ کے نتیجہ میں مختلف ذرائع سے پورے صوبہ میں 17 لاکھ سے زائد کینیڈین لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

2 نومبر 2016ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے سنٹر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔ ہوٹل سے نماز فجر کے لئے جاتے ہوئے اور پھر واپسی پر پولیس نے Escort کیا اور پولیس کی گاڑیاں قافلہ کے ساتھ رہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کے Escort میں Paririeland سنٹر میں تشریف لے آئے جہاں فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج صبح کے اس سیشن میں 42 خاندانوں کے 198 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والی تمام فیملیز کا تعلق سسکاٹون جماعت سے تھا۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ان فیملیز ملاقاتوں کے دوران میئر آف سسکاٹون Charlie Clark صاحب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کے لئے آئے تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں جماعتی عہدیداروں نے درج ذیل سات گروپس کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

1۔ مجلس عاملہ جماعت نارتھ سسکاٹون
2۔ مجلس عاملہ انصاراللہ نارتھ سسکاٹون
3۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نارتھ سسکاٹون
4۔ مجلس عاملہ جماعت ساؤتھ سسکاٹون
5۔ مجلس عاملہ انصاراللہ ساؤتھ سسکاٹون
6۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ساؤتھ سسکاٹون
7۔ مبلغین سلسلہ ویسٹرن کینیڈا

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے ہال میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ ہوٹل Marriott میں تشریف لے آئے۔

سسکاٹون سے روانگی اور ریجائنا میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق سسکاٹون سے ریجائنا کے لئے روانگی تھی۔ چار بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ مقامی جماعت کے عہدیداران حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں قافلہ پولیس کے Escort میں ریجائنا کے لئے روانہ ہوا۔ پروگرام کے مطابق پولیس نے شہر کی حدود سے باہر جانے تک قافلہ کو Escort کرنا تھا۔

سسکاٹون سے ریجائنا کا فاصلہ 259 کلومیٹر ہے۔ قریباً دو گھنٹے پچیس منٹ کے سفر کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ریجائنا تشریف آوری ہوئی تو شہر کی حدود سے بیس کلومیٹر باہر ریجائنا پولیس کا اسکواڈ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کا منتظر تھا۔ حضور انور کی آمد پر یہاں سے پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Hilton ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔ جہاں صدر جماعت ریجائنا نے بعض جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور مسجد محمود کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد محمود تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ مبلغ سلسلہ ریجائنا ذیشان گورایہ صاحب نے جماعتی عہدیداران کے ساتھ اپنے آقا کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور بعد ازاں خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔

مسجد محمود ریجائنا میں تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد محمود کے اندر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 14 بچے اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

فراست احمد بشیر، لقمان احمد، عمر احمد، ارسلان احمد فیض، ولید احمد، عطاء السلام، عبیر احمد، فیض ہاشم۔

عطیۃ القیوم منزہ، ہالہ رشید، کاشفہ ایوب، عائشہ احمد، بازغہ ایمن کاہلوں، مدیحہ ظفر۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیام گاہ ہلٹن ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

مسجد سے واپس آتے ہوئے بھی مقامی پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔

3 نومبر 2016ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد محمود میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

ہوٹل سے نماز فجر کے لئے آتے ہوئے اور پھر واپس جاتے ہوئے پولیس کی گاڑیاں قافلہ کے ساتھ رہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا دو بجے مسجد محمود میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیام گاہ ہوٹل Hilton میں تشریف لے آئے۔ مقامی پولیس کی تین گاڑیاں قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر رہیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد محمود تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں جماعت ریجائنا اور جماعت ونی پیگ کے 49 خاندانوں کے 215 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

جماعت ونی پیگ سے آنے والی فیملیز 580 کلومیٹر کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔ پولیس کی گاڑیاں اپنی ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہیں۔

ریجائنا کی مختصر تاریخ

ریجائنا شہر، سسکاٹون کے بعد صوبہ ساسکاچوان کا دوسرا بڑا شہر ہے اور اس صوبہ کا معاشی اور تجارتی مرکز ہے۔ اس شہر کا پہلا نام Wascana تھا۔ 1882ء میں ملکہ وکٹوریہ کی تعظیم میں اس کی بیٹی شہزادی Louise نے اس شہر کا نام وکٹوریہ ریجائنا رکھا۔ اس شہر میں Aboriginal آبادی کی تعداد 15 ہزار 685 ہے جو کہ شہر کی آبادی کا 8.3 فیصد ہے۔

اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد ایک سو ساٹھ کے لگ بھگ ہے۔

شروع میں ریجائنا جماعت نے شہر کے قریب مسجد کے لئے زمین خریدی تھی لیکن سٹی نے اس جگہ کو سڑک بنانے کے لئے استعمال کیا اور اس زمین کے متبادل ایک قطعہ زمین سال 2015ء میں جماعت کے لئے مختص کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ریجائنا نے بڑی خوبصورت دومنزلہ مسجد تعمیر کی ہے۔ اس مسجد کی تکمیل اکتوبر 2016ء میں ہوئی۔ مسجد محمود ریجائنا شہر کے مشرق میں واقع ہے۔ اس طرح مسجد کا محل وقوع ایک ایسی جگہ پر ہے جس کے گردونواح میں شاپنگ سنٹرز، ہوٹلز اور رہائشی عمارات ہیں۔

اس دومنزلہ مسجد کے نچلے حصہ میں خواتین کا ہال، واش رومز اور مبلغ کی رہائش گاہ ہے۔ اوپر والی منزل میں مردوں کا ہال، واش رومز، دفاتر اور لائبریری ہے۔

مسجد کا کل احاطہ 8 ہزار 486 مربع فٹ ہے۔ دونوں نمازوں کے ہال میں 400 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ Common Area میں مزید سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

مسجد کے مینار کی اونچائی 47 فٹ ہے اور گنبد کی اونچائی 7 فٹ ہے۔ مسجد کے احاطہ میں 39 گاڑیاں پارک کی جاسکتی ہیں۔

یہ کینیڈا کی پہلی ایسی مسجد ہے جو احمدی رضا کاروں نے مل کر تعمیر کی ہے اور اصل تخمینہ سے نصف سے کم خرچ میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔

اس مسجد کے دو اطراف سڑکیں ہیں۔ یہ ایک کونے کے پلاٹ پر واقع ہے۔ دور سے نظر آتی ہے اور رات کو بھی روشن دکھائی دیتی ہے۔ بجلی کے رنگ برنگے قمقموں کے ذریعہ اسے سجایا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز کل بروز جمعۃ المبارک اس کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آئے گا۔

4 نومبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے سات بجے مسجد محمود میں تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ مسجد محمود ریجائنا کا افتتاح ہو رہا تھا۔ نماز جمعہ میں ریجائنا جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں، ایڈمنٹن، کیلگری، وینکوور، سسکاٹون، آٹوا، ٹورانٹو، لائیڈمنسٹر اور بعض دیگر جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے سفر طے کر کے شامل ہوئے۔

اسی طرح امریکہ کی مختلف جماعتوں سے بعض احباب جماعت اور فیملیز ہزاروں میل کا سفر طے کر کے ریجائنا پہنچیں اور نماز جمعہ میں شامل ہوئیں۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد محمود تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور بعدازاں دعا کروائی۔

ریجائنا کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا اس موقع پر موجود تھا اور انہوں نے حضور انور کی مسجد میں آمد اور نقاب کشائی کی تقریب کو کوریج دی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمدللہ جماعت احمدیہ ریجائنا کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ماشاء اللہ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ اس وقت جو جماعت کی تعداد ہے اس کے لحاظ سے یہ مسجد موجودہ ضرورت سے تین گنا بڑی ہے۔ اس کے اخراجات بھی مقامی جماعت نے ہی ادا کئے ہیں یا ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے بلکہ نقد رقم کے لحاظ سے جو کُل خرچ ہوا ہے اس کا بھی تقریباً تیسرا حصہ دو افراد نے ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے جن میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر شمس الحق شہید کی بیوہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیکیداروں کے کم سے کم ٹینڈر کے مقابلے میں نصف سے بھی کم رقم میں مسجد کی تکمیل ہوگئی۔ اس مسجد کی تعمیر میں جماعت کے اموال کی جو نصف سے زائد رقم بچائی گئی وہ مجھے بتایا گیا کہ سسکاٹون کے تین بھائیوں نے جو تعمیر کے کام میں ہیں رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں اور اس طرح یہ رقم بچائی۔ اسی طرح دیگر رضا کار بھی کام میں شامل ہوئے۔ ان بھائیوں کی جو کنٹریکٹر ہیں ان کی مدد ایک چوتھے

کنٹریکٹر کی طرف سے بھی ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک طرف بعض مسلمان دنیا میں بدامنی پھیلانے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف دنیا کے ایسے حصہ میں رہنے والے احمدی مسلمان جو ترقی یافتہ اور دنیاوی ترجیحات میں بڑھا ہوا ملک ہے اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے کے لئے اپنا مال اور وقت پیش کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس مسجد کی تعمیر سے کینیڈا کی جماعت کو یہ اعزاز بھی پہلی دفعہ حاصل ہوا کہ احمدی رضا کاروں نے اکثر کام کر کے جماعت کی رقم بچائی۔ دنیا میں اور جگہ تو اس طرح کام ہوتا ہے لیکن یہاں اس طرح پہلی دفعہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والے، چاہے وہ مالی قربانی کرنے والے ہیں، وقت کی قربانی کرنے والے ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں جنہوں نے بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں یا وعدے کئے ہیں ان سب کو جزا دے اور ان کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکتیں ڈالے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسجد ہماری تربیت کے لئے بھی اور تبلیغ کے لئے بھی انتہائی اہم ہے۔ اس لئے میں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ وہ چھوٹی مسجدیں بنائیں لیکن ہر جماعت میں مسجد بنانے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باوجود اس کے کہ چھوٹی مسجدیں بنانے کا پروگرام ہم نے بنایا ہے، ہمارے وسائل ایسے نہیں کہ ہر جگہ جلد سے جلد مسجد بنا سکیں اس لئے مسجد بنانے میں، تعمیر کرنے میں یہ جو رضا کارانہ کام، والنٹیئرز کا کام شروع کیا ہے یہ ایک اچھی روایت قائم کی ہے اسے اب جاری بھی رکھنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے رقم بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی لوگ ہیں جو بڑی بڑی مساجد بنا کر دیتے ہیں۔ افریقن لوگوں کے متعلق ہم عموماً سمجھتے ہیں کہ شاید غربت کی وجہ سے ان میں لالچ ہو لیکن جب ان کے پاس پیسے آتے ہیں تو جو قربانی کے معیار وہ قائم کرتے ہیں وہ بہتِ کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ ہر جگہ یہ مزاج ہے کہ خدا تعالیٰ کا گھر تعمیر کیا جائے اور اس کے لئے قربانی کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زکوٰۃ میں سب عورتیں اور مرد شامل ہیں اور اس کا ایک مقررہ نصاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آپ نے مقرر فرمایا۔ پھر زکوٰۃ میں، تزکیۂ اموال میں اپنے مال کو پاک کرنے میں، ہر وہ چندہ بھی شامل ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور اس سے متعلقہ کاموں پر خرچ ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ مسجدوں کی حقیقی آبادی انہی لوگوں سے ہے جو ایمانی اور اعتقادی لحاظ سے بھی مضبوط اور عملی لحاظ سے بھی بڑھتے چلے جانے والے ہیں۔ سب سے پہلے یہ فرض جماعت کے عہدیداروں اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا ہے کہ مسجدوں کی آبادی کو اپنی حاضری سے لازمی بنائیں۔ جماعت نے جو مال اور وقت کی قربانی دی ہے اس کا مستقل ثواب حاصل کرنے کے لئے عہدیداروں کو بھی اور ہر احمدی کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ اس وقت جو مسجد آپ کی تعداد سے تین گنا بڑی ہے اس کو چھوٹا کر دیں۔ اور مسجدیں چھوٹی اس وقت ہوتی ہیں جب نمازیوں کی تعداد بڑھتی ہے اور جماعت کی تعداد بڑھتی ہے۔ جماعت کی تعداد بڑھانے کے لئے تبلیغ بہت ضروری ہے بلکہ انتہائی ضروری ہے۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن ہفت روزہ ''الفضل انٹرنیشنل'' کے 25 نومبر 2016ء کے شمارہ میں شامل اشاعت کیا جا چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ اڑھائی بجے ختم ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ مسجد محمود ریجائنا سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔ ریجائنا کی سرزمین سے نشر ہونے والا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ ونماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز جمعہ کے لئے مسجد کے علاوہ علیحدہ مارکیز بھی لگائی گئی تھیں۔ مسجد کے دونوں ہال اور مارکیز نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ مقامی جماعت کی تخمینہ 160 کے لگ بھگ ہے لیکن نماز جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد تھی۔ کینیڈا کی مختلف جماعتوں سے احباب بڑی تعداد میں آئے تھے۔ اسی طرح امریکہ کی بعض جماعتوں سے بھی احباب حضور انور کی اقتدا میں جمعہ ادا کرنے کے لئے پہنچے تھے۔

نماز جمعہ ونماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمائش ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق دو بج کر پچاس منٹ پر پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

پریس کانفرنس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پہلے سے ہی وہاں موجود تھا:

1۔ CTV نیوز سسکاچوان
2۔ سی ٹی وی نیشنل
3۔ گلوبل ٹی وی نیوز
4۔ سی بی سی نیوز
5۔ ریجائنا لیڈر پوسٹ
6۔ CJME ریڈیو 980
7۔ ریڈیو کینیڈا
8۔ CKRM 620

ان تمام میڈیا یا outlets کے نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اس کے بعد سوالات کئے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ ریجائنا جیسے چھوٹے شہر میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا آنا آپ کے لئے کیا معنے رکھتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ریجائنا صوبہ کا دارالحکومت ہے، یہ ایک چھوٹا شہر نہیں ہے۔ اگرچہ یہاں کی مسجد چھوٹی ہے اور یہاں کی جماعت بھی اتنی بڑی نہیں ہے مگر جہاں میں جاتا ہوں وہاں لوگ آنا چاہتے ہیں اور مجھے براہ راست سننا چاہتے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا اور کوئی میرا نمائندہ آتا تو اتنی بڑی تعداد میں لوگ یہاں نہ آتے۔

☆ ایک دوسرے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں کی چھوٹی سی جماعت اتنی جلدی بڑھی ہے اور ایک مسجد بھی بنالی ہے۔ آپ اس کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال سے یہاں کی جماعت اتنی بڑی نہیں ہے لیکن جہاں کہیں بھی ہماری جماعت ہے، چاہے چھوٹی ہی ہو وہاں ایک مسجد کی ضرورت ہوتی ہے، عبادت کے لئے ایک جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر ہم مسجد میں پانچ وقت باجماعت نماز پڑھ سکیں، عبادت کر سکیں تو یہ بہت اچھا ہے۔ اور اس طرح شہر کے لوگوں کو حقیقی اسلام سے بھی تعارف ہو جاتا ہے۔ تو اسی وجہ سے ہم مساجد بناتے ہیں کہ با جماعت نماز کی ادائیگی ہو سکے اور دوسرا یہ کہ ہم لوگوں کو بتا سکیں کہ مسجد معاشرے میں امن، محبت اور رواداری پھیلانے کا ذریعہ ہے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ ہم آپ کو ریجائنا میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ آج کل ہر کوئی انتہا پسندی اور شدّت پسندی سے گھبراتا ہے۔ Prairie ریجن میں بننے والی یہ چھوٹی سی مسجد انتہا پسندی اور شدّت پسندی کو ختم کرنے یا روکنے میں کیا کردار ادا

کرے گی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب یہاں پر کوئی مسجد نہیں تھی تب بھی ہم پیار، محبت اور ہمدردی کا پیغام پھیلا رہے تھے۔ یہاں ابھی کئی بڑے شہر اور قصبے ہیں جہاں ہماری مسجدیں نہیں ہیں، لیکن وہاں کے رہنے والے احمدی محبت اور رواداری کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اگر ہمارا پیغام اچھا ہے تو چاہے جماعت چھوٹی ہے لوگ اس پیغام کو قبول کرتے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ریجائنا میں خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔ اس جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کچھ سالوں سے کینیڈا میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے تو ہماری پاکستان میں مذہبی مخالفت ہوتی ہے۔ کینیڈا میں رہنے والے احمدیوں کی اکثریت پاکستان سے ہے۔ نہ صرف یہاں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی پاکستان سے ایک بڑی تعداد ہجرت کر رہی ہے جن میں مغربی ممالک اور یورپ وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں پر مالی آسائش کے علاوہ مذہبی آزادی بھی ایک بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ کیونکہ پاکستان میں آئین کی وجہ سے ہم بنیادی مذہبی آزادی کے حق سے محروم ہیں۔ وہاں کے مُلّاں احمدیوں سے لین دین سے منع کرتے ہیں۔ اور عرب دنیا میں نازک حالات کی وجہ سے بھی لوگ یہاں آ رہے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے فرمایا تھا آج کا دن کل سے اچھا ہونا چاہئے اس کا کوئی خاص مطلب تھا یا یہ عمومی بات تھی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک ترقی کرنے والی قوم ایک جگہ آ کر ٹھہر جائے تو ممکن ہے وہاں سے اس کی تنزلی شروع ہو جائے۔ ہم ایک ترقی کرنے والی جماعت ہیں اور ہم نے حقیقی اسلام کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانا ہے۔ اور ہم نے اپنی بھی اصلاح کرنی ہے اور یہی ہمارا جہاد ہے۔ ہمارے جہاد کا مطلب یہی ہے کہ ہم نے اپنی اصلاح کرنی ہے۔ تو ہم نے ہر لحہ آگے بڑھنا ہے تا کہ ہم بلندی حاصل کریں اور روحانی طور پر ترقی کریں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب آپ آج ہمارے وزیر اعلیٰ Brad Wall سے ملاقات کریں گے، تو آپ ان کو کیا پیغام دیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ آتے ہیں تو ہم ان کی قدر کریں گے اور میرا پیغام وہی ہوگا جو میں ہمیشہ ہر جگہ دیتا ہوں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے سسکاٹون اور ریجائنا میں جماعت کے ممبران سے ملاقات کی ہے۔ آپ کی جماعت کے افراد ہمارے معاشرے میں مسلمانوں سے امتیازی سلوک کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کینیڈا کے لوگ احمدیوں کو قبول کر رہے ہیں۔ ہمارے ایک احمدی ممبر Legislative Assembly میں MP بن گئے ہیں۔ گو کہ ایشیائی مسلمانوں نے ان کے حق میں کوئی ووٹ نہیں دیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کینیڈین لوگ ہماری جماعت اور احمدیوں کو پسند کرتے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف غلط باتیں سن کر تنگ تو نہیں آ گئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مغربی ممالک میں میڈیا اسلام کی جو تصویر پیش کر رہا ہے اور چند شدّت پسند عناصر جو اپنے ملکوں میں حرکات کر رہے ہیں اس سے لازمی طور پر مغربی ممالک میں رہنے والے لوگوں کے دلوں میں فکر پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جو تصویر میڈیا پیش کر رہا ہے یہ حقیقی اسلام نہیں ہے۔ جو لوگ اسلام کے نام پر ایسی حرکات کر رہے ہیں ان کی حرکات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں ہمیشہ اپنی تقاریر میں قرآن کریم جو تمام مسلمانوں کی روحانی کتاب ہے اور احادیث سے اسلام کی تعلیم پیش کرتا ہوں کہ اسلام امن، محبت اور رواداری کا مذہب ہے۔ جس پر ہم عمل پیرا ہیں۔ اور ہر جگہ لوگوں کو بھی بتاتے ہیں۔ اس لئے ایسی باتیں سن کر میں مایوس نہیں ہوتا بلکہ پہلے سے بڑھ کر کام کرتا ہوں اور میں اپنی جماعت سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ یہ غلط فہمی لوگوں کے دماغوں سے دور کریں۔ اگر میں پریشان ہو جاؤں تو اس کا مطلب ہے کہ میں مایوس ہو جاؤں گا۔ اور ہم کبھی بھی ہمّت ہارنے والے نہیں ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مذہب اسلام صوبہ سسکاچیوان کے لئے کیا کر سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛ اگر آپ اسلام اور قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ دو فقروں میں نکالتے ہیں تو وہ یہ ہے کہ لوگوں میں خالق حقیقی کے حقوق اور بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کا احساس پیدا کرنا ہے۔ اگر یہ دو باتیں موجود ہوں تو کوئی بھی عقل مند شخص ان کو قبول کرنے میں تردّد نہیں کرے گا۔

یہ پریس کانفرنس تین بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک دوسرے کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں Global TV کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کیا۔

گلوبل ٹی وی کے جرنلسٹ کے ساتھ

حضور انور ایدہ اللہ کا انٹرویو

جرنلسٹ نے انٹرویو کا آغاز اس طرح کیا کہ: احمدیہ مسلم جماعت کے رہنما نے حال ہی میں ساسکاچوان کا دورہ مکمل کیا ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ آپ دنیا بھر کے مسلمان راہنماؤں میں سے ممتاز ہیں جو ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی کے لئے نہیں'' کے علمبردار ہیں۔ ہمیشہ مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت دنیا کی سب سے بڑی جماعت ہے جو کسی ایک رہنما کے تحت منظّم ہو۔ آپ کے ماننے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے اور سسکاٹون میں آپ کی جماعت کی تعداد 1500 ہے اور کینیڈا کی سب سے زیادہ تیزی سے بڑھتی ہوئی جماعت ہے۔

ہمارے صوبہ میں آنے پر خلیفۃ المسیح کا بڑے جوش و خروش سے استقبال ہوا جو اس وقت ہمارے ساتھ پروگرام Focus Saskatchewan میں شامل ہیں۔

☆ اس کے بعد صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور سوال کیا کہ میں اور آپ اس پر متفق ہیں کہ یہ ریجائنا کی پہلی باقاعدہ مسجد ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک اس مسجد کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر مذہبی جماعت کو عبادت گاہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ عیسائیوں کو گرجے کی، یہودیوں کو کنیسہ کی، اور ہندو اور بدھ مت والوں کو مندر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو مسجد وہ جگہ ہے جہاں ہم باجماعت نماز کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ مسجد کا ایک مقصد یہ ہے کہ تمام احمدی، اور دوسرے لوگ بھی، ایک خدا کی عبادت کر سکیں۔ اس لئے مسجد کی فوری ضرورت تھی اور احمدی مسلمانوں کی خواہش تھی کہ اس علاقہ میں عبادت کی جگہ ہو، تا کہ وہ وہاں آ کر باآسانی نماز پڑھ سکیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آپ نے سسکاٹون اور ریجائنا میں وقت گزارا ہے اور احمدیوں سے ملاقاتیں کی ہیں۔

صوبہ ساسکاچوان کے احمدی مسلمان کیا محسوس کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں یہاں مسجد کا افتتاح کرنے آیا ہوں۔ شاید یہ توقع نہیں تھی کہ میں اس دُور کے علاقہ کا دَورہ کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ اچھا محسوس کرتے ہوں گے مگر اپنے ذاتی تاثرات تو وہ خود ہی بتا سکتے ہیں۔ لیکن جہاں بھی خلیفہ جاتا ہے احمدی اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں اور خلیفہ بھی ہر فردِ جماعت سے محبت کرتا ہے۔ تو میں یہاں مسجد کے افتتاح کے علاوہ اپنے پیاروں کو بھی دیکھنے آیا ہوں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ شاید آپ کے علم میں ہوگا کہ آپ ساسکاچوان ایک ایسے وقت میں تشریف لائے ہیں جب کہ یہاں پر بہت زیادہ racism ہے۔ گرمیوں میں کولٹن بوشی، ایک Indigenous آدمی کی گولی لگنے سے ہلاک ہوگیا تھا جس پر پورا صوبہ غصہ سے بھڑک اٹھا ہے۔ اور صوبہ کے وزیر اعلیٰ بھی اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایسے لوگ جو بہت زیادہ غصہ میں ہیں ان کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہمیں تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور نسلی یا مذہبی تنازعات نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ قرآن تو یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر انسان کی عزت کرو اور مختلف قبائل، قومیں اور نسلیں صرف پہچان اور تعارف کا ذریعہ ہوتی ہیں اور کسی کو اس پر فخر نہیں کرنا چاہئے کہ وہ فلاں قبیلے یا قوم کا فرد ہے اور ہر ایک کو دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔

یہ قرآن کریم کا پیغام ہے جسے سن کر اگر ایک حقیقی مسلمان یا کوئی بھی شخص معاشرہ میں امن قائم کرنا چاہے، تو پھر اس طرح کا کوئی نسلی تعصب کا مسئلہ نہ ہو۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ مذہب اور قوم سے بالا ہوکر ''محبت سب کے لئے نفرت کسی نہیں'' کے پیغام کو فروغ دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی مسلمان عورت اور مرد کے ساتھ سلوک میں بہت discrimination نظر آتا ہے۔ آپ کینیڈا جیسے ملک میں اپنے دین کو کیسے فروغ دیتے ہیں، جہاں عورت کے حقوق کے لئے آج تک لڑا جارہا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام میں مرد اور عورت کے حقوق میں کوئی discrimination نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے حقوق برابر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ تو اس بارہ میں قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اگلے جہان میں ہر انسان سے ایک جیسا سلوک ہوگا۔ اس دنیا میں نیکی کرنے والوں کو اگلے جہان میں انعام ملے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ عورتوں کے بھی حقوق ہیں۔ چند دہائیوں پہلے تک مغربی ممالک میں عورت کے کوئی حقوق نہیں تھے۔ لیکن قرآن کریم نے عورت کو وراثت کے حقوق دلائے۔ اسلام نے عورت کو خلع کا حق دیا۔ اگر وہ سمجھے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ نہیں رہ سکتی تو اسے حق ہے کہ وہ خلع لے لے۔ اور اس کے علاوہ بہت سے حقوق اور بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ ہماری عورتوں کو ایک جیسے مواقع ملتے ہیں اور وہ مَردوں کی نسبت زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔ نہ صرف کینیڈا بلکہ ترقی پذیر ممالک میں بھی ہماری عورتیں مردوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام یہ کہتا ہے کہ بچوں کی تربیت کرنے کی ذمہ داری عورت کی ہے۔ خود اچھی تعلیم حاصل کرے گی تو پھر ہی اپنے بچوں کی بہترین تربیت کر سکے گی تا کہ وہ معاشرہ کا اچھا حصہ بن سکیں۔ اس لئے ہماری عورتوں کے حقوق میں کوئی کمی نہیں ہے۔ احمدی مسلمان عورتیں پیشہ ور ڈاکٹرز ہیں، وکیل بھی ہیں، انجینئرز بھی ہیں، آرکیٹیکٹ بھی ہیں، سائنسدان بھی ہیں۔ تو وہ تمام پیشے اختیار کر سکتی ہیں جو مرد اختیار کر سکتے ہیں۔ کوئی discrimination نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کہیں کہ discrimination کا مطلب ہے کہ وہ حجاب کیوں کرتی ہیں تو یہ discrimination نہیں ہے۔ بلکہ یہ اسلام کا ضابطہ اخلاق ہے اور دوسری طرف مَردوں کو بھی یہی حکم ہے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں Donald Trump کی campaign کا دنیا بھر میں احمدی مسلمانوں پر کیا اثر پڑا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Donald Trump صرف احمدی مسلمانوں کے خلاف نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہے، چاہے وہ سنّی ہیں، شیعہ ہیں یا احمدی ہیں۔ اب دیکھتے ہیں کہ اگر وہ جیت جاتا ہے تو وہ اپنی پالیسی پر عمل کرواتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اس کی پارٹی کا بھی ایک منشور ہے اور اسے اپنی ذاتی خواہشات کو چھوڑ کر اس منشور کے مطابق چلنا پڑے گا۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ان لوگوں کو کیا کہتے ہیں جو Mr. Trump کے تفریق پیدا کرنے والے نظریات سے اتفاق کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ تو ایک جنونی کی طرح بولتا ہے۔ جو بھی اس سے اتفاق کرتا ہے، وہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ میں تو نہیں اتفاق کرتا۔

☆ جرنلسٹ نے آخری سوال کیا کہ ہم بطور کینیڈین دنیا میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں اس وقت تمام مظالم کو روکنے کی ضرورت ہے اور پیار، امن اور ہم آہنگی پھیلانے کی ضرورت ہے۔ تو یہی ہر انسان کو کرنا چاہئے۔ اور ایک بڑا ملک ہونے کی حیثیت سے کینیڈا کے رہنے والوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

یہ انٹرویو تین بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد CTV کی جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

CTV کی جرنلسٹ کو
حضور انور ایدہ اللہ کا انٹرویو

☆ جرنلسٹ نے انٹرویو کے آغاز میں حضور انور کو ریجائنا میں خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضور انور کا ریجائنا میں پہلا دورہ ہے۔ اس حوالہ سے آپ ریجائنا میں جماعت کے پاس آکر کیسا محسوس کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ جانتی ہیں کہ افراد جماعت اپنے خلیفہ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ یہی جذبات خلیفہ کے ان کے بارے میں ہیں۔ دونوں بہت لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ یہ ریجائنا میں بننے والی پہلی مسجد ہے۔ آپ کے نزدیک اس مسجد کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں بھی ہماری جماعت ہے وہاں ہمیں عبادت گاہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اسلام میں عبادتگاہ کو مسجد کہتے ہیں۔ تو اب یہاں پر ہماری مسجد بن گئی ہے جہاں تمام احمدی مسلمان اکٹھے ہو کر باجماعت نماز

ادا کر سکتے ہیں جو ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ جب آپ کے پاس عبادت کی کوئی جگہ ہو تو آپ زیادہ منظّم ہو سکتے ہیں۔ میں اسی لئے ہمیشہ کہتا ہوں کہ دنیا میں جہاں بھی احمدی ہوں، چاہے تھوڑی تعداد میں ہوں، وہاں مسجد ہونی چاہئے۔ یہ جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سسکاچوان میں آپ کی جماعت کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور سسکاٹون میں بھی آپ کی جو مسجد بن رہی ہے وہ کینیڈا کی تیسرے نمبر پر بڑی مسجد ہوگی۔ اس بارہ میں حضور کے کیا تأثرات ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جماعت کی تعداد بڑھنے کی وجہ اس صوبہ کے اچھے اقتصادی حالات تھے۔ مگر oil crises کے بعد علم نہیں کہ سسکاچوان کی پوزیشن اسی طرح ہے یا نہیں؟ بہرحال یہاں پر رہنے والے احمدیوں نے مختلف کام اور کاروبار شروع کئے ہیں۔ اب پتہ نہیں کہ اسی تیزی سے بڑھتے رہیں گے یا نہیں؟ لیکن اگر اقتصادی حالات اور تیل کی قیمتیں ملک میں نارمل ہو گئیں تو میرا خیال ہے کہ نوکریوں کے مواقع زیادہ ہوں گے اور مزید لوگ یہاں آئیں گے اور احمدیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔ جیسا کہ اب یہاں چھوٹی موٹی انڈسٹری بھی شروع ہو رہی ہے جبکہ پہلے نہیں تھی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم سنتے ہیں اور جانتے بھی ہیں جماعت احمدیہ کا شمار دنیا میں سب سے تیز ترقی کرنے والی جماعتوں میں ہو رہا ہے۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدیت کا کیا پیغام ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب مسلمان اصل اسلامی تعلیم کو بھول جائیں گے اور ان کے علماء انہیں گمراہ کریں گے اور قرآنی تعلیم کے غلط معنی کریں گے۔ ایسے وقت میں اصلاح کرنے والا آئے گا جو مسیح اور مہدی ہوگا۔ اور یہ خطاب اس آنے والے وجود کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ تو ہم یہی پیغام پھیلاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مسلمان جب اپنے حالات دیکھتے ہیں، مسلمان علماء کے رویے اور کام دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح نفرت اور انتہا پسندی پھیلا رہے ہیں تو یہ سب دیکھ کر مایوس ہو جاتے ہیں۔ جب ہمارا پیغام سنتے ہیں تو انہیں پتا چلتا ہے کہ وہ شخص جس کے آنے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا وہ آ چکا ہے۔ اس طرح وہ حقیقی اسلام کو قبول کر لیتے ہیں جس پر آج صرف احمدی مسلمان ہی عمل پیرا ہیں۔

پھر دوسری طرف دوسرے مذاہب والے ہیں۔ عیسائی، ہندو اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی قبول کر رہے ہیں۔ بلکہ ایک کافی تعداد میں pagans بھی ہمارا پیغام قبول کر رہے ہیں جو پہلے لامذہب تھے لیکن ہمارا پیغام سن کر خدا پر ایمان لا کر اور مذہب کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ اس لئے اگر پیغام صحیح اور سچا ہے اور عقل کے بھی مطابق ہے تو جن کو عقل ہے وہ قبول کر لیتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آج کل ہم خبروں میں امریکہ کے بارہ میں بہت سن رہے ہیں اور خاص کر آنے والے انتخابات اور اسلام اور مسلمانوں کی برداشت کے بارہ میں کافی باتیں ہو رہی ہیں۔ کینیڈا میں مسلمانوں اور اسلام کی برداشت کے حوالہ سے حضور کا کیا نقطہ نظر ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کینیڈا اپنے اندر برداشت کا مادہ رکھتا ہے۔ اس ملک میں مختلف قومیں، نسلیں اور ثقافتیں آباد ہیں۔ اس لئے ایک دوسرے کو قبول کرنا ہوگا ورنہ تو بہت فساد ہوگا۔ اور میرا نہیں خیال کہ کینیڈا کبھی اس فتنہ و فساد کو برداشت کرے گا۔ اس لئے ایک دوسرے کی عزت و احترام کرتے ہوئے اتحاد کے ساتھ رہنا لازمی ہے۔ ہر نسل اور مذہب کے گروہ کو دوسرے کی عزت کرنی ہوگی۔ اور یہ حکومت کی ڈیوٹی ہے کہ تمام لوگوں کو ان کی اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائے۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حکومت یہ کس طرح کر سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب بھی کسی گروہ کے خلاف آوازیں اٹھیں تو انہیں وہیں روک دیں اور مسئلہ کو جڑ سے ختم کر دیں ورنہ بہت پریشانیاں پیدا ہوں گی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ "Love for All, Hatred for None" کی تعلیم پر بدقسمتی سے عمل نہیں ہوتا اور ویسے بھی یہ کہنا آسان ہے لیکن اس پر عمل مشکل ہے۔ اس لئے کچھ مسجدوں میں ابھی بھی شدت پسندی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدیوں کی مساجد میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہ نعرہ احمدی مسلمانوں کا ہے اور وہی اسے پھیلا رہے ہیں نہ کہ باقی مسلمان۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنا تھا اسی کو اس پیغام کو پھیلانے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور یہی نعرہ اور یہی پیغام ہم پھیلا رہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ عمومی طور پر اسلام سے کیا امید رکھتے ہیں اور کیا دیکھنا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دینی جماعتیں یا مذاہب اپنے مقاصد فوری طور حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہیں اور پھیلتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بھی اسی طرح پھیل رہی ہے۔ اگر آپ افریقہ جائیں تو دیکھیں گے کہ کس طرح جماعت بڑھ رہی ہے اور لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ کسی ذاتی مفاد کی خاطر نہیں داخل ہو رہے بلکہ اس احساس سے داخل ہو رہے ہیں کہ یہی صحیح دین ہے اور اسے ماننا ضروری ہے۔ اور یہی اسلام کا اصل اور حقیقی پیغام ہے جو جماعت احمدیہ دے رہی ہے۔ قرآن کریم کا پیغام اگر دو جملوں میں دیا جائے تو یہی بنتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کے حقوق ادا کرنا اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا۔ اگر یہ دونوں ذمہ داریاں پوری ہو رہی ہوں تو پھر ایک جملہ میں یہی بنتا ہے "Love for All, Hatred for None"۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مسلمان جب مغربی ممالک میں آتے ہیں تو ان کے لئے اپنے عقائد اور ثقافت کی وجہ سے مقامی لوگوں میں integrate ہونا آسان نہیں ہوتا۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کے نزدیک integration کیا ہے؟ کیا integration کا مطلب ہے کہ اپنے دین یا اپنی ثقافت کو چھوڑ دینا چاہئے؟ جو چینی لوگ یہاں رہتے ہیں کیا وہ اپنی ثقافت چھوڑ دیتے ہیں؟ یا کبھی سکھ کمیونٹی نے اپنی ثقافت یا زبان چھوڑی ہے؟ یا یہاں پر رہنے والے فلپینی یا ہندوؤں نے اپنا مذہب اور ثقافت ترک کر دیا ہے؟ اگر ان لوگوں نے اپنی روایات اور ثقافت نہیں ترک کی تو پھر مسلمانوں سے ان کی ثقافت اور مذہب چھوڑنے کا کیوں کہا جائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دو چیزیں ہیں۔ ایک تو ثقافت اور دوسرا مذہب۔ اگر آپ کا مذہب کہے کہ یہ مردوں کے لئے اور یہ عورتوں کے لئے حدود ہیں تو اس میں کیا مسئلہ ہے؟ میں پریس والوں کو ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ اگر integration سے یہ مراد ہے کہ عورت کے لئے حجاب نہیں ہونا چاہئے اور حکومت قانونی طور پر حجاب پر پابندی لگا دے تو یہ integration نہیں بلکہ اس طرح تو آپ مذہبی حقوق کو ختم

کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔اگر سکھوں کی پگڑی اتروادیں تو کیا یہ اچھا ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر integration کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے لئے محنت سے کام کیا جائے اور اپنی تمام صلاحیتوں کو ملک کے مفاد کے لئے استعمال کیا جائے، ہمیشہ ملک کے قانون کی پابندی کی جائے، جس ملک میں رہتے ہیں اس ملک سے محبت کی جائے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا کہ ملک سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔تو اصل integration یہی ہے نہ کہ زبردستی عورتوں کے سروں سے حجاب اتروایا جائے یا سکھوں کی پگڑی اتار دی جائے یا حکومت لوگوں کے لباس کے بارہ میں قانون پاس کرتی پھرے۔اس لئے کسی سے اس کے مذہب پر عمل کرنے کے حق کو چھینا نہیں جاسکتا۔ جہاں تک دین کا تعلق ہے تو آپ اس میں آزاد ہیں۔ورنہ مذہبی آزادی ختم ہوجائے گی۔اگر آپ لوگ ایسا کریں گے پھر تو پاکستانی حکومت کی طرح ہو جائیں گے جس نے احمدیوں کی مذہبی آزادی سلب کی ہوئی ہے۔

اس وقت جو Trump چاہتا ہے وہی پاکستان میں مولانا فضل الرحمٰن چاہتا ہے۔اس لئے Trump اور مولانا فضل الرحمٰن میں کوئی فرق نہیں۔یہ لوگوں کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔

☆اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ Trump جو اپنی انتخابی مہم میں دعوے کر رہا ہے ان کے بارہ میں آپ کا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ جیت جاتا ہے تو ایسا نہیں کرے گا جو وہ کہہ رہا ہے۔مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر وہ ان باتوں پر عمل کرتا ہے تو اس سے فتنہ وفساد ہی ہوگا۔

یہ انٹرویو تین بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں لگائے جانے والے پودے کو پانی دیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ ہوٹل ہلٹن میں تشریف لے آئے۔

مسجد محمود کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے ریسیپشن کا اہتمام

آج مسجد کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے ایک استقبالیہ کا اہتمام Ramada ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Ramada ہوٹل کے ایک میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شرکت کے لئے آنے والے مہمانوں میں سے آنریبل Brad Wall وزیراعلیٰ صوبہ ساسکاچوان، اپوزیشن لیڈر Trent Weatherspoon صاحب، میئر سٹی آف ریجائنا Michael Fougere صاحبہ، ڈپٹی وزیراعلیٰ صوبہ ساسکاچوان، عزت مآب محترمہ Don Morgan صاحبہ اور بعض دیگر مہمان اور چیف آف پولیس ریجائنا Evan Bray صاحب حضور انور کی آمد اور ملاقات کے منتظر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔

اس موقع پر ممبر صوبائی پارلیمنٹ محمد فیاض صاحب بھی موجود تھے۔موصوف ایک مخلص احمدی ہیں۔ان کے بارہ میں مہمانوں نے عرض کیا کہ یہ پہلا مسلمان ہے جو ہمارے صوبہ ساسکاچوان کی اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا ہے اور موصوف بہت اچھے ہیں اور محنت سے کام کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے گفتگو فرمائی اور مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوا۔علاقہ میں زراعت اور فارمنگ کے حوالہ سے بھی بات ہوئی۔

غانا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے قیام کے دوران جو گندم اُگانے کا کامیاب تجربہ کیا تھا۔اس کا ذکر بھی صوبائی وزیراعلیٰ عزت مآب Brad Wall نے کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہال مہمانوں سے بھر چکا تھا۔آج کی اس تقریب میں دوصد سے زائد غیرمسلم اور غیراز جماعت مہمان شامل ہوئے۔جن میں صوبہ ساسکاچوان کے وزیراعلیٰ، ڈپٹی وزیراعلیٰ، اپوزیشن لیڈر، ڈپٹی اپوزیشن لیڈر، میئر ریجائنا سٹی، میئر Dundurn سٹی، میئر سسکاٹون سٹی، سابق میئر سسکاٹون سٹی، پریذیڈنٹ سسکاٹون پارٹی، ممبر پارلیمنٹ اور منسٹر آف پبلک سیفٹی (Safety)، وائس چیئرمین سسکاٹون یونیورسٹی، ریجائنا یونیورسٹی کے ڈیپارٹمنٹ ریلیجنس سٹڈیز کے ہیڈ Brenda Anderson صاحب، پروفیسر F. Volker صاحب ریجائنا یونیورسٹی، پروفیسر Braj Sinna صاحب سسکاٹون یونیورسٹی، آرچ بشپ Donald J. Bohan صاحب، چیف آف پولیس ریجائنا سٹی اور پولیس چیف Moose Jaw سٹی اور اس کے علاوہ جرنلسٹس، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے، ٹیچرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

استقبالیہ تقریب کا آغاز

پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شاہد ایوب صاحب نے کی۔اس کے بعد اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق امیر جماعت کینیڈا مکرم ملک لال خاں احب نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

صوبہ ساسکاچوان کے وزیرِ اعلیٰ آنریبل Brad Wall کا ایڈریس

☆اس کے بعد سب سے پہلے آنریبل Brad Wall جو کہ ساسکاچوان صوبہ کے وزیرِ اعلیٰ ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔انہوں نے سب سے پہلے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد کہا:۔

ہمارے لئے یہ باعث برکت ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم آج خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ آج خلیفۃ المسیح سسکاٹون میں ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ جو پیغام لے کر آئے ہیں اسے گرمجوشی کے ساتھ سراہا گیا ہے۔

موصوف نے کہا: اس تقریب سے پہلے میری خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات ہوئی جس میں مجھے ان کی زراعت کے حوالہ سے پیشہ ورانہ مہارت کا تعارف ہوا۔ مجھے پتہ چلا تھا کہ خلیفۃ المسیح نے گھانا میں بعض گندم کی اقسام کی کاشت کی جو پہلے وہاں نہیں اُگتی تھیں۔اس حوالہ سے میں بتانا چاہتا ہوں کہ میرا ساسکاچوان کے علاقہ Palliser Triangle سے تعلق ہے جو کہ کیپٹن James John Palliser کے نام پر ہے۔کیپٹن جیمز جان پالیزر کو ملکہ برطانیہ نے انیسویں صدی میں بھیجا تھا کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کیا کو آباد کیا جاسکتا ہے اور کیا وہاں گندم کاشت کی جاسکتی ہے؟ اس نے واپس جا کر ملکہ کو بتایا کہ وہ علاقہ انسانوں کے رہنے کے قابل نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کسی قسم کی کوئی فصل کاشت کی جاسکتی ہے۔آج ہم یہاں آباد بھی ہیں اور یہاں گندم بھی کاشت کی جارہی ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ حضور انور کی یہاں کے زمینداروں کے ساتھ ایک مشابہت ہے جنہوں نے ایسی جگہوں پر گندم کاشت کی جس کے بارہ میں کہا جاتا تھا کہ یہاں گندم کی فصل نہیں ہوسکتی۔

موصوف نے کہا: ہم نے خلیفۃ المسیح کا واضح پیغام ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ سنا۔یہ ایک ایسا حکم ہے جو ہر قسم کے

مذہبی، معاشرتی اور نسلی فرق کو ختم کر دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا حکم ہے جو ہم سب کے لئے ہے۔ لہٰذا میں خلیفۃ المسیح کا شکر گزار ہوں کہ آپ ایک ایسے وقت میں پیار، محبت، ہمدردی اور رواداری کا پیغام لے کر آئے ہیں جب کہ اس کی سخت ضرورت تھی۔

موصوف نے کہا: میں ساسکاچوان صوبہ کی طرف سے یہاں کی جماعت کو بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں جن کی کوششوں سے مسجد محمود پایہ تکمیل کو پہنچی۔ مجھے امید ہے کہ یہاں کی 300 کی جماعت میں سے ہر ایک فرد کا اس مسجد کی تعمیر کے پیچھے ہاتھ ہے۔ میرے خیال میں مسجد محمود شاید کینیڈا کی پہلی مسجد ہو جس میں اس قدر رضا کاروں نے کام کیا ہوگا۔ ہمارے صوبہ کی تاریخ ہی یہی ہے کہ یہاں لوگوں نے مل کر اتحاد اور تنظیم کے ساتھ اس صوبہ کی ترقی کے لئے کام کیا اور گرجے اور کلیسیا تعمیر کئے۔ آج یہ مسجد بھی اسی اتحاد اور یگانگت کی علامت کے طور پر بنی ہے جو اس صوبہ کے لوگوں کا خاصہ تھا۔

موصوف نے کہا کہ: اب یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے اس میں آپ لوگ نہ صرف عبادت کریں گے بلکہ مجھے امید ہے کہ یہ مسجد ایک ایسی درس گاہ ہوگی جہاں اس کمیونٹی کے بڑے لوگ اپنی آئندہ نسلوں کو پُر حکمت باتیں بتائیں گے۔ یہ مسجد جو آپ لوگوں نے تعمیر کی ہے یہ صرف مسجد ہی نہیں بلکہ آپ کی مذہب کے ساتھ وفاداری کی علامت ہے۔ یہ مسجد امید اور امن کی علامت ہے۔ یہ مسجد اعتماد اور مثبت سوچ کی علامت ہے۔

موصوف نے کہا: مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کی کمیونٹی کے ایک دوست فیاض صاحب یہاں کی legislative assembly کے ممبر منتخب ہوئے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہاں کینیڈا آ کر مجھے مذہبی آزادی دی گئی اور میں اپنے طریق کے مطابق اپنے مذہب پر عمل کر سکتا ہوں۔ مجھے یہاں بولنے کی آزادی ہے اور میری فیملی محفوظ ہے۔ فیاض صاحب نے مزید اپنی تقریر میں کہا کہ میں کینیڈا کو اتنا کچھ نہ دے پاؤں گا جتنا کینیڈا نے مجھے دیا ہے۔ میں فیاض صاحب کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ مَیں فیاض صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اور آپ کی جماعت کے لوگوں نے کینیڈا کو بدلہ میں بہت کچھ دیا ہے۔ آپ لوگوں نے اپنا آپ، اپنے خاندان، اپنی تمام تر صلاحیتیں اور قابلیتیں اور تمام طاقتیں اور اعلیٰ اقدار کینیڈا کو دی ہیں۔ اور آج یہاں اس مسجد کی تعمیر اس بات کا ثبوت ہے۔

موصوف نے آخر میں کہا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک بار پھر سے شکر گزار ہوں۔ اسی طرح میں جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ساسکاچوان کی بہتری کے لئے کام کر رہی ہے۔ میں آپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ساسکاچوان کو اپنا گھر سمجھا ہے۔

Queen سٹی کے میئر Michael Fougere کا ایڈریس

☆اس کے بعد Queen سٹی کے میئر Michael Fougere نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ اکتوبر 2014ء میں کونسلر Fendura اور Mark Doherty کے ساتھ اس مسجد کے سنگِ بنیاد کے موقع پر یہاں موجود تھا اور اس وقت لوگوں کا جوش اور جذبہ قابل دید تھا۔ اور آج یہاں خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا بہت خوشکُن اور حیران کن احساس ہے۔ اس تقریب میں شمولیت میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے۔

موصوف نے کہا: ہمارے شہر کی پہچان اتحاد اور تنظیم کی وجہ سے ہے جس کا وزیرِ اعلیٰ نے بڑے اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اور آپ لوگ بھی پیار، محبت اور رواداری جیسی اقدار سے خوب واقف ہیں جس کی دنیا میں شدید کمی ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم لوگ تناؤ کے سمندر کے بیچ ایک امن اور سکون کے جزیرہ میں رہ رہے ہیں۔ ہمارا یہ صوبہ دوسروں سے اس لئے بھی مختلف ہے کہ ہم اس صوبہ میں دنیا کے کسی بھی علاقہ اور قوم سے آنے والے لوگوں کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کے لئے پیار اور رواداری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس لئے ریجائنا شہر کی نمائندگی میں اس تقریب میں شمولیت میرے لئے باعث اعزاز ہے اور میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ہمارے شہر اور صوبہ کو منتخب کیا ہے۔ آپ لوگوں سے یہ صوبہ مزید مستحکم ہوگا۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

ریجائنا پولیس کے چیف Evan Bray کا ایڈریس

☆اس کے بعد ریجائنا پولیس کے چیف Evan Bray نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

یہ میرے لئے ایک اعزاز ہے کہ مجھے آج یہاں بولنے کا موقع مل رہا ہے۔ آپ میں سے اکثر جانتے ہیں ریجائنا کے پولیس چیف ہونے کی حیثیت سے میرا تیسرا ہفتہ ہے۔ جب میں نے یہ پوزیشن سنبھالی تو پہلے ہفتہ ہی مجھے ایک احمدی دوست محمد فیاض صاحب کی کال آئی کہ وہ مجھے سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے سمجھا کہ شاید انہوں نے صرف میرا دفتر دیکھنا ہوگا۔ لیکن جب وہ آئے تو انہوں نے حضور کے اہم دورہ کا ذکر کیا اور ہم نے سیکیورٹی سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق گفتگو کی۔

موصوف نے کہا: میرے ساتھ اس وقت ساسکاچوان پولیس سروس، RCMP اور ریجائنا پولیس کے ممبرز موجود ہیں اور ہمیں بہت فخر ہے کہ ہمیں خلیفۃ المسیح کی سیکیورٹی کرنے کا موقع ملا۔ خلیفۃ المسیح ایک ایسا پیغام لے کر آئے ہیں جسے ہماری کمیونٹی بہت پسند کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں فخر ہے کہ ہم نے حضور کا پیغام دیگر مہمانوں تک پہنچانے میں مدد کی۔

موصوف نے کہا: جب ہم سوچتے ہیں کہ ہم نے اس شہر کو کس چیز سے محفوظ رکھنا ہے تو اکثر ہمارے ذہن جرم کی طرف جاتے ہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اس شہر کو نفرت، نسل پرستی اور تعصب سے محفوظ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ یہ شہر صرف اسی وقت صحت مند ہو سکتا ہے جب اسے محفوظ رکھا جائے اور اس مقصد کے لئے ہم ریجائنا اور پورے ساسکاچوان میں کام کر رہے ہیں اور اس بات پر فخر کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ ریجائنا میں نئی مسجد کا آج افتتاح ہو رہا ہے جس کا نام مسجد محمود رکھا گیا ہے۔ پس ہم آج اور آئندہ بھی ان دعاؤں اور نیک تمناؤں کا خیر مقدم کرتے رہیں گے جو مسجد کے ذریعہ سے کی جائیں گی۔ ہم شکر گزار ہیں کہ ان دعاؤں میں ہم بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بج کر دس منٹ پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا اردو ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ اور اس کے بعد تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو میں اس موقع پر تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے براہِ مہربانی ہماری دعوت قبول کی اور آج شام یہاں ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ آپ میں سے اکثر مسلمان نہیں ہیں اس لئے ایک اسلامی تقریب میں شمولیت آپ کی وسعت قلبی اور رواداری کو ظاہر کرتی ہے۔ لہٰذا میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے مشکور و ممنون ہوں۔ میرا شکریہ محض رسمی یا دکھاوا نہیں بلکہ یہ میرے ایمان کا حصہ ہے کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ جو شخص اپنے

ساتھی کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ آپ کی قدر کرنا دراصل میرا مذہبی فریضہ ہے اور یہ ہماری مذہبی تعلیمات کا ایک خوبصورت حصہ ہے جس پر میں اور تمام احمدی عمل پیرا ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے شکر کے یہ جذبات اس لئے بھی بڑھ جاتے ہیں کہ ہم اس وقت انتہائی نازک اور پُر آشوب حالات سے گزر رہے ہیں اور اسلامی دنیا کے حوالہ سے یہ بات بالخصوص حقیقت پر مبنی ہے۔ ہم سب اس حقیقت سے واقف ہیں کہ گزشتہ سالوں میں بعض نام نہاد انتہا پسند مسلمان تنظیمیں بنی ہیں جو اسلام کے نام پر انتہائی ہولناک مظالم ڈھا رہی ہیں۔ ایک طرف جہاں وہ آپس میں لڑ رہے ہیں، وہیں دوسری طرف اپنے حکمرانوں کے خلاف بھی جنگ کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض حکومتیں بھی اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے باغی گروہ جنم لے رہے ہیں جو شدید مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بعض مسلمان ملکوں میں معاشرتی نظام بالکل تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ ممالک امن کی بجائے ایک نہ ختم ہونے والے بے معنی فساد کے بھنور اور بربریت کی دلدل میں دھنس گئے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اُسے صرف انسانیت کے نام پر دھبہ ہی کہا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً یہ سچ ہے کہ یہ تنازعات یا تشدد محض مسلمان ممالک تک ہی محدود نہیں بلکہ بعض غیر مسلم ممالک میں بھی خانہ جنگی اور اضطراب نظر آ رہا ہے خاص طور پر اُن ترقی پذیر ممالک میں جنہیں اقتصادی مسائل کا سامنا ہے۔ بہرحال مسلمان ممالک میں موجود بے چینی کو ہی دنیاوی مسائل کا مرکز اور وجہ پریشانی سمجھا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان دہشت گرد اور تشدد پسند گروہ جنم لے چکے ہیں جو نہ صرف اپنے ملکوں میں گھناؤنے مظالم ڈھا رہے ہیں بلکہ اپنی اس دہشت گردی کو باہر کے ملکوں میں بھی لے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے گزشتہ کچھ عرصہ میں یہاں مغربی ممالک میں بھی انتہائی گھناؤنے حملے ہوئے ہیں جن کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ مثال کے طور صرف گزشتہ سال ہی پیرس، برسلز، اور لینڈو (Orlando) اور بعض دیگر بڑے شہروں میں دہشت گردی کے حملے ہوئے جن میں معصوم لوگوں کو بے رحمی اور وحشیانہ طریق سے قتل کیا گیا۔ ایسے واقعات نے مغرب میں غیر مسلموں کے اندر خوف کی فضا پیدا کر دی ہے جس کی وجہ سے اسلام سے خوف میں اضافہ ہوتا دکھائی دے رہا ہے جسے یہاں بالعموم اسلاموفوبیا (islamophobia) کی اصطلاح سے جانا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بے شک آپ اس تقریب میں شامل ہیں اور احمدی مسلمانوں سے آپ کا ذاتی رابطہ ہے لیکن اس کے باجود یہ ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض ہماری مسجد کے حوالہ سے خوف و خدشات رکھتے ہوں۔ آپ شاید سمجھتے ہوں کہ جب تک احمدی مسلمانوں کی مسجد نہیں تھی تو وہ معاشرے میں رچے بسے ہوئے تھے لیکن اب چونکہ ان کی اپنی مسجد بن گئی ہے اس لئے شاید اب یہ اپنی مساجد کے دروازے بند کر لیں اور باقی معاشرہ سے بالکل قطع تعلق ہو جائیں یا پھر اس مسجد کو دہشت گردی کی کارروائیاں کرنے کے لئے، حملوں کے منصوبے بنانے کے لئے اور معاشرہ کا امن تباہ کرنے کے لئے استعمال کریں۔ دنیا کے جن حالات کا میں نے ابھی ذکر کیا اس کے پیشِ نظر اگر آپ میں سے کسی کو یہ تحفظات ہیں تو اس میں مَیں آپ کو قصوروار نہیں ٹھہراؤں گا بلکہ میرے نزدیک تو ایسے خدشات مکمل طور پر جائز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ ان امور کی روشنی میں میں آغاز میں ہی آپ سب پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مسجدوں کی تعمیر کا مقصد بہت عظیم ہوتا ہے۔ یہ مسجدیں فتنہ و فساد پھیلانے کی بجائے درحقیقت دنیا میں حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کی بنیاد رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ کسی بھی مسجد کا سب سے اوّلین مقصد یہ ہے کہ وہاں لوگ جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے سامنے جھکیں اور اس کے رحم اور پیار کے طلبگار ہوں۔ تاہم صرف اپنی خوشحالی اور امن کے لئے دعائیں مانگ لینا کافی نہیں بلکہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ تمام لوگوں کے امن اور خوشحالی کے لئے دعا کرے خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا علاقہ سے ہو۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے آپ کے لئے پسند کرتا ہے۔

پس اگر ہم اپنے لئے امن، تحفظ، محبت اور احترام چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے لئے بھی یہی کچھ چاہیں۔ چنانچہ حقیقی مساجد فتنہ و فساد اور نفرت پھیلانے کی بجائے لوگوں کو یکجا کرنے اور تمام بنی نوع انسان کو محبت، باہمی عزت و احترام، ہم آہنگی اور سکون جیسی اقدار پر جمع کرنے کی نیت سے بنائی جاتی ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس اصول کا کامل مظہر تھے کہ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لوگوں کو اپنے خالقِ حقیقی سے دور ہوتا دیکھ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید غم اور دکھ ہوتا اور اس وجہ سے آپؐ کئی کئی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے سجدہ ریز رہتے۔ آپؐ انتہائی سوز کے ساتھ دعائیں کرتے کہ یہ لوگ کیوں اپنی اصلاح نہیں کر رہے؟ یہ لوگ ظلموں سے باز کیوں نہیں آتے؟ یہ لوگ کیوں برائیوں اور بدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے؟ اور کیوں یہ لوگ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے عذاب کا مَورد بنانے پر تُلے ہوئے ہیں؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دکھ اور تکلیف اس قدر گہری تھی کہ قرآن کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دکھ اور پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ کیا تُو اس وجہ سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ لوگ امن کے ساتھ نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہیں کرتے؟ غرضیکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کے ہر حصہ سے، ہر رگ و ریشہ سے انسانیت کے لئے لامتناہی رحم اور ہمدردی مترشح تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس لئے حقیقی مسلمان جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے ہیں وہ مسجدوں میں ہرگز بد ارادے یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کی نیت لے کر داخل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ تو اس مضبوط ایمان کے ساتھ مسجدوں میں جاتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا اور گریہ وزاری کریں کہ ساری دنیا امن کے ساتھ متحد ہو جائے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایک حقیقی مسجد تو ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے کے لئے امن کی ضامن ہوتی ہے۔ اور خدانخواستہ اگر کوئی مسجد ان نیک ارادوں کے ساتھ نہیں بنی تو اس کا مطلب ہے وہ اپنا مقصد پورا نہیں کر رہی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اسی قسم کی ایک نام نہاد مسجد بنائی گئی تھی جس کا مقصد معاشرہ میں فتنہ و فساد پھیلانا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مسجد کو گرانے کا حکم دیا کیونکہ یہ مسجد خدا تعالیٰ کی عبادت اور انسانیت کے حقوق ادا کرنے کے لئے نہیں بلکہ بد ارادے کے ساتھ تعمیر کی گئی تھی۔ اس لئے اس مسجد کو منہدم کر دیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ وہ اسلام کی اعلیٰ تعلیمات ہیں جن میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ مسجد

کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے صرف یہی ضروری نہیں کہ وہ اپنے خالق کے فدائی بنیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور انہیں فائدہ پہنچانے والے ہوں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت ہر طرح سے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کا خلاصہ دو فقروں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل محبت کرنا اور اس کے حقوق ادا کرنا اور دوسرا اُس کی مخلوق کے ساتھ محبت رکھنا اور اس کے حقوق ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مُسلمہ ہمیشہ سے ہی ان تعلیمات پر کاربند رہی ہے۔ اس لئے ہم جہاں بھی مساجد یا اپنی جماعتیں قائم کرتے ہیں وہاں جلد ہی دوسروں کی خدمت کرنے کی وجہ سے ہماری ایک پہچان بن جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری پہچان ہی یہی ہے کہ ہم انسانیت کی خاطر ہر ممکن قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ضرورت ہو جماعت احمدیہ مسلمہ انسانیت کی خدمت کے لئے صفِ اول میں کھڑی ہوتی ہے۔ ہم تمام دنیا میں بلاتفریق رنگ و نسل اور مذہب فلاحی کام کر رہے ہیں۔ ہمارا صرف یہی مقصد ہے کہ ضرورت مندوں کو آرام پہنچایا جائے اور انہیں بہتر زندگی کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہماری مساجد صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی جگہ نہیں ہیں بلکہ یہ مساجد ان مراکز کا بھی کام دیتی ہیں جہاں ہم جمع ہو کر مقامی لوگوں کی مدد کے مختلف طریقوں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی مساجد میں صرف یہی منصوبے بنائے جاتے ہیں کہ ہم مسکینوں اور محرومی کا شکار لوگوں کی تکلیفوں اور غموں کو کس طرح دور کر سکتے ہیں۔ صرف یہی سکیمیں بنائی جاتی ہیں کہ صعوبتوں کا شکار اور مصیبت زدہ لوگوں کی محرومی اور مایوسی کا بوجھ ہلکا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مثال کے طور پر ہم نے ترقی پذیر ممالک میں سینکڑوں سکول اور ہسپتال کھولے ہیں تا کہ دنیا کے اِن دور دراز علاقوں میں رہنے والوں کو تعلیم اور طبی سہولیات مہیا کی جاسکیں۔ اسی طرح ہم بہت سے ایسے دیہاتوں اور قصبوں میں صاف پانی مہیا کر رہے ہیں جہاں اس قسم کی سہولت پہلے موجود نہ تھی۔ یہاں مغرب میں رہتے ہوئے پانی کی اصل قدر جاننا بہت مشکل امر ہے۔ پانی مہیا کرنے والی کمپنیوں کو کچھ رقم ادا کر دینے سے ہماری ٹونٹیوں سے صاف پانی آنے لگتا ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا نہایت مشکل ہے کہ افریقہ اور دنیا کے بعض غریب حصوں میں رہنے والے لوگ اس بیش بہا نعمت کے لئے کس قدر ترسے ہوئے ہیں۔ پانی تو زندگی کا ذریعہ ہے لیکن اس کے باوجود دنیا کے بیشتر حصوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کی پانی تک پہنچ نہ ہونے کے برابر ہے۔ افریقن ممالک میں اگر بارشیں ہو جائیں تو ان کے تالاب بھر جاتے ہیں لیکن اکثر خشک سالی کی وجہ سے پانی کے تالاب خشک ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں پانی کی شدید قلت ہو جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حقیقت تو یہ ہے کہ دیہاتوں اور دور دراز علاقوں میں اگر بارشیں ہو بھی جائیں تو ان لوگوں کو صاف پانی مہیا نہیں ہوتا کیونکہ جن تالابوں کا پانی وہ استعمال کرتے ہیں وہ مختلف قسم کے بیکٹیریا اور مُضر مادّوں سے زہر آلود ہوتا ہے۔ یہ لوگ جو پانی پینے، نہانے، کھانا پکانے اور اپنے کپڑے دھونے کے لئے استعمال کرتے ہیں وہی پانی جانور بھی پیتے ہیں جو اکثر جانوروں کے فضلہ سے آلودہ ہو جاتا ہے۔ پھر یہ کہ یہ پانی ان کے نلوں سے نہیں بہہ رہا ہوتا بلکہ اس کی خاطر چھوٹے چھوٹے بچے اپنے سروں پر پانی کے برتن اُٹھائے کئی کئی کلومیٹر کا سفر پیدل طے کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں بھی کئی سال افریقہ میں رہ چکا ہوں اور یہ سب میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ایسی عمر میں جب کہ انہیں سکول میں ہونا چاہئے اور آزاد ہونا چاہئے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے شدید حالات سے مجبور ہو کر روزانہ ایک ایسے معمول کو برداشت کرتے ہیں جو یہاں مغرب کی آرام دہ زندگی میں رہتے ہوئے ہمارے لئے ناقابل تصور ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہاں ترقی یافتہ ممالک میں لوگوں کے روزمرہ کے مسائل تو نہایت معمولی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہماری پریشانی یہی ہوتی ہے کہ ہمارے بچے وقت پر سکول پہنچ جائیں یا اسی قسم کے چھوٹے موٹے مسائل ہیں۔ پسماندہ ممالک میں رہنے والوں کے لئے تو اس قسم کے معمولی مسائل صرف خام خیالی ہے۔ ان لوگوں کے بچے تو اُن سہولیات کی خاطر جو یہاں ہمارے بچوں کے پاس ہیں اپنا سب کچھ قربان کر دیں۔ کیا وہ اپنے خاندان کے روزمرہ کے استعمال کے لئے پانی لانے کے لئے دور دراز سفر کرنے کی بجائے ہر روز سکول جانے کی خاطر اپنا سب کچھ نہیں دے دیں گے؟ پس ان لوگوں کو آرام پہنچانے کے لئے اور ان کی تعلیم کی پیاس بجھانے کے لئے جماعت احمدیہ شمسی توانائی پر چلنے والے اور ہینڈ واٹر پمپس لگا کر انہیں پینے کا صاف پانی مہیا کر رہی ہے۔ جب یہ لوگ پہلی مرتبہ نلوں میں سے پانی بہتا دیکھتے ہیں تو اکثر ہمارے رضا کار اُس موقع کی تصاویر یا ویڈیو بنا لیتے ہیں اور بعد میں یہ تصاویر اور ویڈیوز مجھے بھی دکھاتے ہیں۔ ایک مفلسانہ زندگی گزارنے کے بعد ان لوگوں کے چہروں پر اور بالخصوص چھوٹے چھوٹے بچوں کے چہروں پر (جب کہ وہ اپنے دروازے کے بالکل سامنے پانی کو دیکھتے ہیں) آنے والی بے انتہا خوشی قابل دید ہوتی ہے۔ اُن کے لئے یہ بات ایسی ہے جیسے ان کی تمام امنگیں اور خواہیں حقیقت بن گئیں یا جیسے انہیں ساری دنیا کے خزائن حاصل ہو گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی مسلمان ان لوگوں کی خدمت کر کے فخر محسوس کرتے ہیں اور اس کو ایک فضل جانتے ہیں کہ ہمیں دوسروں کو سہولت اور آرام پہنچانے کا موقع ملا کیونکہ یہی اسلامی طریق ہے۔ پس اس سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں کہیں بھی جماعت احمدیہ مسلمہ مسجد تعمیر کرتی ہے تو وہاں کے مقامی لوگ جلد ہی جان لیتے ہیں اور اس بات کی کھلے عام تصدیق کرتے ہیں کہ یہ لوگ بے غرض ہو کر اور مذہب سے بالا ہو کر انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں اور ہر ممکن طور پر معاشرے میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اسی طرح احمدی مسلمان اُن لوگوں کی مدد بھی کرتے ہیں جو کہ قدرتی آفات کا شکار بن جاتے ہیں۔ اس کی حالیہ مثال ہیٹی میں چند ہفتے قبل آنے والا Hurricane Mathew ہے جس کے نتیجہ میں وہاں شدید تباہی و بربادی ہوئی ہے۔ اس طوفان کے فوراً بعد ہیومینٹی فرسٹ نے، جو کہ ہماری جماعت نے انسانیت کی خدمت کے لئے ایک تنظیم بنائی ہے، نے فوری طور پر وہاں رضا کار بھیجے جنہوں نے وہاں Royal Navy Dutch کے ساتھ مل کر امدادی کام کئے ہیں۔ ہمارے احمدی رضا کاروں کی کوششوں کا اُن پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ Dutch Naval Ship کے کمانڈر نے بعد میں ہماری کوششوں کو سراہتے ہوئے ایک خط میں لکھا کہ اس نے ہیومینٹی فرسٹ جیسی بے نفس اور خلوص اور جذبہ کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنے والی کبھی کوئی اَور تنظیم نہیں دیکھی۔ اس لئے مَیں ایک بار پھر کہوں گا کہ حقیقی مسجدوں اور حقیقی مسلمانوں سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا جہاد جھوٹا جہاد نہیں ہے یا دہشت گردی اور ظلم کرنے کا جہاد نہیں ہے بلکہ ہمارا

جہاد تو وہی جہاد ہے جس کی تعریف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی عمل کیا۔ ایک مرتبہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم دفاعی جنگ ، جو کہ زبردستی مسلمانوں پر مسلط کر دی گئی تھی، سے واپس تشریف لائے تو اپنے صحابہ کو فرمایا کہ وہ ایک چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں اور یہ بڑا جہاد خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اور نفسوں کی اصلاح کا جہاد ہے۔ لہٰذا ہمارا جہاد تلواروں، بندوقوں اور بموں کا جہاد نہیں ہے۔ ہمارا جہاد ظلم، بربریت اور ناانصافی کا جہاد نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا جہاد تو پیار، محبت اور خدا ترسی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو برداشت، انصاف اور انسانی ہمدردی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا جہاد ہے۔ اگر ہم نے کوئی جہادی گروپ بنائے ہیں تو وہ معصوم لوگوں پر وحشیانہ حملے کرنے اور ان کو مارنے کے لئے یا کلبوں، سٹیشنوں اور اس قسم کی دوسری جگہوں پر دہشت گردانہ حملہ کرنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان کا مقصد تو ہر وقت اور ہر جگہ تمام لوگوں کے حقوق قائم کرنا ہے۔ اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم وحشیوں کی طرح تلواریں یا بندوقیں نہیں چلاتے بلکہ ہمارے پسندیدہ ہتھیار تو پیار، محبت، ہمدردی اور سب سے بڑھ کر دعاؤں کے ہتھیار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ اب یہ مسجد بن چکی ہے اس لئے مجھے پورا یقین ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی مسلمان نہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ ہوں گے بلکہ پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت پر بھی توجہ دیں گے۔ ہمارے ہمسائے دیکھیں گے کہ یہ مسجد روشنی کی کرن ثابت ہوگی جو کہ معاشرے کو پیار، محبت اور شائستگی جیسی اقدار سے منور کرنے والی ہوگی۔ آپ لوگ دیکھیں گے کہ یہ مسجد کس طرح امن، خوشحالی اور تمام انسانیت کے لئے جائے پناہ بن جانے کی ایک روشن مثال بن جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً قرآن کریم نے ہمسایوں کے حقوق پر اس قدر زور دیا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف اس قدر توجہ دلائی کہ مجھے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو وراثت کا حقدار بنا دے گا۔ پس اگر اس مسجد کے ہمسایوں میں سے کسی کو اس مسجد کے حوالہ سے کوئی خدشہ یا خوف ہو تو وہ اسے کلیۃً ختم کر دے۔ ہم احمدی مسلمان اپنے ہمسایوں کا پورا خیال رکھتے، ان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ عزت سے پیش آتے ہیں تا کہ ہم اپنے ایمان کے تقاضے پورے کر سکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقامی احمدی یہ ثابت کریں گے کہ وہ یہاں کی لوکل کمیونٹی سے وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں اور اپنی تمام تر قابلیتوں کے ساتھ آپ سب لوگوں کی خدمت کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان الفاظ کے ساتھ مَیں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا اس تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور پھر سے کہتا ہوں کہ ہماری یہ مسجد ہمیشہ امن اور خیر خواہی کا مرکز بن کر رہے گی اور اس کے دروازے ہمیشہ ہر مذہب اور عقیدہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے کھلے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا۔ تو مہمانوں نے کھڑے ہو کر کافی دیر تک تالیاں بجاتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

عشائیہ کے بعد تمام مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آتے رہے۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور نے ہر ایک کے ساتھ گفتگو فرمائی۔

مہمانوں سے ملاقات کا یہ پروگرام قریباً نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے مسجد محمود تشریف لے آئے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے مسجد محمود میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 17 اور 24 فروری 2017ء)

صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب

ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ کی وفات پر منظوم کلام

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب، امریکہ

اک سپُوتِ سلسلہ ایک پیکر صدق و وفا
خدمتِ دینِ متیں کا حق ادا اُس نے کیا

نام بھی خورشید تھا اوصاف بھی خورشید تھے
جس طرف چلتا گیا اک روشنی کرتا گیا

کام جیسا بھی خلافت نے کیا اُس کے سُپرد
حکم کی تعمیل میں وہ آخری حد تک گیا

عہدِ بیعت کو نبھایا اُس نے احسن رنگ میں
ٹی آئی کالج تھا وہ یا ناظرِ اعلےٰ ہوا

یوں تو ایک امید تھا سب ملنے والوں کے لئے
باخدا اہلِ قلم کا وہ دلی ہمدرد تھا

مسئلوں کا حل کرنے کا ہُنر تھا اُس کے پاس
حوصلہ پا کر وہ لوٹا جو کوئی اس سے مِلا

چل دیئے ہیں چھوڑ کر قدسیؔ میاں خورشید "آہ"
الوداع اے عاشقِ صادق خلافت الوداع

2018 = 6 + 2012

چل دیا خورشید سب کو چشمِ تر کرتا ہوا

اپنے جذبوں سے صداقت کو امر کرتا ہوا
اک مسافر تھا اُجالوں میں سفر کرتا ہوا

جس کے ہر انداز پر بزمِ وفا کو ناز ہے
چل دیا خورشیدؔ سب کو چشمِ تر کرتا ہوا

ایک روشن سا ستارا اپنی راہ کو چل دیا
ظلمتِ شب کے اندھیروں میں سحر کرتا ہوا

ایک عجزو انکساری کا حسین پیکر تھا وہ
چل دیا اک شان سے جیون بسر کرتا ہوا

اک مسافر کیا گیا محفل کو ویراں کر گیا
کون ہوگا اس کے جیسا دل میں گھر کرتا ہوا

(مکرم عبدالصمد قریشی صاحب ربوہ)

میری پیاری والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ

مکرم راجہ مقصود احمد صاحب، سسکاٹون ساوتھ

ہماری والدہ نسیم اختر صاحبہ مورخہ 10 مئی 1939ء کو نورنگ ضلع گجرات میں پیدا ہوئیں اور 77 سال کی فعال اور مثالی زندگی گزارنے کے بعد مورخہ 17 ستمبر 2016ء کو سسکاٹون کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ کی اولاد میں تین بیٹے راجہ مقصود احمد، راجہ مقبول احمد، راجہ ذی شان احمد اور ایک بیٹی شازیہ منصور اہلیہ راجہ منصور احمد خالد سسکاٹون میں مقیم ہیں۔

خاکسار امی جان کی خوبیوں اور نیکیوں کا مختصراً بیان کرنے کی کوشش کرے گا۔ مجھے یاد ہے کہ بچپن میں امی جان ناشتہ کے وقت اعلان کیا کرتی تھیں کہ جو بچہ قرآن کریم کی تلاوت کرے گا ناشتہ صرف اسے ہی ملے گا اور میں اپنی والدہ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتا کہ انہوں نے مجھے نہ صرف ناظرہ قرآن مجید سکھایا بلکہ 15 سپارے لفظی ترجمہ کے بھی سکھائے۔ جن سے میں آج تک استفادہ کر رہا ہوں۔ اسی طرح اولاد میں چندہ دینے کی عادت کو پختہ کرنے کے لئے والد صاحب سے پیسے لے کر ہم سب بہن بھائیوں کو دیا کرتیں اور کہا کرتی تھیں کہ اپنا چندہ دے کر رسید لا کر مجھے دکھانا نیز اس رسید کو بھی خاص اہمیت دیا کرتیں اور سنبھال کر رکھنے کی تاکید کرتی تھیں۔

امی جان لجنہ اماء اللہ کی ہمیشہ سے ہی فعال ممبر تھیں۔ آپ کو بطور صدر لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ نصیرہ (ضلع گجرات) خدمت کا موقع ملا۔ بعد ازاں ربوہ میں جب محلّہ دارالنصر غربی (حلقہ منعم) کا قیام ہوا تو امی جان کو پھر سے بطور صدر لجنہ اماء اللہ پر کام کرنے کی توفیق ملی۔

1984ء میں ہمارے خالو جان کی تحریک پر ہمارے والدین نے نصیرہ ضلع گجرات سے ربوہ منتقل ہونے کا پروگرام بنایا۔ والد صاحب کے لئے ہجرت کا یہ فیصلہ خاصہ مشکل تھا کیونکہ پنجاب میں باپ دادا کی زمینوں کو چھوڑ کر چلے جانا عام طور پر اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس اہم فیصلہ میں بھی والدہ محترمہ نے بڑی جرات اور دلیری کا مظاہرہ کیا اور والد صاحب کو قائل کیا کہ ربوہ منتقل ہونے میں بہت فائدے ہیں اور سب سے بڑا فائدہ بچوں کی بہتر تربیت ہے اور ہم سب بچے اس بات کے گواہ ہیں کہ احمدیت سے وابستگی اور دینی تربیت کے لحاظ سے ہم نے ایک نمایاں تبدیلی کو نہ صرف دیکھا بلکہ محسوس بھی کیا اور استفادہ بھی کیا۔

ہر انسان کی زندگی میں بعض ایسے موڑ آتے ہیں کہ اس اہم موقع پر کئے جانے والا فیصلہ باقی تمام زندگی پر مثبت یا منفی اثرات چھوڑ جاتا ہے۔ یہ 1974ء کے بعد کی بات ہے ہم لوگ قطر میں رہائش پذیر تھے۔ والد صاحب اور والدہ محترمہ سکول ٹیچر کے طور پر کام کرتے تھے۔ احمدیت کی مخالفت ان دنوں زوروں پر تھی۔ قطر میں بھی شر پسندوں نے منصوبہ بندی کی اور احمدیوں کی گرفتاری کا عمل شروع ہوا۔ پولیس ہمارے گھر آئی اور والد صاحب کو گرفتار کر کے لے گئی۔ اس طرح والد صاحب کو بھی اسیر راہِ مولیٰ بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک دن انتظامیہ نے آ کر جیل میں والد صاحب سے کہا کہ آپ دل سے بے شک احمدی ہی رہیں۔ صرف اپنا انگوٹھا اس تحریر کے نیچے لگا دیں۔ اس کے بعد تم آزاد ہو اور یہ وہی تحریر تھی جس میں نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھوٹا مدعی نبوت ماننے کی تصدیق کروائی جاتی ہے۔ اگلے دن والد صاحب نے والدہ سے ملاقات کے دوران اس پیشکش کا ذکر کیا اور امی جان سے مشورہ مانگا۔ صدقے جاؤں اپنی اس عظیم ماں پر! آپ نے دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ ہمیں ان نوکریوں کی ایک ذرہ بھر پرواہ نہیں۔ ہمیں پاکستان واپس جا کر بھوک سے مرجانا قبول ہے لیکن ہم ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ چنانچہ ایک ماہ کی جیل کے بعد ہمیں بحری جہاز کے ذریعہ قطر سے نکال دیا گیا۔ اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی وہ بارش ہوئی کہ اس کے ذکر سے اکثر والدین کی آنکھیں نم ہو جاتیں۔

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب موصیان کی تعداد میں اضافے کے لئے تحریک کی تو امی جان نے بھی درخواست جمع کرائی۔ تین دفعہ مسلسل آپ کی درخواست مسترد ہوئی مگر آپ ہر دفعہ مالی قربانی کے جوش اور ولولے کے اظہار کے ساتھ درخواست پھر جمع کروا دیا کرتیں اور بالآخر آپ کو وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی توفیق مل گئی۔ الحمدللہ

ہمیشہ اپنا چندہ ایک سال پیشگی ادا کر دیا کرتی تھیں۔ آخری چند سالوں میں بینائی بہت کمزور ہو چکی تھی اور دعائیں بھول جاتی تھیں۔ وقفہ وقفہ سے سفید کاغذ پر مارکر سے کچھ دعائیں جلی حروف میں لکھوالیا کرتیں۔ کچھ عرصہ ان کا وِرد کیا اور پھر نئی دعائیں لکھوالیا کرتیں۔

خاندان کی لڑکیوں کو نصیحت کیا کرتی تھیں کہ لڑکی کی کامیابی کا سب سے اہم گر یہ ہے کہ وہ بیاہ کر جس گھر میں جائے تو اس خاندان میں ایسے گھل مل جائے جیسے وہ اِن میں سے ہی تھی اور اپنے میکے والوں کو بھول جانے کی کوشش کرے اور ہمارا خاندان اس بات کا گواہ ہے کہ امی جان بیاہ کر نصیرہ ضلع گجرات میں آئیں تو اپنے میکے خاندان کو جو 20 چک ضلع منڈی بہاوالدین تحصیل پھالہ میں تھا گویا بھلا ہی دیا۔

پنجوقتہ نمازیں، صدقہ وخیرات، رشتہ داروں سے حسن سلوک نیز اور بہت سی خوبیوں کی امی جان مالک تھیں۔

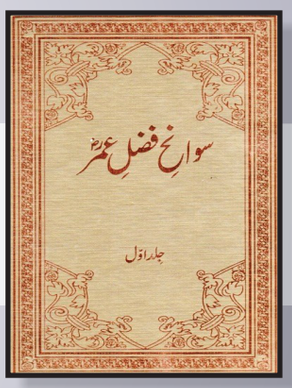

سوانح فضلِ عمرؓ - ایک تعارف

مکرم شیخ عبدالودود صاحب سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ کینیڈا

فروری 1886ء کو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم بیٹے کی خوشخبری دی۔ اس پیشگوئی کے الفاظ میں اس آنے والے مصلح موعود کی سوانح کا نقشہ کچھ یوں کھینچا گیا:

''وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ ...

نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔'' (مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 101-102)

ایک زمانہ گواہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری زندگی اس عظیم الشان پیشگوئی کی جیتی جاگتی تصویر تھی۔

آپؓ کی عمر صرف انیس برس تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ حضورؑ کی وفات کے معاً بعد کچھ لوگ گھبرا گئے کہ اب کیا ہوگا۔ اب سلسلہ کا کیا بنے گا؟ جماعت کا مستقبل کیا ہے؟ حضرت مصلح موعودؓ اس گھڑی آگے بڑھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ اے خدا! میں تجھے حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔ اپنے اس عہد کے بارہ میں حضورؓ فرماتے ہیں کہ انسانی زندگی میں کئی گھڑیاں آتی ہیں۔ سستی کی بھی چستی کی بھی۔ علم کی بھی جہالت کی بھی۔ اطاعت کی بھی غفلت کی بھی۔ مگر آج تک میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ میری گھڑی ایسی چستی کی گھڑی تھی ایسی علم کی گھڑی تھی ایسی عرفان کی گھڑی تھی کہ میرے جسم کا ہر ذرہ اس میں شریک تھا اور اس وقت میں یقین کرتا تھا کہ دنیا اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کے ساتھ مل کر بھی میرے اِس عہد اور ارادہ کے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 21 جون 1944ء)

آج ساری دنیا میں پھیلے ہوئے کروڑں احمدی اِس بات کے گواہ ہیں کہ آپؓ نے اپنی زندگی اسی مقصد کے لئے ہمہ تن وقف کر دی جس کے حصول کی خاطر آپؓ کے عظیم باپ کا ایک ایک لمحہ وقف تھا۔ آپؓ نے اس راہ میں اسی طرح جانی اور مالی اور جذباتی قربانیاں دیں جس طرح جلیل القدر باپ زندگی بھر دیتا رہا اور اسی طرح اس راہ میں دکھ پر دکھ جھیلے اور مشقتوں پر مشقتیں اٹھائیں۔ غرضیکہ آپؓ نے اپنا یہ تاریخ ساز عہد اِس خوبصورتی کے ساتھ نبھایا کہ اب وہ ایک ایسی دائمی حقیقت بن چکا ہے جس کے نقوش رہتی دنیا تک قائم رہیں گے۔

کسی بھی تاریخ ساز شخصیت کے حالاتِ زندگی قلم بند کرنا ایک انتہائی مشکل امر ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) لکھتے ہیں کہ:

''حضرت فضلِ عمر مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی سوانحِ حیات کئی پہلوؤں سے عام دنیاوی رہنما یا جرنیل یا اہلِ قلم کی سوانح سے مختلف اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔... آپ ان ممتاز ابنائے آدم میں سے تھے جو صدیوں ہی میں نہیں بلکہ ہزاروں سال میں کبھی ایک بار افقِ انسانیت پر طلوع ہوتے ہیں اور جن کی روشنی صرف ایک نسل کو نہیں بلکہ بیسیوں انسانی نسلوں کو اپنی ضیا پاشی سے منور کرتی رہتی ہے۔'' (سوانح فضل عمرؓ۔ جلد اول، صفحہ ج۔د)

حضرت مصلح موعودؓ جیسی ہمہ جہت شخصیت کی سوانح کا چند جلدوں میں احاطہ کرنا گویا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔

مسلسل باون (52) سال آپؓ نے خلافتِ احمدیہ کی عظیم ذمہ داریوں کو سرانجام دیا۔ اس دوران آپ کے خطابات، تقاریر اور مختلف تقاریب کے مواقع پر خطابات کی تعداد ہی ہزاروں تک جا پہنچتی ہے۔ بیسیوں اہم تصانیف ہیں۔ سینکڑوں سفر اور دیگر مشاغل کا ذکر اخبارات کے ہزار ہا صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ حضورؓ کی عملی زندگی بے شمار کارناموں، خدائی تائیدات اور نصرتِ الٰہی سے بھرپور کامیابیوں کی ایک نہ ختم ہونے والی داستان ہے۔

سوانح فضلِ عمرؓ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تصنیف و ترتیب کا ابتدائی کام حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحبؓ نے سر انجام دیا جس کی بعد میں پہلی دو جلدیں حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) نے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ مقامِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضورؒ نے یہ ذمہ داری مولانا عبدالباسط صاحب شاہد کو سونپی جنہوں نے سارا مسودہ بڑی محنت سے اکٹھا کیا جسے بعد میں جماعت کے دوسرے بزرگان حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہرؒ، صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور مولانا نسیم سیفی صاحب نے جائزہ لینے کے بعد اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

اس سیٹ میں شامل چند عناوین اس طرح ہیں:

☆ جلد اول۔ پیشگوئی مصلح موعود، مذہبی پس منظر اور احمدیت کا مختصر تعارف، موعود بیٹے کی ولادت، بچپن، تعلیم و تربیت اور عنفوانِ شباب، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال، خلافتِ اولیٰ کا قیام، عہدِ خلافتِ اولیٰ کے آخری ایام، خلافتِ ثانیہ کا قیام، انکارِ خلافت کا فتنہ اور اس کی مختلف اشکال

☆ جلد دوم۔ انکارِ خلافت کا پہلا فتنہ، دعا، عزم اور توکل علی اللہ، جماعت کی دنیوی ترقی، انجمن ترقی اسلام، غیر مسلم زائرین سے ملاقاتیں، نظامِ جماعت احمدیہ کی تشکیل و ترویج، صدر انجمن احمدیہ، عمومی نگرانی اور محاسبہ، مجلسِ مشاورت کا قیام اور طریقِ کار، ملتِ اسلامیہ کی سیاسی خدمات، تحریک خلافت، تحریک شدھی

(باقی صفحہ 38)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

رپورٹ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیس ویلیج

16 دسمبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں عشاء کی نماز کے بعد جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

تلاوت قرآن کریم اور ان کے اردو انگریزی ترجموں کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اغراض ومقاصد پر مختصر روشنی ڈالی۔

بعدہ مکرم طاہر احمد صاحب نے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثالی عشق کے موضوع پر اردو میں تقریر کی۔

ان کے بعد مکرم ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب، سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کینیڈا نے تانیہ خاں سکالرشپ ایوارڈ 2017ء کا اعلان کیا جو مکرمہ انیقہ چوہدری صاحبہ بنت مکرم طاہر احمد ناصر صاحب، وان کو مسجد کے مستورات کے حصہ میں دیا گیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلیج کی تھی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت ایک بے نظیر اور بے مثال شوہر کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

اجلاس کے اختتام پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری کینیڈا نے سیرت کے حوالہ سے نہایت مختصر خطاب کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔

اس جلسہ میں پیس ویلیج کی تمام جماعتوں نے شرکت کی۔ کل حاضری ایک ہزار تھی جن میں سے پانچ سو مرد اور پانچ سو خواتین شامل تھیں۔ اختتام پر جلسہ میں شامل ہونے والوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ کی پیش کی گئی۔

(رپورٹ وتصاویر: اسد سعید)

رپورٹ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ویسٹن جماعت

ویسٹن جماعت کے زیر اہتمام، مورخہ 22 دسمبر 2017ء بروز جمعہ ٹورانٹو گرینڈ بنکوئٹ ہال میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت محترم عبدالحلیم طیب صاحب، نائب امیر جماعت کینیڈا نے کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولانا امتیاز احمد سرا صاحب نے سیرت النبی کے نہایت درخشاں پہلو، آنحضور کی پر امن تعلیمات برائے اخوت ویگانگی کے عنوان سے خطاب کیا۔

محترم عبدالحلیم طیب صاحب نے سیرت النبی کے حوالے سے قیامِ مساجد کی برکات کے حوالہ سے خطاب کیا۔ قرآنِ کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے حوالے سے آپ نے بیان کیا کہ اسلام کی ترقی، قیام مساجد میں پنہاں ہیں۔ آپ نے بتایا کہ گذشتہ تین سالوں میں کینیڈا جماعت نے بائیس ملین ڈالر سے زائد رقم تعمیر مساجد کے لئے جمع کی ہے اور اب ویسٹن جماعت اپنی مقامی مسجد کے قیام کے لئے انشاء اللہ عطیات جمع کرے گی۔

بعد ازاں محترم سید طارق احمد شاہ صاحب، لوکل امیر ویسٹن جماعت نے ویسٹن جماعت کی مقامی مسجد کے قیام کے سلسلہ میں باقاعدہ عطیات جمع کرنے کی مہم کا آغاز کیا۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ ویسٹن جماعت، جو کہ کینیڈا کی ایک بہت بڑی جماعت ہے، وہ انشاءاللہ ضرور خدا کا گھر بنانے میں کامیاب ہوگی۔

اپنے کلیدی خطاب میں محترم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلیج نے حاضرینِ جلسہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اسوہ کو اپنانے کی اہمیت اور افادیت پر زور دیا۔

نامساعد موسم کے باوجود مرد وخواتین کے علاوہ بچوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جلسہ میں بعض غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ دعا کے بعد حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

(رپورٹ وتصاویر: عطاالقدوس طاہر صاحب)

ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا

روہنگیا مسلمانوں کی امداد کے لئے عطیات جمع کرنے کی مہم

وزیراعظم کینیڈا کا خصوصی پیغام، کینیڈا کے معروف سیاست دان Hon. Bob Rae

ممبر پارلیمنٹ، وفاقی وزیر اور دیگر عمائدین کی شرکت

نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف

یوں تو کئی دہائیوں سے روہنگیا مسلمانوں کو مظالم کا نشانہ بنایا جارہا ہے لیکن 2017ء میں ریاستی سرپرستی کے تحت جس نسلی عصبیت کا مظاہرہ کیا گیا وہ نسل کشی کی ایک بدترین مثال ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر نے ستمبر 2017ء میں ایک پریس ریلیز کے ذریعہ پانچ لاکھ بے گناہ انسانوں کے ساتھ جبر وتشدد کے اِن گھناؤنے واقعات پر عالمی برادری سے میانمار کے نہتے مسلمانوں کی مدد کا تقاضا کیا۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

’’تمام احمدی مسلمانوں کو میانمار میں روہنگیا مسلمانوں پر جبر و تشدد کے اِس رویّہ پر دلی صدمہ پہنچا ہے اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ یہ تمام بے رحمیاں اور ناانصافیاں فی الفور ختم ہوجائیں۔ اِن مسلمانوں کو کھلے عام اور بے دھڑک نشانہ اِس لئے بنایا جارہا ہے کہ خود عالم اسلام گروہ بندی اور فرقہ واریت کا شکار ہے۔ اگر مسلمان برادری اور اقوام میں باہمی اتحاد ہوتا تو ایسے المناک واقعات کبھی رونما نہ ہوتے۔

میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی جانب سے اُمید رکھتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ عالمی برادری متحد ہوکر میانمار میں مسلمانوں کی مدد کرے، اِس کوشش میں مسلم اقوام کو سب سے آگے ہونا چاہیے۔

میں دُعا کرتا ہوں کہ میانمار کے مسلمانوں کی یہ پریشانی اور درحقیقت دنیا کے تمام ایسے لوگ جن کے مذہبی حقوق پامال کئے جارہے ہیں کی پریشانیاں اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔ ہمارا ایمان ہے کہ تمام لوگوں کو بلاخوف اپنے عقیدہ اور مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہونی چاہئے اور یہ کہ تمام لوگ اپنے ملکی قوانین کے تحت برابر ہونے چاہئیں۔‘‘

www.khalifaofislam.com/press-releases/rohingya-persecution

تقریب کا آغاز

ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا نے روہنگیا مسلمانوں کی امداد کا کام تو بہت پہلے سے شروع کر رکھا ہے لیکن یکم دسمبر 2017ء کو عطیات جمع کرنے کے لئے ٹورانٹو گرینڈ بنکوئٹ اینڈ کنونشن سنٹر کے وسیع وعریض ہال میں ایک ڈنر کا اہتمام کیا گیا۔ جہاں داخلہ ٹکٹ 70 ڈالر رکھا گیا تھا۔ سات بجے شام یہ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا تقریباً 1200 مرد وخواتین اِس کارِ خیر میں شامل تھے۔

7 بج کر 25 منٹ پر تقریب کا آغاز ہوا عزیزم لبیب احمد جنود صاحب نے سورۃ الحج کی آیات نمبر 9 تا 10 کی تلاوت اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

پروگرام کا تعارف کرواتے ہوئے ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے ڈائریکٹر محترم مبشر احمد خالد صاحب نے بتایا کہ آج ہم اُن روہنگیا مسلمان کے لئے عطیات جمع کرنے کی مہم میں شامل ہیں جو میانمار میں شدید انسانی اور جغرافیائی سیاست کا شکار ہیں۔ اب تک تقریباً ایک ملین لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور بہت سے سرحد پار بنگلہ دیش میں وقتی طور پر مہاجر کیمپوں میں زندگی گزار رہے ہیں۔ مبشر خالد صاحب نے بتایا کہ ہماری اِس مہم میں آج یہاں بہت سے معزز مہمان بھی شامل ہیں۔

وزیراعظم کینیڈا کا پیغام

Hon. Judy Sgro ممبر پارلیمنٹ محترمہ جوڈی سگرو جو جماعت احمدیہ کینیڈا سے انتہائی خلوص کا رشتہ رکھتی ہیں اور ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے ایڈوائزری بورڈ کی ممبر بھی ہیں، اسٹیج پر تشریف لائیں اور اِس موقع کے لئے وزیراعظم کینیڈا Right Honourable Justin Trudeau کی طرف سے خصوصی پیغام پڑھ کر سُنایا۔ وزیراعظم کینیڈا نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ 1995ء سے ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا دنیا بھر میں اور یہاں کینیڈا میں غربت کو دور کرنے اور دوسروں کے معیار زندگی کو بلند کرنے میں کوشاں ہے۔ یہ تنظیم ساری دنیا میں قدرتی آفات میں گھرے ہوئے لوگوں کی انسانی ہمدردی کے لئے پابند ہے اور دنیا میں بہت سے ہنگامی امداد کے پراجیکٹس پر کام کرچکی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج کی شام جمع ہونے والے عطیات بنگلہ دیش میں روہنگیا مہاجرین کی مدد کے لئے استعمال ہوں گے اور میں تمام شامل ہونے والوں کے فراخدلانہ رویّہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، میں تمام رضا کاروں کی محنت اور لگن کا بھی شکرگزار ہوں۔ آپ نے گورنمنٹ آف کینیڈا کی جانب سے اِس مہم کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

انسانی ہمدردی کے لئے قربانی کی اہمیت

محترم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس وبلیج نے انسانیت کی ہمدردی کے لئے قربانی کی اہمیت پر اسلامی نقطہ نظر پیش کیا۔ آپ نے قران کریم اور احادیث نبویؐ کے حوالہ جات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کو کس قدر اہمیت دی ہے اور اِس راہ میں قربانی خدا کی رضا کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اسلامی تعلیمات کی بنیاد باہمی اخوت، بھائی چارے اور ہمدردی پر مبنی ہے۔ اپنی کم مائیگی کے باوجود دوسروں کی ضرورتوں کو پورا کرنا ہی اصل قربانی ہے۔ پاور پوائنٹ کی مدد سے پیش کئے جانے والے اِس خطاب کے آخر میں آپ نے اِسی موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ایک پُرشوکت اقتباس پیش کیا۔

خضر کریم صاحب کا خطاب

مولانا صاحب موصوف کے خطاب کے بعد ہیومینٹی فرسٹ کے ایک رضا کار عزیزم خضر کریم صاحب نے ویڈیو کلپس کی مدد سے ہیومینٹی فرسٹ کے موجودہ اور آئندہ پروگراموں کی تفصیلات بیان کیں۔ جس میں پینے کے پانی کی فراہمی، خشک خوراک کے تھیلوں کی تقسیم، تعلیمی سہولتوں کے لئے سکولوں کا قیام اور صحت کے مراکز خاص طور پر آنکھوں کے آپریشن کے بارہ میں تفصیلات سے آگاہ کیا۔

دلچسپ معلوماتی مقابلہ

پروگرام کے اگلے مرحلہ میں تمام حاضرین کے لئے ایک

دلچسپ معلوماتی مقابلہ تھا جس کے سوالات سکرین پر دکھائے جارہے تھے اور حاضرین نے اپنے سیل فون پر وائی فائی کی مدد سے فوراً اُس کا جواب دینا تھا۔اِس انٹرایکٹو گیم میں حاضرین اور خصوصی طور پر نوجوانوں نے بہت دلچسپی لی۔اوّل اور دوئم آنے والوں کو محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کا خطاب

محترم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نے ہیومینٹی فرسٹ کی رضا کارانہ مصروفیات کا احاطہ کرتے ہوئے اپنے خطاب میں گذشتہ چند ماہ میں دنیا میں رونما ہونے والی قدرتی آفات، خانہ جنگی، مذہبی انتہاپسندی اور قحط سالی کا ذکر کیا۔آپ نے بتایا کہ چند ہفتہ قبل فلوریڈا میں آنے والے طوفان میں 6 ملین لوگوں کو اپنے گھر چھوڑنے پڑے جو امریکی تاریخ میں سب سے بڑی ہجرت تھی، پھر سوریا کی خانہ جنگی جہاں سے لاکھوں شامی باشندوں کو ہجرت کرنا پڑی۔یمنی جنہیں قحط سالی نے ہجرت پر مجبور کردیا، افریقہ میں باغیوں کے تشدد کی وجہ سے لوگوں کو گھر چھوڑنے پڑے، میکسیکو کے لوگ منشیات کے کاروبار اور تشدد سے تنگ ہیں، پاکستان جہاں احمدی مسلمان عقیدہ کی بنیاد پر شدید تعصب کو جھیل رہے ہیں اور آج ہم روہنگیا مسلمانوں کی ظالمانہ نسل کشی کی داستانیں سُن رہے ہیں، مظلوم روہنگین کسی بھی طریقہ سے اپنی جانیں بچانے کی کوشش میں ہیں۔آپ نے بتایا کہ اُن میں سے کچھ کینیڈا پہنچ سکے ہیں اور آج یہاں ہمارے ساتھ ہیں۔اگر دنیا کی حکومتیں اِن کے لئے اپنے دروازے کھول بھی دیں تو اِن بے خانماں بچوں عورتوں اور بوڑھوں کے سر پر نہ کوئی سائبان ہے نہ تن ڈھانپنے کو کپڑا ہے۔بھوک اور بیماری کا شکار اِن لوگوں کی جیب میں دوا کے لئے پھوٹی کوڑی بھی نہیں۔سب سے بڑھ کر انہیں ہر لحہ امیگریشن پولیس اور جیل کا خطرہ ہے۔چند لمحوں کے لئے اُن کی دنیا کا تصور ذہن میں لائیں۔ہر شخص ایک دکھ بھری داستان ہے، تشدد، بیماری، پریشانی، بے یقینی اور موت کے سائے منڈلا رہے ہیں۔یہ فرضی کہانیاں نہیں ہیں تلخ حقائق ہیں۔ذرا سی دیر کے لئے سوچیں۔آپ کی روح کانپ جائے گی۔ایسی صورت میں آپ اُن کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ اور اِس سے اہم یہ کہ آپ اُن کے لئے کیا کرنے کو تیار ہیں؟ شاید آپ یہ سوچیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے اور کہاں سے شروع کرنا چاہئے؟ اگر آپ میں بنی نوع انسان سے ہمدردی کا جوش وجذبہ موجود ہے تو آپ کی راہ میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔اب آیئے اُن چھ لاکھ روہنگیا مہاجرین کی طرف جو کاکس بازار کے میدانوں میں پڑے ہیں، ہمیں اُن کے لئے مہاجر کیمپ بنانے ہیں اور اُنہیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنا ہے ہیومینٹی فرسٹ نے ماہ ستمبر سے یہ کام شروع کر رکھا ہے اور اب تک:

☆ 4 مہاجر کیمپ بنا چکے ہیں۔

☆ 81 بیت الخلاء تعمیر کئے گے ہیں۔

☆ 56 ٹیوب ویل اور صاف پانی کے ٹینک لگائے گئے ہیں۔

☆ ایک بیت الخلاء روزانہ 200 افراد استعمال کرتے ہیں لہٰذا اِس سہولت سے روزانہ 16,200 لوگ استفادہ کرتے ہیں۔

☆ ایک ٹیوب ویل 40۔50 خاندانوں کے لئے کارآمد ہے لہٰذا 22,400 افراد کے لئے صاف پانی مہیا ہے۔

☆ ہم ایک کیمپ میں ہنگامی طبی امداد اور دوائیاں بھی پہنچا رہے ہیں جہاں روزانہ 300۔400 مریضوں کو ابتدائی طبی امداد دی جارہی ہے۔حفظان صحت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے تحت دوسرے کیمپ میں بھی ہنگامی طبی امداد کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں جہاں 100۔150 مریضوں کا علاج روزانہ کیا جارہا ہے۔

☆ اِس طرح تقریباً 22,100 مہاجرین کو مفت طبی سہولتیں مہیا کی گئیں ہیں۔

☆ تیسرے کیمپ میں 1000 مہاجرین کو پکا ہوا گرم کھانا مہیا کیا جارہا ہے۔اِس طرح پچھلے دو ماہ میں 27,230 مہاجرین کو کھانا پہنچایا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ہم یہ سب کچھ کر رہے ہیں لیکن کب تک؟ آج جمع ہونے والی رقم سے صرف تین ماہ کے اخراجات کے لئے کافی ہے۔اُس کے بعد کیا ہوگا، یہ سوال میں آپ سب کے سامنے رکھتا ہوں، یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کی بڑی تعداد اپنی زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر ہجرت کے دور سے گزر چکی ہے، ہم اُن سب کو کیسے بھول سکتے ہیں جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت تو ہماری جماعت کی دس شرائطِ بیعت کا حصہ ہے۔

Hon. Bob Rae کا خطاب

کینیڈا کے معروف سیاست دان Hon. Bob Rae جو نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کی جانب سے صوبہ اونٹاریو کے پہلے پریمیئر تھے اور فیڈرل لبرل پارٹی کے صدر بھی رہ چکے ہیں، سماجی انصاف کے حوالہ سے سیاسی حلقوں میں جانا پہچانا نام ہیں۔روہنگین مسلمانوں کے حالیہ انخلاء کے شروع ہوتے ہی کینیڈا کے وزیر اعظم عزت مآب جسٹن ٹروڈو نے آپ کو میانمار کے لئے خصوصی سفارت کار مقرر کیا۔عزت مآب باب رے کا جماعت احمدیہ کینیڈا سے رشتہ بہت پرانا ہے۔آپ نوے کی دہائی سے جماعت کی تقریبات میں شامل ہوتے آرہے ہیں۔آپ نے اپنے حالیہ دورہ بنگلہ دیش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روہنگیا مہاجرین کے حالات نا قابل یقین حد تک اذیت ناک ہیں۔آپ نے مشکلوں میں گھرے مہاجرین کی مدد کے لئے پُرزور اپیل کی آپ نے فرمایا کہ کینیڈین حکومت کو مہاجرین کے اِس مشکل وقت میں نمایاں طور پر مدد کرنے کی ضرورت ہے۔

وفاقی وزیر کا خطاب

عزت مآب باب رے کے خطاب کے بعد ممبر پارلیمنٹ اور فیڈرل سائنس منسٹر آنریبل کرسٹی ڈنکن Hon. Kristy Duncan نے حاضرین سے خطاب کیا۔آپ نے ہیومینٹی فرسٹ کی رضا کارانہ کوششوں کو سراہا اور اپنی طرف سے تمام ممکنہ تعاون کا یقین دلایا۔

انٹاریو پروگریسو کنزرویٹو پارٹی

وفاقی وزیر کے بعد اونٹاریو پروگریسو کنزرویٹو پارٹی کے امیدوار Mr. Stephen Leece نے مختصر خطاب کیا۔اور بنگلہ دیش میں گھرے ہوئے روہنگین مہاجرین کے لئے امداد کے اپیل کی۔

ڈپٹی میئر سٹی آف وان کا مختصر خطاب

سٹی آف وان کے ڈپٹی میئر Mario Ferri نے حاضرین خطاب کیا اور ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔روہنگین مہاجرین کے لئے دل کھول کر عطیات پیش کرنے کی تحریک کی۔

محترم امیر صاحب کا اختتامی خطاب اور دُعا

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے مختصر خطاب میں تمام حاضرین اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کینیڈا کی جانب سے پچاس ہزار ڈالر کا چیک روہنگین مہاجرین کی امداد کے لئے چیئرپرسن ہیومینٹی فرسٹ کو پیش کیا۔اِس کے ساتھ کچھ مخیّر احباب کی طرف سے بڑی رقوم کے عطیات کا اعلان کیا گیا۔دُعا کے بعد حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

Humanity First
Fondation Trillium de l'Ontario

Humanity First

Humanity First
Humanity First Canada
$50,000
Fifty Thousand Dollars Only ----
/100 DOLLARS

Humanity First

Humanity First
Fondation Trillium de l'Ontario

Humanity First

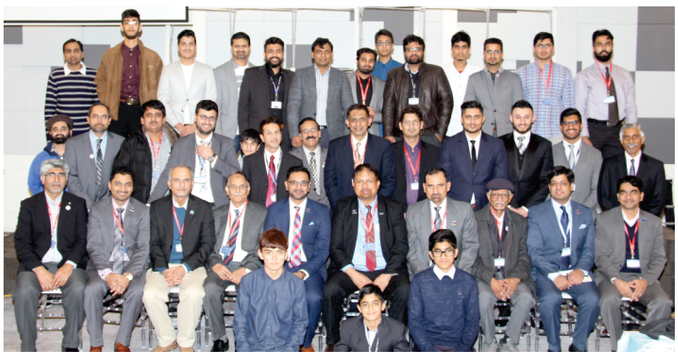

Humanity First
RESTORING
A FUTURE
Government of Canada
VAUGHAN

53

بقیہ از صحابیاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتِ رسولؐ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمدی عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’تمہارا بھی دعویٰ ہے کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ اسلام پر ایمان لائی ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں گویا دوسرے لفظوں میں تم صحابیاتؓ کی بروز ہو۔ لیکن تم صحیح طور پر بتاؤ کہ کیا تمہارے اندر دین کا وہی جذبہ موجزن ہے جو صحابیاتؓ میں تھا۔ کیا تمہارے اندر وہی نور موجود ہے جو صحابیاتؓ میں تھا؟ کیا تمہاری اولادیں ویسی ہی نیک ہیں جیسی صحابیاتؓ کی تھیں؟ اگر تم غور کرو تو تم اپنے آپ کو صحابیاتؓ سے بہت پیچھے پاؤ گی۔

(الازھار لذوات الخمار مرتبہ مریم صدیقہؓ صفحہ 420)

آج ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دم بھرتی ہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ (زرقانی، جلد 6، صفحہ 285)

کہ جب کسی کو کوئی چیز پیاری ہوتی ہے تو وہ کثرت سے اس کا ذکر کرتا ہے۔

پس آیئے! اپنے محسن محبوبؐ پر پورے اخلاص و محبت اور دل کی رقت و سوزش سے درود بھیجیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی اس دلی خواہش کے مطابق کہ ’’صدق دل سے فضا میں اتنا درود بکھیرا جائے کہ فضا کا ہر ذرہ اس سے مہک جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 فروری 2006ء)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْد

خدا کرے کہ ہم آپؐ کے دائمی زندگی بخش پیغام کہ:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب، باب علامۃ الحب فی اللہ، 6168)

انسان اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے، کے مطابق آخرت میں آپ کے دیدار اور رفاقت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔

ہماری زبانیں ہمیشہ اپنے محسن کے احسانات کو یاد کر کے حمد و ثنا کے گیت گاتی رہیں۔ ہمارے دل ہمیشہ اس جاہ و جلال والے نبی کی محبت سے پُر رہیں۔ ہم ہمیشہ قرآن مجید کی محبت سے تلاوت کرنے والیاں ہوں۔ اور ہمارے اخلاق و کردار قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہوں۔ ہم آپ کی عبادت کے نمونوں سے اپنی عبادت کے محل تعمیر کرنے والیاں اور آپؐ کے شمائل حسنہ سے اپنی زندگی کو زینت دینے والیاں بنیں۔ ہم

آپؐ کے صحابہؓ اور صحابیاتؓ سے محبت رکھیں کیونکہ ان سے محبت رکھنا محبت رسولؐ ہے اور محبت رسولؐ میں محبت الٰہی مضمر ہے۔

یَا رَبِّ فَارْحَمْنَا بِصَحْبِ نَبِیِّنَا
وَاغْفِرْ وَاَنْتَ اللّٰہُ ذُو الْاٰلَاءِ

(القصائد الاحمدیہ، صفحہ 240)

اے میرے رب! ہم پر بھی نبیؐ کے صحابہؓ کے طفیل رحم کر اور ہماری مغفرت فرما اور تو ہی نعمتوں والا ہے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بقیہ از سوانح فضلِ عمرؓ۔ ایک تعارف

☆ جلد سوم۔ ذیلی تنظیمیں، سفرِ یورپ، خدمتِ قرآن، جنگ عظیم، آل انڈیا کشمیر کمیٹی، تحریکِ جدید، دعویٰ مصلح موعود، وقفِ جدید

☆ جلد چہارم۔ قادیان کی ترقی، داغِ ہجرت، تعمیر مرکز ربوہ، بین الاقوامی خدمات، استحکامِ پاکستان، ایامِ ابتلا اور مصائب 1953ء، حضرت فضلِ عمرؓ کی تصانیف، نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جانا

☆ جلد پنجم۔ جلوہ صد رنگ، عشق رسول ﷺ، عبادات میں شغف و انہماک، مخالفوں سے حسنِ سلوک، علمی ذوق، تربیت کے انداز، مہمان نوازی، محنت کی عادت، بعض سفر اور خطوط، عائلی زندگی، سحر انگیز شخصیت

مندرجہ بالا جلدوں میں حضرت فضلِ عمرؓ کی سیرتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔ آپؓ کی حیاتِ مبارکہ ہمارے لئے روشنی کا مینار ہے جس سے ہم اپنی منزل کا تعین کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مشعلِ راہ سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حضورؓ کی بیش قیمت نصائح پر دل و جان سے عمل کرتے ہوئے انہیں ہمیشہ زندہ رکھیں اور حضورؓ کی دعاؤں سے بہرہ مند ہوتے رہیں۔ آمین

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

مصلح موعود: ایک ماہِ تمام

محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ

تھی خبر جس کی صحائف میں تو وہ محمود تھا
تو وہی مصلح مقدس تھا وہی موعود تھا
جس قدر خبریں مسیح کی آمدِ ثانی کی تھیں
ان سبھی خبروں میں تیرا تذکرہ موجود تھا
سب حدیثوں کی کتب میں ذکر ہے تیرا لکھا
اس سے ثابت ہے کہ رتبہ تھا ترا بے حد بڑا
تو دعاؤں کا ثمر تھا مہدیِ معہود کی
کس طرح عرشیؔ بیاں تعریف ہو محمود کی
نیم باز آنکھیں تھیں گو نصرت جہاں کے لال کی
پھر بھی رکھتی تھیں خبر ہر چیز کے پاتال کی
حسن و احساں میں مسیحِ پاک کی تصویر تھا
دیں کی غیرت میں مگر تو اک کھلی شمشیر تھا
تو کہاں اک فرد تھا، اک عہد تھا اک دور تھا
رخ بدل دیتے ہیں جو دنیا کا، وہ شہ زور تھا
کارنامے تیرے لکھ پاؤں نہیں میرا مقام
ہے قلم میرا شکستہ اور تو ماہِ تمام
میرے پیارے تجھ کو کرتی ہوں عقیدت سے سلام
عجز آڑے آ گیا مجھ میں نہیں تابِ کلام

شانِ مصلح موعودؓ

مکرم محمد ہادی مونس صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

دیکھے جنہوں نے تیری امامت کے شاہکار
ایمان کی رمق سے ہیں وہ لوگ آشکار
تو مستحق ہوا ہے ہر اک پیشگوئی کا
جن کی خبر دی مہدیٔ دوراں نے بار بار
بتلائے تھے جو راز مسیح موعود نے
تونے بیان کر دئے بفضلِ کردگار
جو نور تونے پایا مسیح الزّمان سے
بہنے لگیں عرفان کی انہار بے شمار
جو تہلکہ مچا دیا تونے جہان میں
اُس سے ہوا اسلام کا عروج اُستوار
دیں کے تحفظات میں تو پُریقیں تھا
دشمن کو تونے کر دیا بے چین و بیقرار
ہر شان تیرے دورِ خلافت کی یاد ہے
مونسؔ بھی زندگی میں ہوا تجھ سے کام گار

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترم ملک ظہور احمد صاحب

21 دسمبر 2017ء کو محترم ملک ظہور احمد صاحب، مسس ساگا ویسٹ جماعت 89 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

28 دسمبر 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور 29 دسمبر کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری بریمپٹن نے دعا کروائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ، تین بیٹے مکرم منور احمد ملک صاحب امریکہ، مکرم ڈاکٹر محمد رفیع ملک صاحب امریکہ، مکرم مظفر احمد ملک صاحب مسس ساگا ویسٹ اور دو بیٹیاں محترمہ تسنیم احمد ملک صاحبہ امریکہ، محترمہ رفعت سبحانی صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترم بشیر احمد صاحب

22 دسمبر 2017ء کو محترم بشیر احمد صاحب، ونڈسر جماعت 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

24 دسمبر 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور 27 دسمبر کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری بریمپٹن نے دعا کروائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ Bevi Muhammad صاحبہ، دو بیٹے مکرم محمد اعظم صاحب ونڈسر، مکرم امتیاز احمد صاحب یوکے، ایک بیٹی محترمہ شہریار رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ انیس الرحمٰن صاحب بریمپٹن سپرنگ ڈیل یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، مکرم ماسٹر احمد علی صاحب بریمپٹن کے چھوٹے بھائی تھے۔

☆ محترمہ رضیہ اقبال صاحبہ

24 دسمبر 2017ء کو محترمہ رضیہ اقبال صاحبہ اہلیہ مرحوم مکرم مبارک احمد خاں صاحب، مسس ساگا 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

29 دسمبر 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 30 دسمبر کو نارتھ یارک قبرستان میں اپنے شوہر مکرم مبارک احمد خاں صاحب کے پہلو میں دفن ہوئیں اور مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے دعا کروائی۔ شدید سردی کے باوجود ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ آپ کینیڈا جماعت کی ابتدائی خواتین میں سے تھیں اور بہت فعال ممبر تھیں۔ نیک صالح، خلافت سے والہانہ عقیدت اور نظام جماعت سے وابستگی رکھنے والی خاتون تھیں۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم جاوید احمد خاں صاحب مسس ساگا ویسٹ اور دو بیٹیاں محترمہ مہ جبین خاں صاحبہ اہلیہ مکرم محمد الیاس خاں صاحب وان اور محترمہ ناہید مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد مرزا صاحب متحدہ عرب امارات یادگار چھوڑی ہیں۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

☆ محترمہ کنیز بیگم صاحبہ

26 دسمبر 2017ء کو محترمہ کنیز بیگم صاحبہ اہلیہ مرحوم مکرم میاں شفیق احمد صاحب، بریمپٹن 94 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

27 دسمبر 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 28 دسمبر کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری بریمپٹن نے دعا کروائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور بہت نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے بے حد لگاؤ تھا۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم میاں عقیل احمد صاحب بریمپٹن، مکرم میاں توفیق احمد صاحب یوکے، ایک بیٹی محترمہ نوشاد ناصر صاحبہ پاکستان اور ایک پوتا مکرم یاور عقیل صاحب بریمپٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترم بشارت احمد صاحب

28 دسمبر 2017ء کو محترم بشارت احمد صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس جماعت 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

31 دسمبر 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی نعش پاکستان لے جائی گئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ بہت مخلص، ایثار اور قربانی کرنے والے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کینزن بیگم صاحبہ، پانچ بیٹے مکرم حمایت احمد صاحب جرمنی، مکرم صداقت احمد صاحب پاکستان، مکرم فاتح احمد صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس، مکرم ظہور احمد صاحب جرمنی، مکرم آصف ضیاء صاحب امریکہ، تین بیٹیاں محترمہ سعیدہ حمید صاحبہ پاکستان، محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ رفاقت پروین صاحبہ ابوڈ آف پیس اور دو بہنیں محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اور محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترم پروفیسر مشتاق احمد شائق صاحب

یکم جنوری 2018ء کو محترم پروفیسر مشتاق احمد شائق صاحب، ویسٹن ریگسڈیل جماعت 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

3 جنوری 2018ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور 4 جنوری کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔ شدید سردی کے باوجود ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت چوہدری ودھاوے خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ تعلیم الاسلام کالج قادیان میں پڑھاتے رہے۔ بعد کو پاکستان ایئر فورس میں سکواڈرن لیڈر کے عہدہ سے سبک دوش ہوئے۔ ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور میں افسر حفاظت، سیکرٹری صد سالہ جوبلی پروگرام اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں شعبہ شاریات کا آغاز کیا۔ بہت سے علمی کام شروع کئے ہوئے تھے۔ علم دوست تھے۔ ان کے مضامین جماعت کے اخبارات، رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہے۔ بہت ہی مخلص، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مستقل مزاج اور خلافت سے والہانہ عقیدت تھی۔ ابتداء میں کیلگری میں مقیم تھے۔ جماعت کے فعال رکن تھے۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم شکیل احمد شائق صاحب امریکہ، جمیل احمد شائق صاحب سکاربرو، مکرم عقیل احمد شائق صاحب ریگسڈیل اور ایک بیٹی محترمہ فوزیہ مظفر صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترم نعمت اللہ چوہدری صاحب

15 جنوری 2018ء کو محترم نعمت اللہ چوہدری صاحب، پیس ویلیج ساؤتھ ایسٹ جماعت 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

17 جنوری 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اوران کی نعش ربوہ لے جائی گئی وہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ شدید سردی کے باوجود کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی اور بہت مخلص احمدی تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گذار تھے۔ ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد ربوہ چلے گئے وہاں زعیم اعلیٰ انصاراللہ مقامی اور نائب صدر عمومی رہے۔ آپ نے زندگی وقف کی اور ناظم جائیداد مقرر ہوئے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور عقیدت کا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم قدرت اللہ چوہدری صاحب، پیس ویلج، مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب پیس ویلج، تین بیٹیاں، دو بہنیں اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترمہ حمدہ امتیاز احمد صاحبہ، وان کے والد اور مکرم مبشر ساہی صاحب، پیس ویلج کے بھائی تھے۔

☆ محترمہ ناجیہ احمد صاحبہ

17 جنوری 2018ء کو محترمہ ناجیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ احمد صاحب مسس ساگا جماعت 32 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

19 جنوری 2018ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اوراس کے بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ شدید سردی کے باوجود جنازہ اور تدفین میں کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ مرحومہ یوگنڈا کے پہلے احمدی مکرم ڈاکٹر فاضل الدین احمد صاحب مرحوم کی پڑپوتی تھیں۔ ان کے نانا مکرم رانا مبارک احمد صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے صدر تھے۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے عزیزم اعظم احمد، عزیزم سبحان احمد، عزیزم شایان احمد، ایک بھائی اور ایک بہن یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم مبشر احمد صاحب اور محترمہ منصورہ احمد صاحبہ، مسس ساگا کی صاحبزادی تھیں۔

☆ محترمہ جمیلہ ملک صاحبہ

18 جنوری 2018ء کو محترمہ جمیلہ ملک صاحبہ بنت حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب خالد احمدیت اہلیہ مکرم نسیم احمد ملک صاحب ایڈووکیٹ مرحوم چکوال، وڈبرج جماعت 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

19 جنوری 2018ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مشنری وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اوراگلے روز 20 جنوری کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ شدید سردی کے باوجود ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ اوراعزا واقارب بیرون ممالک سے شامل ہوئے۔ مرحومہ نیک صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گذار، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیر خواہ اور دعا گو خاتون تھیں۔ لجنہ اماء اللہ میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم محمود احمد ملک صاحب، وڈبرج، مکرم شمیم احمد ملک صاحب امریکہ، مکرم کلیم احمد صاحب پاکستان اور دو بیٹیاں محترمہ زاہدہ عزیز عبیداللہ صاحبہ امریکہ، محترمہ شاہدہ پروین طاہر صاحبہ، جرمنی، چار بھائی مکرم ڈاکٹر فلاح الدین شمس صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب چیئرمین ایم ٹی اے انٹرنیشنل لندن، مکرم بشیر الدین شمس صاحب، مکرم ریاض الدین شمس صاحب لندن اور ایک ہمشیرہ محترمہ عقیلہ ملک صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

☆ محترم کلیم الرحمٰن صاحب

20 جنوری 2018ء کو محترم کلیم الرحمٰن صاحب، بریمپٹن جماعت 69 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

23 جنوری 2018ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اوراگلے روز 24 جنوری کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری بریمپٹن نے دعا کروائی۔ شدید سردی کے باوجود ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ مرحوم نیک، صالح، مخلص احمدی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ 1990ء میں کینیڈا تشریف لائے اور ابتداء سے ہی جماعت کاموں میں انہماک سے خدمات بجالانے کا موقع ملا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگر خانہ سٹور سپلائی ٹیم کے رکن رہے۔

صاف گو، جرأت مند، صاحب الرائے، ہر ایک کے ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ممتاز ریحانہ صاحبہ، دو بیٹے مکرم حماد الرحمٰن صاحب، مکرم ذی شان احمد صاحب، بریمپٹن، ایک بھائی مکرم عظیم الرحمٰن صاحب اور ایک بہن شگفتہ رحمٰن صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، مکرم نصیر احمد خاں صاحب، نیشنل سیکرٹری ضیافت کینیڈا، مکرم سلطان احمد خاں صاحب اور مکرم اعجاز احمد خاں صاحب بریمپٹن کے بہنوئی تھے۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اوران کے تمام لواحقین کو صبر جمیل اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔

غزل

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب لندن

دولت لامکان دیتے ہیں
لا جرم آسمان دیتے ہیں

چھو کے مُردہ دلوں کی تاروں کو
روح دیتے ہیں ، جان دیتے ہیں

جیسے پتھر پہ ہو لکیر کوئی
ایسے اپنی زبان دیتے ہیں

ایک نظرِ کرم کی جنبش سے
بخش دونوں جہان دیتے ہیں

جو گداؤں کو بادشاہ کر دے
ایسی کھل کے وہ دان دیتے ہیں

باوفا خادمانِ ادنیٰ کو
سونپ اعلیٰ کمان دیتے ہیں

وہ ہیں خورشید و ماہ ، عالم کے
منزلوں کے نشان دیتے ہیں

ان کو سنتی ہیں گردشیں رُک کر
جب وہ اپنا بیان دیتے ہیں

قصرِ باطل لرز سا جاتا ہے
حق کی جب ہم اذان دیتے ہیں

اس پہ شفقت کا ہاتھ ہو ان کا
جس کو اپنی امان دیتے ہیں

جس سے عہد و وفا کا رشتہ ہو
ہم ظفرؔ اس پہ جان دیتے ہیں